



نصائتکے لئے حکایتیں

www.KitaboSunnat.com

طبقات کبیر

جزو سادس

طبقة انصار اولی

تصنیف

محمد بن سعد کاتب الواقدی

ترجمہ

مولانا عبد اللہ العماوی ضا

(سابق رکن سررشتہ تالیف و ترجمہ جامعہ عثمانیہ)

۱۳۶۳ھ م ۱۳۵۳ھ م ۱۹۳۲ھ

الطبع من جامعہ عثمانیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ رُوَحَانِہ

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

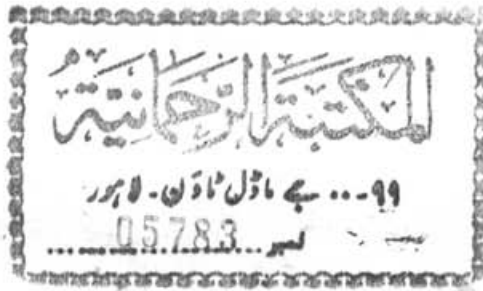
اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 library@mohaddis.com

2209
ابن - ط



فہرست مضامین

www.KitaboSunnat.com

طبقات ابن سعد جزو سادس (طبقة انصار اولی)

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	۱	۲	۱
۳۴	ابو عبس بن جبر	۲	سعد بن معاذ
۳۵	مسعود بن عبد سعد حلفائے بنی حارث	۱۸	عمرو بن معاذ
۳۶	ابو بردہ بن نیار	۱۹	حارث بن اوس
۳۷	قتادہ بن نعمان	۲۰	حارث بن انس
۳۸	عبید بن اوس	۲۱	سعد بن زید
۳۹	نضر بن حارث حلفائے بنی ظفر عبد اللہ	۲۲	سلمہ بن سلامہ
۴۰	بن طارق	۲۳	عباد بن بشر
۴۱	معتب بن عبید	۲۴	سلمہ بن ثابت
۴۲	بشر بن عبد المنذر رفاعہ بن عبد المنذر	۲۵	رافع بن زید بنی عبد الأشہل بن جثم
۴۳	ابو لویاہ بن عبد المنذر	۲۹	کحلفاء محمد بن سلمہ بن سلمہ
۴۴	سعد بن عبید	۳۰	سلمہ بن اظم عبد اللہ بن ہسل
۴۵	عذیم بن ساعدہ	۳۱	حارث بن خرمہ
۴۶	ثعلبہ بن حاطب	۳۲	ابو الیثم بن الیثم
۴۷	حارث بن حاطب رافع بن غنجدہ	۳۳	عبید بن الیثم

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	۱	۲	۱
۶۲	بنی حجبہ بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف، منذر بن محمد بنی انیف بن حشم بن عائذ اللہ کہ ملی میں سے حلفائے بنی حجبہ بن کلفہ تھے ابو عقیل بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف، عبد اللہ بن جبیر۔	۴۸	عبید بن ابی عبید بنی ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف، عاصم بن ثابت۔ معتب بن قشیر ابو طیل بن الازغر، عمیر بن معبد بنی عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف، ائیس بن قتادہ۔
۶۴	خوات بن جبیر	۵۱	بنی العجلان بن حارثہ کہ ملی قضاعہ میں سے تھے اور سب کے سب بنی زید بن مالک بن عوف کے حلفائے تھے، معن بن
۶۷	حارث بن نعمان	۵۲	عدی بن الجحد۔ عاصم بن عدی ثابت بن اقرم زید بن اسلم عبد اللہ بن سلمہ، ربعی بن رافع
۶۸	ابو ضیاح، نعمان بن ابی خدمہ	۵۳	بنی معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف، جبر بن عتیک حارث بن قیس، حلفائے بنی معاویہ ابن مالک، مالک بن نمیلہ نعمان بن عسیر، بنی حنش بن عوف بن عمرو بن عوف کہ اہل مسجد قبائلی تھے، سہیل بن حنیف۔
۶۹	ابو حنہ، سالم بن عمیر	۵۴	
۷۰	عاصم بن قیس	۵۵	
۷۱	بنی غنم بن اسلم بن امرئ القیس،	۵۶	
۷۲	سعد بن خیشمہ	۵۷	
۷۳	منذر بن قدامہ	۵۸	
۷۴	مالک بن قدامہ، حارث بن عرفجہ، تیمم مولائے بنی غنم بن اسلم۔	۵۹	
۷۵	خزرج اور بنی نجار میں سے جو لوگ بدر میں شریک ہوئے، بنی نجار بنی مالک بن نجار اور بنی غنم بن مالک بن نجار میں سے جو لوگ بدر میں شریک ہوئے، ابو ایوب۔		
۷۷	ثابت بن خالد		

مضمون	نمبر	مضمون	نمبر
۱	۲	۱	۲
عمارۃ بن حزم	۷۸	حارث بن الصمہ	۱۰۳
سراقۃ بن کعب حارثہ بن نعمان	۷۹	سہل بن عقیق	۱۰۴
سلیم بن قیس، سہیل بن رافع	۸۱	بنی عدی بن النجار حارثہ بن سراقۃ	۱۰۵
مسعود بن اوس	۸۲	عمرو بن ثعلبہ، محرز بن عامر	۱۰۶
ابو خزیمہ بن اوس، رافع بن حارث	۸۳	سلیط بن قیس، ابوسلیط	۱۰۷
معاذ بن حارث	۸۴	عامر بن امیہ، ثابت بن خنساء، قیس	۱۰۸
مسعود بن حارث، عوف بن حارث	۸۵	ابن السکن	۱۰۹
نعمان بن عمرو	۸۶	ابو الاعور، حرام بن لہجان	۱۱۰
عامر بن مغلہ، عبداللہ بن قیس	۸۷	سلیم بن لہجان	۱۱۱
عمرو بن قیس، قیس بن عمرو	۸۸	حلفاء بنی عدی بن النجار، سواد	۱۱۲
ثابت بن عمرو، حلفاء بنی غنم بن مالک	۸۹	بن غزیرہ	۱۱۳
ابن النجار، عدی بن ابی الزغباء	۹۰	بنی مازن بن النجار، قیس بن ابی	۱۱۴
ودیعہ بن عمرو، عصیمہ	۹۱	عبداللہ بن کعب، ابو داؤد	۱۱۵
ابو الحمر، بنی عمرو بن مالک بن النجار	۹۲	سراقۃ بن عمرو، قیس بن مغلہ	۱۱۶
اور بنی معاویہ بن عمرو، فرزدان، حذیلہ	۹۳	حلفاء بنی مازن بن النجار، عصیمہ	۱۱۷
حدیلہ ان کی والدہ، قیس، ابی بن کعب	۹۴	بنی دینار بن النجار، نعمان بن عبداللہ	۱۱۸
انس بن معاذ	۹۵	ضحاک بن عبداللہ، جابر بن خالد	۱۱۹
بنی مغالہ کہ بنی عمرو بن مالک بن النجار	۹۶	کعب بن زید	۱۲۰
میں سے تھے، اوس بن ثابت	۹۷	سلیم بن حارث، سعید بن سہیل	۱۲۱
ابو شیخ، ابو طلحہ	۹۸	حلفاء بنی دینار بن النجار، بحیر بن ابی	۱۲۲
بنی مبذول میں سے کہ عامر بن مالک	۹۹	بحیر، بنی حارث بن الخزرج اور بنی کعب	۱۲۳
ابن النجار تھے، ثعلبہ بن عمرو	۱۰۰	ابن حارث بن الخزرج، سعد بن الربیع	۱۲۴

نمبر	مضمون	نمبر	مضمون
۲	۱	۲	۱
۱۴۰	ابن الخزرج تھے، ان کا پیٹ بڑا ہونے کی وجہ سے نام الجبلی (حاملہ) ہوا۔	۱۲۲	خارحہ بن زید
۱۴۱	عبداللہ بن عبداللہ۔	۱۲۳	عبداللہ بن رواحہ
۱۴۲	اوس بن غوثی	۱۲۸	خلاد بن سويد
۱۴۳	زید بن ودیعہ، رفاعہ بن عمرو	۱۳۰	بشیر بن سعد
۱۴۴	معبد بن عبادہ، حلفائے بنی سالم	۱۳۱	سہاک بن سعد، سلیم بن قیس
۱۴۵	الجبلی بن غنم، عقبہ بن وہب۔	۱۳۲	عبادہ بن قیس، یزید بن الحارث
۱۴۶	عامر بن سلمہ، عاصم بن العکیر		بنی جشم و زید فرزندان حارث بن الخزرج
۱۴۷	قواقلہ جو بنو غنم و بنو سالم فرزندان		جنھیں تو اُم (جوڑواں) کہا جاتا تھا
۱۴۸	عوف بن عمرو بن عوف بن الخزرج		دیوان میں ان دونوں کی ولدیت
۱۴۹	تھے، عبادہ بن الصامت۔	۱۳۳	ایک ہی تھی یہ اس مسجد کے لوگ تھے جو
۱۵۰	اوس بن الصامت		السنج میں تھی، خصوصیت کے ساتھ ہی
۱۵۱	نعمان بن مالک		اصحاب السنج تھے، خبیب بن یزاف
۱۵۲	مالک بن الدخشم، نوفل بن عبداللہ	۱۳۵	سفیان بن نصر، عبداللہ بن زید
۱۵۳	عقبان بن مالک		حریث بن زید بنی جدارہ بن عوف
۱۵۴	طیل بن وبرہ، عصمتہ بن الجحین	۱۳۶	ابن الحارث بن الخزرج، تمیم بن یعار
۱۵۵	ثابت بن ہزال، ربیع بن ایاس	۱۳۸	یزید بن المیزین، عبداللہ بن عمیر
۱۵۶	وذقہ بن ایاس، القواقلہ کے وہ حلفا		بنی الابرخرہ بن عوف بن الحارث
	جو بنی غضینہ میں سے تھے کہ بنو عمرو بن	۱۳۹	ابن الخزرج، عبداللہ بن الربیع
	عمارہ تھے، غضینہ ان کی والدہ تھیں		حلفائے بنی الحارث بن الخزرج
	جن کی طرف وہ منسوب ہوئے، منذر بن زیاد		عبداللہ بن عبس۔
	عبدہ بن الحساس	۱۴۰	عبداللہ بن علفطہ، بنی عوف بن الخزرج
			اور بنی الجبلی جو سالم بن غنم بن عوف

مضمون	۱	۲	مضمون
۱۶۶	تیمم مولاے خراش	۱۵۷	بحاث بن ثعلبہ، عبداللہ بن ثعلبہ، عقبہ بن ربیعہ۔
۱۶۷	جعیب بن الاسود، بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ جو (دیوان میں) علیحدہ پکارے جاتے تھے، بشر بن البراد	۱۵۸	عمر بن ایاس، بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج، بن الحارث بن الخزرج، المنذر بن عمرو۔
۱۶۸	عبداللہ بن الجعد	۱۵۹	ابو وجانہ
۱۶۹	سنان بن صفی، عقبہ بن عبداللہ، طفیل بن مالک۔	۱۶۰	ابو اسید الساعدی
۱۷۰	طفیل بن النعمان، عبداللہ بن عبد مناف	۱۶۱	مالک بن مسعود، عبد رب بن حتی
۱۷۱	جابر بن عبداللہ۔	۱۶۲	حلفاء بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج، ضمہ بن عمرو، ابیس بن عمرو۔
۱۷۲	خلید بن قیس، یزید بن المنذر، معقل بن المنذر، عبداللہ بن النعمان، جبار بن صخر۔	۱۶۳	کعب بن جہاز، بنی جشم بن الخزرج کہ بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن لؤی بن تزیید بن جشم تھے، بعدہ بنی حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ، عبداللہ بن عمرو بن حرام۔
۱۷۳	ضحاک بن حارثہ، سواد بن رزن، حلفاء بنی عبید بن عدی اور ان کے موالی، حمزہ بن الحکمیر	۱۶۴	خراش بن الصمہ۔
۱۷۴	عبداللہ بن الحکمیر، نعمان بن سنان، بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ، قطیبہ بن عامر۔	۱۶۵	عمر بن خرام، عمر بن الحکام۔
۱۷۵	یزید بن عامر، سلیم بن عمرو۔	۱۶۶	معاذ بن عمرو، معوف بن عمرو
۱۷۶	ثعلبہ بن عثمہ، عبس بن عامر، ابوالیسر	۱۶۷	خلاد بن عمرو، حباب بن المنذر
۱۷۷	حکیم بن کعب بن عمرو تھا۔	۱۶۸	عقبہ بن عامر۔
۱۷۸		۱۶۹	نابت بن ثعلبہ
۱۷۹		۱۷۰	عمیر بن الحارث، حرام بن کعب کے موالی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	۱	۲	۱
۲۱۴	خالد بن قیس، رخیلہ بن ثعلبہ	۱۹۰	سہل بن قیس
	بنی جیب بن عبد حارثہ بن مالک		بنی سواد بن غنم کے مولیٰ، عترہ مولائے
	بن غضب بن الحخرج، رافع	۱۹۱	سلیم، بقیہ بن سلمہ، سعید بن قیس
۲۱۵	بن معلیٰ، ہلال بن معلیٰ	۱۹۲	عبد اللہ بن قیس، عمرو بن طلق -
	انصار کے وہ بارہ نقیب جنہیں	۱۹۳	معاذ بن جبل،
	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے		بنی زریق بن عامر بن زریق بن عبد
۲۱۶	منیٰ میں شب حقہ فتح فرمایا		بن حارثہ بن مالک بن غضب بن
	نقباء کا نام و نسب اور ان کے	۲۰۲	جشم بن الحخرج، قیس بن حصن
۲۱۸	صفات و وفات، سعید بن الحنفیر	۲۰۳	حارث بن قیس، جبیر بن ایاس
	ابو الہثم بن الہثم، بنی غنم بن	۲۰۴	ابو عبادہ، عقبہ بن عثمان
	اسلم بن امرئ القیس بن مالک	۲۰۵	ذکوان بن عبد قیس
	بن الاوس میں سے حسب ذیل	۲۰۶	مسعود بن خلدہ، عباد بن قیس
۲۲۲	ایک صحابی تھے، سعد بن خثیمہ	۲۰۷	اسعد بن زید، خاکہ بن نسر
	خزرج کے نو نقیب تھے جن میں	۲۰۸	معاذ بن معص، عامر بن معص
	بنی النجار کے حسب ذیل ایک تھے	۲۰۹	مسعود بن سعد، رفاعہ بن رافع
۲۲۳	اسعد بن زرارہ	۲۱۰	خلاد بن رافع
	بنی الحارث بن الحخرج کے		عبید بن زید، بنی بیاضہ بن عامر
	حسب ذیل دو نقیب تھے سعد		بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک
۲۲۸	بن الزبج		بن غضب بن جشم بن الحخرج
۲۲۹	عبد اللہ بن رواحہ، سعد بن عبادہ	۲۱۱	زید بن لہید
	مثنیٰ بن عمرو بن سلمہ بن سعد علی بن	۲۱۲	خلیفہ بن عدی
	اسلم بن سارہ بن زید بن جشم بن	۲۱۳	فردہ بن عمرو

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	۱	۲	۱
۲۴۲	کلیثم بن ہدم الحمیری اور وہ لوگ جن کے متعلق غیر مصدق روایت ہے کہ بدر میں حاضر تھے، کلیثم بن الہذم -	۲۴۹	انخراج کے (حسب ذیل) دو نقیب تھے: براہ بن مسرور عبداللہ بن عمرو -
۲۴۳	حارث بن قیس	۲۴۹	قواقلہ کے نقیب عبادہ بن الصامت
۲۴۴	سعد بن مالک	۲۴۹	یحییٰ زریق بن عامر بن زریق بن
۲۴۶	مالک بن عمرو انجاری	۲۴۹	عبدحارث بن مالک بن غضب
۲۴۷	خلاد بن قیس، عبداللہ بن خیشمہ	۲۴۹	ابن جشم بن انخراج کے نقیب
۲۴۸	تمت	۲۴۹	رافع بن مالک

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طبقة انصار اولیٰ

انصار میں سے جو لوگ بدر میں حاضر ہوئے، وہ اس و خرمج، حارثہ کی اولاد میں سے تھے، حارثہ ہی کو عتقاء کہتے تھے، ابن عمر و مزینیا، بن عامر، عمرو کا خطاب ماہ الساء تھا، ابن حارثہ، حارثہ غطفریف مشہور تھے، ابن امری القیس بن ثعلبہ بن باز بن الازد، ان کا نام درہ بن الفوث بن نبت بن مالک بن زید بن کہلان بن با تھا، عامرہ انھیں کو کہتے تھے، اس لیے نام رکھا گیا کہ وہ سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے قیدی گرفتار کیئے۔ جن کی وجہ سے انھیں عبد شمس پکارا جاتا تھا، ابن شیبہ ابن یعرب جو المرعف بن یقطن کہ قحطان تھے، اور قحطان تک میں کا اتفاق ہے۔ جو لوگ انھیں اسماعیل بن ابراہیم علیہما الصلاۃ والسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ کہتے ہیں، قحطان بن الہمیشع بن تیمن بن نبت بن اسماعیل بن ابراہیم، ہشام بن محمد بن السائب الکلبی اسی طرح اپنے والد سے ان کا نسب بیان کرتے اور اپنے والد سے ذکر کرتے کہ اہل علم و اہل نسب قحطان کو اسماعیل بن ابراہیم کی طرف منسوب کرتے تھے۔ جو لوگ کسی اور کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ کہتے ہیں قحطان بن فافع بن عابر بن شائع بن ارفخشذ بن سام بن نوح علیہ السلام، اس و خرمج کی والدہ قبیلہ بنت کابل بن عدہ بن سعد بن زید بن لیث بن سوہ بن اسلم بن الحاف بن قنعاہ تھیں، سعد کی پرورش ایک حبشی غلام نے کی جس کا نام ہندیم تھا، وہ ان پر غالب آگیا اور انھیں سعد بن ہندیم کہا جانے لگا۔

ہشام بن محمد بن السائب الکلبی نے کہا کہ میرے والد محمد بن السائب الکلبی اور دوسرے اہل نسب قید کا نسب اس طرح بیان کرتے تھے، بدریں انصار میں سے وہ لوگ حاضر ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا غنیمت و ثواب میں حصہ مقرر کیا، یہ لوگ اوس کی شاخ بنی عبد الاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو میں سے تھے اور وہ البیت ابن مالک بن اوس تھے۔

www.KitaboSunnat.com

سعد بن معاذ

—•—

ابن نعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل کنیت ابو عمرو تھے والدہ کبشہ بنت رافع بن معاویہ بن عبید بن ایجر تھیں جو عذرہ بن عوف بن حارث بن خزرج تھے، کبشہ مبیعات (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیت کرنے والی عورتوں) میں سے تھیں،

سعد بن معاذ کی اولاد میں عمرو و عبد اللہ تھے، ان دونوں کی والدہ ہند بنت سماک بن عتیک بن امر القیس بن زید بن عبد الاشہل تھیں، وہ بھی مبیعات میں سے تھیں، سعد نے ان سے اپنے بھائی اوس بن معاذ کے بعد نکاح کیا، وہ اسید بن حضیر بن سماک کی چھوٹی تھیں، عمر بن سعد بن معاذ کی اولاد میں نولہ کے اور تین لڑکیاں تھیں، جن میں سے عبد اللہ بن عمرو یوم حرہ میں شہید ہوئے، آج سعد بن معاذ کی اولاد ہے۔

واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر کا اسلام مصعب بن عمیر العبدری کے ہاتھ پر ہوا، مصعب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے، عقبہ آخرہ کے شتر اصحاب سے پہلے مدینہ آئے، لوگوں کو اسلام کی دعوت دی اور انہیں قرآن پڑھایا، جب سعد بن معاذ اسلام لائے تو اس روز بنی عبد الاشہل میں سے کوئی شخص بغیر اسلام لائے نہ رہا، بنی عبد الاشہل کا مکان انصار کا پہلا مکان ہے جہاں عورت اور مرد سب کے سب اسلام لے آئے، سعد بن معاذ نے

مصعب بن عمیر اور ابو امامہ سعد بن زرارہ کو اپنے مکان میں منتقل کر لیا، دونوں سعد بن معاذ کے مکان میں لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے رہے، سعد بن معاذ اور سعد بن زرارہ دونوں خالہ زاد بھائی تھے، سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر بنی عبد شمس کے بت توڑتے رہے۔

ابن ابی عون سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد ابن معاذ اور سعد بن ابی وقاص کے درمیان عقد موافقہ کیا، لیکن محمد بن اسحاق نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ اور ابو عبیدہ بن الجراح کے درمیان عقد موافقہ کیا، بس اللہ ہی زیادہ جانتا ہے کہ ان میں سے کیا تھا۔

عمر بن الحصین سے مروی ہے کہ بدر کے دن ان کا جھنڈا سعد بن معاذ کے پاس تھا، جنگ امد میں شرف ہمارا کافی حاصل تھا، جس وقت لوگ پشت پھیر کے بھاگے تو وہ آپ کے ساتھ ثابت قدم رہے، غزوہ خندق میں بھی حاضر ہوئے۔

۳ ابو متوکل سے مروی ہے کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخارا کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جس کو وہ ہوگا تو دوزخ سے اس کا حصہ ہو جائے گا، سعد بن معاذ نے اُس کو اپنے رب سے مانگا، دعا قبول ہوئی اور بخارا انھیں ہو گیا، اور اس وقت تک ان سے جدا نہ ہوا تا وقتیکہ وہ دنیا سے جدا نہ ہوئے۔ عائشہ سے مروی ہے کہ میں غزوہ خندق میں گھر سے نکل کے لوگوں کے نشان قدم پر چل رہی تھی کہ پیچھے آہٹ سنی، پلٹ کے دیکھا تو سعد بن معاذ تھے، ہمراہ ان کے پیچھے حارث بن اوس بھی ڈھال لیے ہوئے تھے، میں زمین پر بیٹھ گئی اور سعد رجز پڑھتے اور کہتے ہوئے گزر گئے۔

لَيْسَ قَلِيلًا يَدْرِكُ الْهَيْمَاءَ حَتَّىٰ مَا أَحْسَنَ أَمُوتَ إِذَا حَانَ الْإِجْلُ

راۓ سعد: تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ تو جنگ کو برپا ہو گیا
سعد کے بدن پر ایک زرہ تھی جس سے ہاتھ سر اور پاؤں باہر تھے، مجھے

ان کے ہاتھ اور پاؤں کا اندیشہ تھا، سعد بڑے اور لائے آدمی تھے میں کھڑی ہوئی اور ایک باغ میں گھس گئی جس میں مسلمانوں کی ایک جماعت تھی جن میں عمر بن الخطاب رحمہ اللہ اور ایک اور شخص خود پہنے ہوئے تھے، عمر نے بوجھا کہ آپ کو کیا چیز لائی، واللہ آپ بڑی بے خوف ہیں، بھاگنے اور مصیبت کے وقت آپ کو کیا چیز امن دے گی۔

وہ مجھے برابر ملامت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں آرزو کر رہی تھی کہ اسی وقت زمین پھٹ جائے اور اس میں سما جاؤں اس شخص نے اپنے چہرے سے خود ہٹا دیا، دیکھا تو طلحہ بن عبید اللہ تھے انہوں نے کہا کہ اے عمر تم پر افسوس ہے، ملامت آج ضرورت سے زیادہ کر دی، سوائے اللہ کے اور کہاں بھاگنا یا بچنا ہے

مشرکین قریش میں سے ایک شخص جس کا نام ابن العرقہ تھا سعد کو تیر بار ہاتھ اس نے کہا، اے لومیں ابن العرقہ ہوں، وہ ان کے ہاتھ کی رگ (اکھل) میں لگا، سعد نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ مجھے اس وقت تک موت نہ دے جب تک کہ تو بنی قریظہ سے میرا دل ٹھنڈا نہ کر دے بنی قریظہ جاہلیت میں ان کے موالی و علفاء تھے۔

سعد کا زخم بند ہو گیا، اللہ تبارک و تعالیٰ نے مشرکین پر آندھی بھیج دی، جنگ میں مومنین کے لیے اللہ ہی کافی ہو گیا، اور اللہ بڑا بزدل و دست اور بڑی قوت والا ہے، ابوسفیان مع اپنے ہمراہیوں کے تہامہ چلا گیا، عیینہ نے ہمراہیوں کے ساتھ نجد چلا گیا، اور بنو قریظہ واپس ہو کر اپنے قلعوں میں محفوظ ہو گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے واپس ہوئے، آپ نے خیمہ کا حکم دیا جو مسجد میں سعد بن معاذ کے لیے نصیب کیا گیا، آپ کے پاس جبریل آئے جن کے چہرے پر عذاب تھا اور کہا کہ کیا آپ نے ہتیار رکھ دیے حالانکہ ملائکہ نے اب تک ہتیار نہیں رکھے، بنی قریظہ کا ارادہ فرمایا اور ان سے جنگ کیجئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ پہنی اور لوگوں کو کوچ کا حکم دیا۔

بنی غنم کے پاس تشریف لائے جو مسجد کے پڑوسی تھے، اور پوچھا کہ تمہارے پاس سے کون گذرا، لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس سے وحید بکلی گذرے ہیں، وحید کی ڈاڑھی اور ان کا چہرہ جبریل علیہ السلام کے مشابہ تھا۔

۴ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کے پاس آئے اور پچیس دن ان کا محاصرہ کیا، جب محاصرہ شدید ہو گیا اور ان پر سخت مصیبت آگئی تو کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اتر آؤ، انہوں نے ابو بباہ بن عبدالمند سے مشورہ کیا تو انہوں نے ان سے اشارہ کیا کہ ذبح (طے شدہ ہے) تم لوگ اس سے بچ نہیں سکتے، لہذا قلعہ سے نہ اترو، ان لوگوں نے کہا کہ ہم سعد بن معاذ کے حکم پر اتریں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا سعد بن معاذ ہی کے حکم پر اترو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا، سعد ایک گدھے پر کھجور کی چھال کا چار جامہ تنھا سوار کیے گئے، انھیں ان کی قوم نے گھیر لیا، لوگ کہنے لگے کہ ابو عمرو بنی قریظہ تمہارے حلفاء و موالی ہیں، مصیبت زدہ ہیں اور وہ لوگ ہیں جنہیں تم جانتے ہو، لہذا ان کے ساتھ رعایت کرنا، مگر وہ کچھ جواب نہ دیتے تھے، جب ان لوگوں کے مکانات کے قریب ہوئے تو قوم کی طرف التفات کیا اور کہا کہ میرے لیے وہ وقت آگیا ہے کہ میں اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کروں۔

ابن سعد نے کہا کہ جب سعد نظر آئے تو آنحضرت نے فرمایا کہ اٹھ کر اپنے سردار کی طرف جاؤ اور انھیں اتار لو عمر نے عرض کی کہ ہمارا سردار اللہ ہے، فرمایا، انھیں اتار لو فوراً تعمیل ہوئی اور لوگوں نے انھیں اتار لیا،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے فرمایا کہ بنی قریظہ کے بارے میں حکم دو، انہوں نے کہا کہ یا ہی قتل کر دیے جائیں، عورتیں اور بچے قید کر لیے جائیں اور ان کا مال مسلمانوں میں تقسیم کر دیا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے ان کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ اس کے بعد سعد نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ اگر تو نے اپنے نبی پر قریش

کی کوئی جنگ باقی رکھی ہو تو مجھے بھی اس کے لیے باقی رکھ، اور اگر تو نے آپ کے اور ان لوگوں کے درمیان جنگ منقطع کر دی ہو تو مجھے اپنی طرف اٹھائے پھر ان کا زخم پھٹ گیا، حالانکہ وہ اچھا ہو گیا تھا، اور سوائے خفیف نشان کے کچھ نظر نہیں آتا تھا، وہ اپنے خیمے کی طرف آئے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے نصب کر دیا تھا۔

سعد کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ آئے عائشہؓ نے کہا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے میں ابو بکر کے رونے کو عمر کے رونے سے امتیاز نہ کر سکی حالانکہ میں اپنے حجرے میں تھی، وہ لوگ اسی طرح تھے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”حُجَّاءٌ بَيْنَهُمْ“ (آپس میں رحمدل)، راوی نے کہا کہ میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا کیفیت تھی، فرمایا، آپ کی آنکھ کسی پر نہ روتی تھی، لیکن جب آپ کو رنج ہوتا تھا تو آپ صرف اپنی ڈاڑھی پکڑ لیتے تھے۔

عاصم بن عمر بن قتادہ سے مروی ہے کہ سعد کی وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے، جب آپ بیدار ہوئے تو ایک فرشتہ یا جبریل آئے اور کہا کہ آپ کی امت کا جو آدمی رات کو مر گیا، اس کی موت سے اہل سماؤ خوش ہوئے، کہ ان میں ایک ایسا پاکیزہ شخص مل گیا، آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں سوائے سعد کے کسی کو نہیں جانتا جن کی شام بجا ملت بیماری ہوئی، سعد کیسے ہیں؟ لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ ان کا تو انتقال ہو گیا، ان کی قوم آئی اور انھیں اپنے مکان اٹھائے گئی،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی اور روانہ ہوئے، ہر کاب اور لوگ بھی تھے، آپ نے لوگوں کو چلنے میں تھکا دیا یہاں تک کہ ان کی جوتیوں کے تسمے پاؤں سے نکلے جاتے تھے اور چادریں شانوں سے گری پڑتی تھیں، ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ آپ نے تو لوگوں کو تھکا دیا، فرمایا، مجھے اندیشہ ہے کہ ہم سے پہلے ان کے پاس ملائکہ نہ آجائیں جیسا کہ ہم سے پہلے وہ حنظلہ کے پاس آگئے تھے۔

عائشہ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ انھیں مقامات میں سے کہیں اس حالت میں

دیکھ گئے کہ ان کے شانے پر زرہ تھی اور کہہ رہے تھے: لا بائس بالملوت اذا حان الاجل، جب وقت آگیا تو موت کا خوف نہیں۔

ابی میسرہ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کی اکھل (ہاتھ کی رگ) میں تیر بار گیا، خون نہ بند ہوتا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو آپ نے ان کی کلائی پکڑ لی، خون ان کے بازو کی طرف چڑھ گیا، راوی نے کہا، سعد کہہ رہے تھے کہ اے اللہ مجھے موت دے تا وقتیکہ بنی قریظہ سے میرا دل ٹھنڈا نہ کر دے بنی قریظہ کے لوگ ان کے حکم پر قلعہ سے اترے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سعد ان کے بارے میں حکم دو، انھوں نے کہا، یا رسول اللہ مجھے اس امر کا اندیشہ ہے کہ میں ان کے بارے میں اللہ کے حکم کو نہ پہنچ سکوں گا، آپ نے پھر فرمایا کہ ان کے بارے میں تمھیں فیصلہ کرو، انھوں نے کہا کہ فیصلہ یہ ہے کہ ان کے سپاہی قتل کیے جائیں اور ذریت قید کی جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان کے بارے میں اللہ کے حکم کو پہنچ گئے، پھر دوبارہ خون جاری ہو گیا جو بند نہ ہوا یہاں تک کہ ان کی دفا ہو گئی، رضی اللہ عنہ۔

عبداللہ بن یزید انصاری سے مروی ہے کہ جب یوم قریظہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سردار کو بلاؤ کہ وہ اپنے غلاموں کے بارے میں حکم دیں، آپ کی راہ سعد بن معاذ سے تھی، وہ آئے تو آپ نے ان سے فرمایا کہ حکم دو، انھوں نے کہا کہ مجھے اس امر کا اندیشہ ہے کہ میں ان کے بارے میں اللہ کے حکم کو نہ پہنچ سکوں گا، فرمایا، تمھیں حکم دو، انھوں نے حکم دیا تو آپ نے فرمایا کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو پہنچ گئے۔

ابی سعید الخدری سے مروی ہے کہ بنی قریظہ جب سعد بن معاذ کے حکم پر اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بلا بھیجا، وہ ایک گدھے پر آئے جب قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سب سے بہتر یا اپنے سردار کی طرف اٹھ کر جاؤ، پھر فرمایا کہ اے سعد یہ لوگ تمھارے حکم پر اترے ہیں، انھوں نے کہا کہ میں ان لوگوں کے بارے میں یہ حکم دیتا ہوں کہ سپاہی قتل کیے جائیں اور ذریت قید کی جائے، فرمایا، تم نے بادشاہ (اللہ) کے

فیصلے کے مطابق حکم دیا۔

عبدالرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے مروی ہے کہ بنی قریظہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اترے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو بلا بھیجا، وہ ایک گدھے پر سوار کر کے لائے گئے، یوم خندق میں اس زخم کی وجہ سے جو ان کے ہاتھ کی رگ انھل میں لگا تھا وہ بالکل صاحب فراش تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کے بیٹھ گئے، آپ نے ان سے فرمایا کہ مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو، انھوں نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ ان کے بارے میں اللہ نے آپ کو جو حکم دے دیا ہے آپ اسی کے مطابق کرنے والے ہیں فرمایا ہاں، لیکن تم ہی ان کے بارے میں مجھے مشورہ دو، انھوں نے کہا کہ اگر ان کا معاملہ میرے سپرد کیا جائے تو میں ان کے سپاہیوں کو قتل، ذریت کو قید، اور اموال کو تقسیم کر دوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم نے مجھے ان کے بارے میں وہی مشورہ دیا جس کا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے۔

عائشہ سے مروی ہے کہ یوم خندق میں سعد کو مصیبت پہنچائی گئی، قریش کے ایک شخص نے جس کا نام جان بن العرقہ تھا ان کی رگ انھل میں تیر مار دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ان کے لیے خیمہ نصب کر دیا کہ قریب سے ان کی عیادت کریں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے واپس آئے تو ہتیار رکھ کے غسل کیا، آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے جو اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے، انھوں نے کہا کہ آپ نے ہتیار رکھ دیئے حالانکہ ہم نے ابھی نہیں رکھے، ان لوگوں کی طرف تشریف لے چلئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہاں (روانہ ہوں) انھوں نے کہا، اس مقام پر، اور بنی قریظہ کی طرف اشارہ کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف روانہ ہو گئے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اترے، آپ نے ان کا فیصلہ سعد بن معاذ کے

سپر دکیا، انھوں نے کہا کہ میں فیصلہ کرتا ہوں کہ سپاہی قتل کئے جائیں، بچے اور عورتیں قید کی جائیں، اور ان کے اموال تقسیم کر دیے جائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم نے ان کے بارے میں اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا۔

سعد بن ابی وقاص سے مروی ہے کہ جب سعد بن معاذ نے بنی قریظہ کے بارے میں یہ فیصلہ کیا کہ وہ لوگ قتل کیے جائیں جو مرد ہیں، اور ان کے مال تقسیم کر لیے جائیں اور ان کی عورتیں بچے قید کیے جائیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھوں نے ان کے بارے میں اللہ کے اس حکم کے مطابق فیصلہ کیا جو اس نے سات آسمانوں کے اوپر سے کیا ہے۔

عائشہؓ سے مروی ہے کہ سعد کا زخم خشک ہو کے اچھا ہو گیا تھا، مگر انھوں نے دعا کی کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ مجھے اس قوم سے تیری راہ میں جہاد سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں جس نے تیرے رسول کی تکذیب کی اور انھیں رکھ دے، نکالا، اے اللہ میرا گمان ہے کہ تو نے ہمارے اور قریش کے درمیان جنگ موقوف کر دی ہے، اگر قریش سے کوئی جنگ باقی ہو تو مجھے بھی ان کے لئے باقی رکھ کہ تیری راہ میں ان سے جہاد کروں، اور اگر تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ موقوف کر دی ہے تو اس زخم کو پھاڑ دے اور میری موت اسی سے کر دے، زخم اسی شب پھٹ گیا، ان کے ہمراہ مسجد میں بنی غفار کے لوگ بھی خیمے میں تھے، خون نے انھیں خوف زدہ کیا جو ان کی طرف بہ رہا تھا تو ان لوگوں نے کہا کہ اے خیمے والو! یہ خون کیسا ہے جو تمھاری طرف سے ہمارے پاس آرہا ہے، دیکھا تو سعد کے زخم سے خون بہ رہا تھا، اسی سے ان کی وفات ہو گئی۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ جب سعد کے ہاتھ کا خون بہنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر ان کی طرف گئے، انھیں گلے سے لگالیا حالانکہ خون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ اور ڈاڑھی پر بہ رہا تھا، جس قدر زیادہ کوئی شخص آپ کو خون سے بچانا چاہتا تھا اسی قدر زیادہ آپ ان کے قریب ہوتے جاتے تھے، یہاں تک کہ وہ قضا کر گئے۔

اسماعیل بن ابی خالد نے ایک انصاری سے روایت کی کہ جب سعد نے

بنی قریظہ کا فیصلہ کر دیا اور واپس آئے تو ان کا زخم بچٹ گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ ان کے پاس آئے، ان کا سرے کے اپنے آغوش میں رکھ لیا اور انھیں سفید چادر سے ڈھکا، جب وہ ان کے چہرے پر پہنچ ہی گئی تو ان کے پاؤں کھل گئے، وہ گورے موٹے تازے آدمی تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے اللہ! سعد نے تیری راہ میں جہاد کیا، تیرے رسول کی تصدیق کی اور جو ان کے ذمے تھا اُسے ادا کر دیا، لہذا ان کی روح کو اسی خیر کے ساتھ قبول کر جس کے ساتھ تو نے کسی کی روح قبول کی ہے۔

سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنا تو اپنی آنکھیں کھولیں اور کہا، السلام علیک یا رسول اللہ! دیکھئے، میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں! سعد کے گھر والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے ان کا سر اپنے آغوش میں رکھ لیا تو وہ ڈرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا کہ سعد کے گھر والوں نے جب دیکھا کہ آپ نے ان کا سر اپنے آغوش میں رکھ لیا تو وہ اس سے ڈر گئے، فرمایا، جس تعداد میں تم لوگ گھر میں ہواتے ہی میں اللہ سے ملا کہ انگوں گا کہ وہ سعد کی وفات میں حاضر ہوں، ان کی ماں رورہی تھیں اور کہہ رہی تھیں۔

ویل لامک سعداً حرماً وجداً

(اے سعد تیری ماں کی خرابی ہے یا اعتبار خرم کہ بھی اور بلایا بخیرگی کی)

ان سے کہا گیا کہ تم سعد پر شعر کہتی ہو، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں چھوڑ دو، کیونکہ ان کے سوا دوسرے شعراء جھوٹے ہیں۔ محمود بن لبید سے مروی ہے کہ یوم خندق میں جب سعد کی رگ اکھل میں زخم لگ کر شدید ہو گیا تو انھیں لوگوں نے ایک عورت کے پاس منتقل کیا جس کا نام رفیدہ تھا اور زخمیوں کا علاج کرتی تھی، نبی علیہ السلام جب ان کے پاس سے گزرتے تو پوچھتے کہ تم نے رات کس طرح گزاری، صبح کے وقت آپ

تشریف لے جاتے تو پوچھتے کہ تم نے کس طرح صبح کی، وہ آپ کو حال بتاتے جب وہ رات ہوئی جس میں ان کی قوم نے انھیں منتقل کیا ان کی تکلیف میں شدت ہو گئی اور لوگ انھیں بنی عبدالاشہل کے مکانوں میں اٹھالے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح پوچھا کرتے تھے، اسی طرح پوچھنے کے لئے آئے، لوگوں نے کہا کہ بنی عبدالاشہل انھیں لے گئے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہوئے، ہم لوگ بھی ہمراہ تھے، آپ نے اپنی رفتار اس قدر تیز کر دی کہ ہماری جوتیوں کے تسمے ٹوٹ گئے اور چادریں کندھوں سے گر پڑیں، اصحاب نے شکایت کی کہ یا رسول اللہ آپ نے ہمیں چلنے میں تھکا دیا، فرمایا، مجھے اندیشہ ہے کہ ملائکہ ہم سے پہلے ان کے پاس پہنچ کر انھیں غسل نہ دے دیں، عیساکہ انھوں نے حنظلہ کو غسل دے دیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں وہاں پہنچے کہ انھیں غسل دیا جا رہا تھا اور ان کی والدہ کہہ رہی تھیں:

ویل ام سعد سعداً خرامۃ وجداً

(سعد کی وفات سے سعد کی ماں کی خرابی گئی۔ - دور اندیشی کی بنا پر بھی اور نجد کی کمیشت بھی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے ام سعد کے ہر نوحہ کرنے والی جھوٹی ہے۔

آپ انھیں لے کے نکلے، قوم نے، یا ان میں سے کسی نے، جس کو اللہ نے چاہا، آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ ہم نے کوئی میت ایسی نہیں اٹھائی جو سعد سے زیادہ ہلکی ہو، فرمایا، تم پر ہلکا ہونے سے کون روک سکتا ہے، حالانکہ اتنے اتنے ملائکہ اترے ہیں، (آپ نے تعداد کثیر کا نام لیا تھا مگر میں اسے یاد نہ رکھ سکا) جو آج سے پہلے کبھی نہیں اترے تھے، وہ بھی تمہارے ساتھ اٹھائے ہوئے ہیں، سلمہ بن اسلم بن حریس سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں دیکھا کہ ہم لوگ دروازے پر کھڑے ہوئے آپ کے پیچھے اندر جانا چاہتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے،

گھر میں سوائے سعد کے کوئی نہ تھا وہ چادر سے ڈھکے ہوئے تھے، میں نے آپ کو چلتے ہوئے دیکھا جب میں نے آپ کو دیکھا تو رُک گیا آپ نے بھی میری طرف اشارہ کیا کہ ٹھہرو تو میں ٹھہر گیا اور پیچھے ہٹا، آپ تھوڑی دیر بیٹھے، پھر نکلے تو عرض کی، یا رسول اللہ! میں نے کسی کو نہیں دیکھا حالانکہ آپ چل رہے تھے، فرمایا، میں اس وقت تک مجلس پر قادر نہ ہوا تا وقتیکہ ملائکہ میں سے ایک فرشتے نے اپنا ایک بازو میرے لئے نہا لیا، پھر میں بیٹھ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ اے ابو عمر تمہیں مبارک ہو، اے ابو عمر تمہیں مبارک ہو، اے ابو عمر تمہیں مبارک ہو، عامر بن سعد نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں پہنچے کہ ام سعد رو رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں:

ویل امر سعد سعداً جلاذلاً وجداً

سعد کی وفات سے سعد کی ماں کی خرابی ہے، بہادری و جلاوت کے لحاظ سے بھی اونچیدگی کے اعتبار سے بھی، عمر بن الخطاب نے فرمایا، بس کرو، اے ام سعد! سعد کا ذکر نہ کرو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بس کرو، اے عمر! کیونکہ سوائے ام سعد کے ہر رونے والی جھوٹی بنائی گئی ہے، وہ جو نیک بات کہیں تو وہ جھوٹی نہیں ہیں۔ جابر سے مروی ہے کہ یوم احزاب میں سعد کو تیرا گیا، ان لوگوں نے ان کی رگ انکل کاٹ ڈالی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آگ سے داغ دیا جس سے ان کا ہاتھ پھول گیا، آپ نے ان کا خون نکالا پھر دوبارہ اسے داغ دیا۔

جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے زخم کو داغ دیا۔

عبداللہ بن شداد سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ کے پاس گئے جو اپنی جان دے رہے تھے، فرمایا، اے سرور قوم! اللہ تمہیں جزائے خیر دے، تم نے اللہ سے جو وعدہ کیا اسے پورا کر دیا، اللہ بھی تم سے اپنا وعدہ ضرور پورا کرے گا۔

سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ جب سعد کا جنازہ نکالا گیا تو منافقین میں سے کچھ لوگوں نے کہا کہ سعد کے جنازے یا سعد کے تابوت کو کس نے ہٹا کر دیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ستر ہزار فرشتے، کہ آج میں نے پہلے کبھی انھوں نے زمین پر قدم نہیں رکھا تھا، اترے ہیں اور سعد کے جنازے یا تابوت پر حاضر ہیں۔

جس وقت انھیں غسل دیا جا رہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے، آپ نے اپنا گھٹنہ سمیٹ لیا اور فرمایا کہ ایک فرشتہ آیا جس کے لیے جگہ بنتی ہے اس کے لیے گنجائش کر دی، ان کی والدہ رورہی تھیں اور کہہ رہی تھیں: ویل آہ سعد سعد! براءۃ وخذ! یا ذیالہ وخذ! یا مقداد! یا عبد اللہ سعد!

سعد کی وفات سے سعد کی ماں کی خرابی ہوئی۔ اعلیٰ کارگزاری میں بھی اور بہادری میں بھی۔ اس نے کیسے کیسے احسان کیے تھے اور کیسی بزرگ منشی ظاہر کی تھی ان سب کے بعد یہ انجام کتنا افسوسناک ہے۔ وہ ایسا پیشوا و پیش رو تھا کہ اپنے آپ سے ہر ایک خلل کی بندش کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے ام سعد کے تمام رونے والیاں جھوٹی ہیں۔

حسن سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ موٹے نمازے اور بھاری بھر کم آدمی تھے، وفات ہوئی تو منافقین جو ان کے جنازے کے پیچھے چل رہے تھے کہنے لگے کہ ہم نے آج کی طرح کسی آدمی کو اس قدر ہٹا نہیں دیکھا، جانتے ہو کہ ایسا کیوں ہے؟ یہ ان کے بنی قریظہ کے فیصلے کی وجہ سے ہے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا، قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ان کا جنازہ ٹالکے اٹھائے ہوئے ہیں۔

نافع سے مروی ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ سعد بن معاذ کے جنازے میں ایسے ستر ہزار ملا کہ موجود تھے جو زمین پر کبھی نہیں اترے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارے سانھی کو دبا یا گیا پھر انھیں چھوڑ دیا گیا۔ ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بندہ صالح

کے لیے فرمایا جس کے لیے عرش بن گیا، آسمانوں کے دروازے کھول دیے گئے اور ایسے ستر ہزار ملائکہ نازل ہوئے جو اس سے پہلے زمین پر نازل نہیں ہوئے تھے کہ اسے دبایا گیا، پھر چھوڑ دیا گیا، یعنی سعد بن معاذ کو۔

سعید المقبری سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو دفن کیا تو فرمایا کہ اگر تنگی قبر سے کسی کو نجات ملتی تو ضرور سعد کو بھی نجات ملتی حالانکہ انھیں پیشاب کے اثر کی وجہ سے (یعنی جو بے احتیاطی سے پیشاب کرنے میں جھینٹیں پڑ جاتی ہیں ان کی وجہ سے) اس طرح دبایا گیا کہ ان کی ادھر کی پسلیاں اُدھر ہو گئیں۔

جعفر بن برقان سے مروی ہے کہ مجھے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت فرمایا آپ جب سعد کی قبر کے پاس کھڑے تھے، کہ انھیں دبایا جا رہا ہے، اگر عمل کی وجہ سے کسی کو اس سے نجات ملتی تو سعد کو بھی ضرور ملتی۔

ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کی قبر پر چادر بچھائی یا چادر اس وقت بچھائی گئی کہ آپ موجود تھے۔

عائشہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سعد بن معاذ کے جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

نبی عبداللہ الشہل کے شیوخ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کے جنازے کو ان کی کوٹھڑی سے دو پایوں کے درمیان سے اٹھایا یہاں تک کہ آپ نے اُسے مکان (دوار) سے نکالا، محمد بن عمر نے کہا کہ واریس ہاتھ کا ہوتا ہے (یعنی پندرہ گز کا)۔

رضیج بن عبدالرحمن بن ابی سعید الخدزی نے اپنے باپ دادا سے روایت کی کہ میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے بقیع میں سعد کے لیے قبر کھودی تھی، ہم جب مٹی کا کوئی حصہ کھودتے تو مشک کی خوشبو آتی، یہاں تک کہ ہم لحد تک پہنچتے۔

محمد بن شریل بن حسنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے سعد کی قبر کی مٹی میں سے ایک مٹھی لی، وہ اسے لے گیا، پھر اسے دیکھا تو وہ مشک تھی۔

محمد بن ثعلبہ بن حسنہ سے مروی ہے کہ جس دن سعد دفن کئے گئے تو ایک شخص نے ان کی قبر کی مٹی میں سے ایک مٹھی لے لی بعد کو اسے کھولا تو وہ مشک نغی۔
 (تمتہ روایت ابو سعید الخدری) انھوں نے کہا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نظر آئے، ہم اس کے کھودنے سے فارغ ہو گئے تھے اور کچی اینٹیں اور پانی قبر کے پاس رکھ دیا تھا ہم نے اُروز دار عقیل کے پاس ان کے لیے قبر کھودی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نظر آئے آپ نے سعد کو ان کی قبر کے پاس رکھ دیا اور ان پر نماز پڑھی میں نے اتنے آدمی دیکھے جنھوں نے بقیع کو بھر دیا تھا۔

عبدالرحمن بن جابر نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب لوگ سعد کی قبر کے پاس پہنچے تو اس میں چار آدمی اترے حارث بن اوس بن معاذ، اسید بن حضیر، ابیہ بن کعب بن قریظہ اور سلمہ بن سلمہ بن قریظہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قدموں کے پاس کھڑے تھے جب وہ اپنی قبر میں رکھ دیے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا، آپ نے تین بار تسبیح کہی تو مسلمانوں نے بھی تین مرتبہ تسبیح کہی بقیع گونج گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ تکبیر کہی اور آپ کے اصحاب نے بھی تین مرتبہ تکبیر کہی یہاں تک کہ بقیع آپ کی تکبیروں سے گونج گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ ہم نے آپ کے چہرے میں تغیر دیکھا اور آپ نے تین مرتبہ تسبیح کہی، فرمایا: تمھارے ساتھی پر قبر تنگ ہو گئی اور انھیں دبایا گیا، اگر اس سے کسی کو نجات ہوتی تو سعد کو ضرور ہوتی، پھر اللہ نے اسے کشادہ کر دیا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ سعد کو حارث بن اوس بن معاذ، اسید بن حضیر اور سلمہ بن سلمہ بن قریظہ نے غسل دیا، وہ پانی ڈال رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے پہلا غسل پانی سے دیا گیا، دوسرا پانی اور بیری سے، اور تیسرا پانی اور کافور سے، انھیں تین صحاری (سوتی) چادروں میں کفن دیا گیا جن میں انھیں لپیٹ دیا گیا، تابوت لایا گیا جو النبیط کے پاس تھا اور مردے اس پر اٹھائے جاتے تھے، انھیں تابوت میں رکھ دیا گیا، جس وقت انھیں مکان سے لے چلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گیا کہ تابوت کے پایوں کے درمیان سے انھیں اٹھائے ہوئے تھے۔

مور بن رفاعہ قرظی سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کی والدہ سعد کو لحد میں دیکھنے آئیں تو لوگوں نے انہیں واپس کر دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں چھوڑ دو، وہ آئیں اور قبل اس کے کہ سعد پر اینٹ مٹی لگائی جائے انہیں لحد میں دیکھا تو کہا کہ مجھے یقین ہے کہ تم اللہ کے پاس ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر پر ان سے (والدہ سعد سے) تعزیت کی، سلمان قبر کی مٹی ڈالنے لگے اور اُسے برابر کرنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنارے ہٹ کر بیٹھ گئے یہاں تک کہ ان کی قبر برابر کر دی گئی اور اس پر پانی چھڑک دیا گیا، آپ آئے اور کھڑے ہو کر ان کے لیے دعا کی، پھر واپس ہوئے۔

معاذ بن رفاعہ بن رافع زُرَقی سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کو عقیل بن ابی طالب کے مکان کی بنیاد میں دفن کیا گیا۔

عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابین (ابو بکر و عمرؓ) یا ان میں سے ایک کے بعد کسی کی جدائی مسلمانوں پر اتنی شاق نہ ہوئی جتنی سعد بن معاذ کی۔

حصین بن عبد الرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ گورے لائے، اچھے خوبصورت، بڑی آنکھ والے اور حسین ڈاڑھی والے آدمی تھے، انہیں غزوہ خندق ۳۵ھ میں تیرا گیا، جس کے زخم سے انتقال کر گئے، اس روز وہ بیستین سال کے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نماز پڑھی اور وہ بقیع میں دفن کئے گئے۔

ابن عمر سے مروی ہے کہ اللہ کی سعد سے ملاقات کی خواہش میں عرش ہل گیا اور تخت کی لکڑیاں ٹوٹ گئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قبر پر جا کر رک گئے، جب واپس ہوئے تو پوچھا گیا، یا رسول اللہ آپ کو کس چیز نے روکا، فرمایا کہ سعد کو قبر میں دبایا گیا، میں نے اللہ سے دعا کی کہ انہیں کھول دے۔ جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سعد بن معاذ کی موت کی وجہ سے عرش ہل گیا۔

ابی سعید الخدری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

سعدؓ کی موت کی وجہ سے عرش ہل گیا۔

عائشہؓ سے مروی ہے کہ ہم لوگ حج یا عمرہ سے فارغ ہو کے آئے تو ذی الحلیفہ میں ہمارا استقبال کیا گیا، انصار کے لڑکے اپنے عزیزوں کا استقبال کر رہے تھے، وہ لوگ اُسید بن حضیر سے ملے، انھیں ان کی بیوی کی خبر مرگ سانی، اُسید نے منہ ڈھانک لیا اور رونے لگے، میں نے کہا، اللہ تمھاری مغفرت کرے، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو، تمھیں پہلی اور قدیم صحبت حاصل ہے، یہ کیا ہوا کہ ایک عورت پر روتے ہو، انھوں نے اپنا سر کھول دیا اور کہا کہ میری جان کی قسم آپ نے سچ کہا، حق یہی ہے کہ میں سعد بن معاذ کے بعد کسی پر نہ روؤں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے جو کچھ فرمایا ہے وہ فرمایا ہے، میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے کیا فرمایا، انھوں نے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ سعد بن معاذ کی وجہ سے عرش ہل گیا، عائشہؓ نے کہا کہ وہ میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان چل رہے تھے۔

اسانیت یزید بن نکن سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کی والدہ سے فرمایا کہ کیا اس سے بھی تمھارا غم نہ جائے گا اور تمھارے آنسو نہ تمھیں گھے کہ تمھارے بیٹے سب سے پہلے شخص ہیں جن کے لیے اللہ تعالیٰ ہنسنا اور عرش ہل گیا۔

حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سعد بن معاذ کی وفات کی وجہ سے ان کی ملاقات کی فرحت میں عرش رحمن ہل گیا، فرحاً بہ (فرحت میں) یہ حسن کی طرف سے تفسیر ہے۔

حذیفہؓ سے مروی ہے کہ جب سعد بن معاذ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سعد بن معاذ کی روح کے لئے عرش ہل گیا۔

۱۳ زینبہؓ سے مروی ہے کہ جس روز سعد بن معاذ کا انتقال ہوا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنے قریب سے سنا کہ اگر میں آپ کے ہاتھ کی ہر کو بوسہ دینا چاہتی تو دے سکتی تھی کہ ان کے لیے عرش رحمن ہل گیا۔

یزید بن اُصم سے مروی ہے کہ جب سعد بن معاذ کی وفات ہوئی اور ان کا

جنارہ اٹھایا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سعد بن معاذ کے جنازے کے لیے عرش ہل گیا۔

برائے سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کے پاس حریر (ریشم) کی ایک چادر لائی گئی، اصحاب اس کی نرمی پر تعجب کرنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ نرم ہیں۔

برائے سے مروی ہے کہ حریر کی ایک چادر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ دی گئی، ہم لوگ اسے چھوتے تھے اور تعجب کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اس سے تمھیں تعجب ہے، عرض کی، جی ہاں، فرمایا جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہت اچھے اور بہت نرم ہیں۔

واقف بن عمرو بن سعد بن معاذ سے مروی ہے کہ میں انس بن مالک کے پاس گیا، وہ افندئہ لوگوں سے بڑے اور لانے تھے، انھوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو، میں نے کہا، میں واقف بن عمرو بن سعد بن معاذ ہوں، انھوں نے کہا، بے شک تم سعد کے مشابہ ہو پھر روئے اور بہت روئے اور کہا، اللہ سعد پر رحمت کرے، سعد بھی سب سے بڑے اور لانے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دومہ (کے بادشاہ) اکیدر کی طرف لشکر بھیجا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دیباچ (ریشم) کا جتہ بھیجا، جو سونے (کے تار) سے بنا ہوا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا تو لوگ چھونے لگے اور اس کی طرف دیکھنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا اس جتہ سے تم لوگ تعجب کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا، یا رسول اللہ ہم نے ابھی اس سے اچھا نہیں دیکھا، فرمایا واللہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال جو تم دیکھتے ہو، اس سے بہت اچھے ہیں۔

سعد کے بھائی:

عمر بن معاذ

عمر بن معاذ

ابن نعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبدالاشہل، ان کی کنیت ابو عثمان تھی

عاصم بن عمرو بن قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
عمر بن معاذ اور عثمیر بن ابی وقاص کے برادر سعد بن ابی وقاص کے درمیان عقد واثاق کیا
لوگوں نے بیان کیا کہ عمر بن معاذ بدر و احد میں حاضر ہوئے ہجرت کے تیسویں
مہینے یوم عروہ احد میں شہید ہوئے، ضرار بن الخطاب انہی کے قتل کیا، عمر بن
معاذ جس روز قتل کیے گئے بیستیس سال کے تھے، عثمیر بن وقاص ان سے پہلے بدر میں شہید
ہو چکے تھے،
ان دونوں کے بھتیجے۔

حارث بن اوس

عاصم بن عمرو بن قنابہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن اوس بن معاذ اور عامر بن فہیرہ کے درمیان عقد موافقہ کیا۔
لوگوں نے بیان کیا کہ حارث بن اوس بدر میں حاضر اور ان لوگوں میں تھے جنہوں نے کعب بن الاشرف (یہودی) کو قتل کیا، خود انھیں کے بعض ساتھی کعب پر شہ کے وقت تلوار چلا رہے تھے کہ حارث کے پاؤں پر زخم لگا اور خون بہنے لگا اور وہی لوگ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا لائے۔ حارث غزوہ احزاب میں بھی شریک ہوئے

اور اسی روز شوال میں ہجرت کے تیسویں مہینے شہید ہو گئے، اپنی شہادت کے دن اٹھائیس سال کے تھے۔

حارث بن انس

انس وہی ہیں جو ابو الحیسر بن رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبداللہ اشجلی تھے، ان کی والدہ ام شریک بنت خالد بن خنیس بن لوزان بن عبدود بن زید بن شعبہ ابن خزرج بن ساعدہ خزرج میں سے تھیں، حارث بن انس کے کوئی اولاد نہ تھی۔ غزوہ بدر و احد میں شریک ہوئے، غزوہ احد میں ہجرت کے تیسویں مہینے شوال میں شہید ہوئے، ابو الحیسر کے آئے، ہمراہ بنی عبدالاشجلی کے پندرہ نوجوان تھے، جن میں ایاس بن معاذ بھی تھے، ان لوگوں نے عمرے کا ارادہ ظاہر کیا، غنیمہ بن ربیعہ کے پاس اترے، اُس نے ان کا اکرام کیا، ان لوگوں نے اس سے اور قریش سے درخواست کی کہ وہ ان سے خزرج کے قتال پر معاہدہ حلف کریں، قریش نے کہا کہ تمہارا شہر ہم سے دور ہے، ہمارے داعی کو تمہاری آواز کہاں جواب دے گی اور تمہارے داعی کو ہماری آواز کہاں جواب دے گی،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حارث کے ورود کی اطلاع پر ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کیا تمہیں اس سے بہتر چیز بتائی جائے جس کے لیے تم آئے ہو؟ انھوں نے کہا وہ کیا ہے؟ فرمایا، میں رسول اللہ ہوں مجھے اللہ نے اپنے بندوں کی طرف مبعوث کیا ہے، میں انھیں اس امر کی دعوت دیتا ہوں کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، مجھ پر کتاب بھی نازل ہوئی ہے۔

ایاس بن معاذ نے جو نو عمر لڑکے تھے، کہا، اے قوم! اللہ نے اس سے بہتر ہے جس کے لیے تم آئے ہو، ابو الحیسر نے ایک مٹھی بھر کنکریاں لے کر اپنے منہ پر ماریں اور کہا کہ ہمیں اس سے کس نے غافل کر دیا، اُس وقت

(ہم اس مثل کے مصداق ہوں گے کہ) ایک وفد کسی قوم کے پاس جو شتر لایا اسے ہم اپنی قوم کے پاس لیجائیں گے، ہم اپنے دشمن کے خلاف قریش سے حلف طلب کرنے نکلے تھے، پھر ہم باوجود خنزرج فکی عداوت کے قریش کی عداوت لے کے واپس ہوں گے۔

ابو الہثم بن النہان وغیرہ سے مروی ہے کہ اباس جس وقت لوٹے مرنے تک باز نہ رہے، ہم نے انہیں ان کی وفات تک کلمہ پڑھتے سنا، لوگ بیان کرتے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سنا اس کی وجہ سے وہ مسلمان ہو گیا۔ محمد بن عمر نے کہا کہ ابو الحییر اور ان کے ساتھی انصار میں سے سب سے پہلے لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی، آپ کی ان لوگوں سے ملاقات ذی المجاز میں ہوئی تھی۔

سعد بن زیدؓ

ابن مالک بن عبد بن کعب بن عبد الاشہل، ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور والدہ عمرہ بنت مسعود بن قیس بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک ابن نجار خنزرج میں سے تھیں اور ہبیات میں سے تھیں، سعد بن زید کی اس زمانے میں اولاد تھی، وہ عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ حاضر ہوئے، یہ محمد بن عمر کی روایت ہے موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن اسحاق اور ابو حمشر نے ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جو عقبہ میں حاضر ہوئے۔

سعد بن زید بدر واحد و خندق اور تمام شہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمرکاب رہے، انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے المثل میں مناة کی طرف بطور سر یہ بھیجا تھا، انہوں نے اس کو منہدم کر دیا یہ رمضان شہر میں ہوا۔

سلمہ بن سلامہ

ابن وقش بن زعبہ بن زعوراء بن عبد الاشہل، کنیت ابو عوف اور والدہ سلمیٰ بنت سلمہ بن سلامہ بن خالد بن عدی بن مجدہ بن حارثہ اوس میں سے تھیں، یہی محمد بن سلمہ کی بیوی تھیں۔

سلمہ بن سلامہ کی اولاد میں عوف تھے ان کی والدہ ام ولد تھیں۔
میسونہ ان کی والدہ ام علی بنت خالد بن زید بن تیم بن امیہ بن یاضہ ان جعادہ میں سے تھیں جو اوس میں سے راسخ میں سکونت رکھتے تھے اور بنی زعوراء بن جشم کے حلفاء تھے۔

سلمہ بن سلامہ عقیقہ اولیٰ میں شریک ہوئے اور عقبہ آخرہ میں بھی شریک ہوئے کے ساتھ حاضر ہوئے، اس پر محمد بن عمر، محمد بن اسحاق ابو معشر و موسیٰ بن عقبہ کا اتفاق ہے۔

عاصم بن عمر بن قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن سلامہ اور ابی سبرہ بن ابی رہم بن عبد العزیٰ العامری عامر بن لوی کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، لیکن محمد بن اسحاق نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن سلامہ اور زبیر بن العوام کے درمیان عقد مواخاۃ کیا واللہ اعلم کہ اس میں سے کیا تھا۔

لوگوں نے بیان کیا کہ سلمہ بن سلامہ بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے، ۴۵ھ میں بعمر ہفتاد (۷۰) سال وفات ہوئی، مدینہ میں مدفون ہوئے۔ ان کی اولاد سب مر چکی، ان میں سے کوئی نہ رہا۔

عباد بن بشر

ابن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبد الاشہل، محمد بن عمر کے مطابق ان کی کنیت ابو بشر تھی اور عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری کے مطابق ابو الریح تھی، ان کی والدہ فاطمہ بنت بشر بن عدی بن ابی بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف ابن خزرج نبی عبد الاشہل کی حلیف تھیں۔

عباد بن بشر کی اولاد میں صرف ایک بیٹی تھی جس کے سوا ان کی کوئی اولاد نہ تھی، وہ بھی مر گئی، ان کی کوئی اولاد باقی نہ رہی۔

عبادہ بن بشر، اسید بن حفصہ اور سعد بن معاذ سے پہلے، مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر اسلام لائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباد بن بشر اور ابی ذبیفہ بن عقبہ بن ربیعہ کے درمیان عقد موافقہ کیا، بروایت محمد بن اسحاق و محمد بن عمر۔

عباد بن بشر بدر میں شریک ہوئے، وہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے کعب بن شرف (یہودی) کو قتل کیا، احد اور خندق اور تمام شاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بنی سلیم و مزینہ کے پاس صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا، ان کے پاس دس روز مقیم رہے، واپس ہوئے نبی مصطفیٰ سے، جو ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے بعد خزاعہ میں گئے تھے، صدقہ وصول کرنے گئے، وہاں بھی دس روز مقیم رہے اور خوشی خوشی واپس ہوئے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حنین کے مال غنیمت پر عامل مقرر فرمایا، تنوک آئے اور وہاں سے کوچ کرتے تک اپنے پہرے کا عامل بنایا، وہاں آنحضرتؐ نے بیس دن قیام فرمایا تھا، جنگ یمامہ میں شریک ہوئے، اس روز ان کے لیے آزمائش اور بے پروائی، ارتکاب قتال اور طلب شہادت تھی، اسی روز

۱۲۰ سال میں بعمر چلچلیک سال شہید ہوئے۔

ربیع بن عبد الرحمن ابی سعید الحذری نے اپنے باپ داؤد سے روایت کی کہ میں نے عباد بن بشر کو کہتے سنا کہ اے ابو سعید میں نے رات کو خواب دیکھا کہ آسمان میرے لیے کھول دیا گیا، پھر ڈھانک دیا گیا، انشاء اللہ مجھے شہادت ہوگی، میں نے کہا، واللہ تم نے بھلائی دیکھی۔

جنگ یمامہ میں دیکھا کہ وہ انصار کو پکار رہے تھے کہ تم لوگ تلواروں کے میان توڑ ڈالو اور لوگوں سے جدا ہو جاؤ اور کہنے لگے کہ ہم لوگوں کو چھانٹ دو، ہم لوگوں کو چھانٹ دو انہوں نے انصار سے چاروازی چھانٹ دیے جن میں کوئی اور شامل نہ تھا، آگے عباد بن بشر، ابو جانہ اور برابر بن مالک تھے۔

یہ لوگ باب الحدیقہ تک پہنچے اور نہایت سخت جنگ کی، عباد بن بشر جلد قتل کر دیے گئے، میں نے ان کے چہرے پر تلوار کے اس قدر نشان دیکھے کہ صرف جسم کی علامت سے پہچان سکا۔

سلمہ بن ثابتؓ

ابن قش بن زعبہ بن زعوراء بن عبد الاشہل، ان کی والدہ یحییٰ بنت الیمان تھیں، اور یمان بن حسیل بن جابر تھے، وہ حذیفہ بن الیمان کی بہن تھیں، یہ بنی عبد المطلب کے حلیف تھے۔

سلمہ بن ثابت بدر میں شریک ہوئے، غزوہ احد میں بھی تھے اور اسی میں شہید ہوئے، ابو سفیان بن امیہ بن حرب نے شہید کیا، یہ ہجرت کے تیسویں چھینے سوال کا واقعہ ہے،

غزوہ احد میں انکے والد ثابت بن قش اور چچا ربیع بن قش بھی شہید ہوئے، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، سلمہ بن ثابت کے کوئی اولاد

ز قحی، وقش بن زعبہ کے سب لڑکے مر گئے، ان میں سے کوئی نہ رہا۔

رافع بن یزیدؓ

۱۸

ابن کرز بن سکُن بن زعوراء بن عبد الاشہل، ان کی والدہ عقر ب بنت معاذ بن نضمان بن امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل، سعد بن معاذ کی بہن تھیں۔ رافع کی اولاد میں اُسید تھے جو یوم حرہ میں قتل ہوئے اور عبد الرحمن تھے، ان دونوں کی والدہ عقر ب بنت سلامہ بن وقش بن زعبہ بن زعوراء، ابن عبد الاشہل، سلمہ بن سلامہ بن وقش کی بہن تھیں رافع بن یزید اور زعوراء ابن عبد الاشہل کی تمام اولاد مر چکی تھی، ان میں سے کوئی نہ رہا۔

رافع بن یزید بدر واحد میں شریک ہوئے، ہجرت کے بتیسویں مہینے شوال میں غزوہ احد میں شہید ہوئے، محمد بن اسحاق، موسیٰ بن عقبہ ابو معشر اور محمد بن عمران کا یہی نسب بیان کرتے تھے جو ہم نے بیان کیا، ابو معشر و محمد بن اسحاق، رافع بن زید کہتے تھے، عبد اللہ بن محمد ابن عمارۃ انصاری نے جو نسب انصار کے عالم تھے، ان کی مخالفت کی ہے کہ بنی زعوراء میں کوئی سکُن نہیں اور سکُن صرف بنی امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل میں تھے رافع ابن یزید بن کرز بن زعوراء بن عبد الاشہل نام تھا۔

بنی عبد الاشہل بن جشم کے حلفا

محمد بن سلمہ بن سلمہ

ابن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن حذرج بن عمرو

وہی النبت بن مالک تھے جو اوس میں سے تھے، ان کی والدہ ام سہم تھیں جن کا نام خلیہ بنت ابی عبید بن وہب بن نودان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خزرج ابن ساعدہ بن کعب تھا، خزرج میں سے تھیں۔

محمد بن مسلمہ کی اولاد میں دس لڑکے اور چھ لڑکیاں تھیں۔

عبدالرحمن، انھیں کے نام سے ان کی کنیت تھی، ام علیی اور ام حارث، ان کی والدہ ام عمرو بنت سلامہ بن وقش بن زعبہ بن زعوراء بن عبد الاشہل، مسلمہ بن سلامہ کی بہن تھیں،

عبداللہ اور ام احمد، ان دونوں کی والدہ عمرہ بنت مسعود بن اوس ابن مالک بن سواد بن ظفر اور وہ کعب بن خزرج تھے جو اوس میں سے تھیں، سعد، جعفر و ام زید، ان کی والدہ قتیلہ بنت الحصین بن ضمضم بنی مرہ بن عوف میں سے تھیں جو قیس عیلان میں سے تھے،

عمر، ان کی والدہ زہراء بنت عمار بن معمر بن مرہ میں سے تھیں پھر بنی خیلہ سے تھیں جو قیس عیلان سے تھے۔

انس و عمرہ، ان کی والدہ الاطبا سے تھیں جو بطون کلب میں سے ایک بطن ہے۔

قیس اور زید اور محمد، ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

محمود جن کی کوئی اولاد نہ تھی اور حفصہ، ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں محمد بن مسلمہ مدینے میں مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر اسلام لائے، اور یہ اسید بن حضیر اور سعد بن معاذ کے اسلام کے بعد ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ اور ابو عبیدہ بن الجراح کے درمیان عقد موافقہ کیا۔

محمد بن مسلمہ بدر و احد میں شریک ہوئے، اس روز جب لوگ بھاگے تو یہ ان لوگوں میں تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور خندق اور تمام مشاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے، سوائے غزوہ تبوک کے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تبوک گئے تو

آپ نے انھیں مدینے پر اپنا جانشین مقرر فرمایا، محمد ان لوگوں میں بھی تھے جنہوں نے کعب بن اشرف (یہودی) کو قتل کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں قرطاء کی طرف، جو بنی بکر بن کلاب میں سے تھے، اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیس سواروں کے ہمراہ بطور سریہ بھیجا، وہ سلامت رہے اور غنیمت لائے، آپ نے انھیں دس آدمیوں کے ہمراہ بطور سریہ ذی القعدة بھی بھیجا تھا۔

عاصم بن عمر بن قتادہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ قضاء کے لیے روانہ ہوئے اور ذی الحلیفہ تک پہنچے تو آپ نے سواروں کے لشکر کو آگے کیا، جو سو گھوڑے تھے، ان پر محمد بن سلمہ کو عامل بنایا۔ ابراہیم بن جعفر نے اپنے والد سے روایت کی کہ محمد بن سلمہ کہا کرتے، اے لڑکو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشاہد (مقامات تشریف آوری) اور موطن (مقامات سکونت) کو مجھ سے پوچھو، میں کسی عزم میں کبھی نیچھے نہیں رہا، سوائے تبوک کے کہ آپ نے مجھے مدینے پر اپنا جانشین بنا دیا تھا، مجھ سے آپ کے سرائیا کو پوچھو، کیونکہ کوئی سریہ ایسا نہیں ہے جو مجھ سے پوشیدہ ہو، یا تو میں خود اس میں ہوتا، یا جس وقت وہ روانہ ہوتا میں اسے جانتا تھا۔

عباد بن رفاعہ بن رافع سے مروی ہے کہ محمد بن سلمہ کالے، لانے اور بڑے موٹے آدمی تھے، بروایت محمد بن عسمر، معتدل (یعنی نہ موٹے نہ دبلے) تھے، چند یا پر بال نہ تھے۔

حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن سلمہ کو ایک تلوار عطا فرمائی اور فرمایا کہ جب تک مشرکین سے قتال کیا جائے تم اس سے لڑنا، جب مسلمانوں کو دیکھنا کہ ایک دوسرے کے مقابلے پر آئے ہیں تو کسی ایک کے پاس یہ تلوار لے کے جانا اور اسے اتنا مارنا کہ تلوار ٹوٹ جائے، پھر اپنے گھر بیٹھ رہنا، یہاں تک کہ کوئی خطا کار ہاتھ نہ تھارے پاس آئے (اور انھیں مجبور کر کے نکالے) یا فیصلہ کرنے والی موت۔

ضبیحہ بن حصین ثعلبی سے مروی ہے کہ ہم لوگ خدیفہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔

انہوں نے کہا کہ میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جس کو فتنہ کچھ کم نہ کرے گا، ہم نے کہا وہ کون ہے، انہوں نے کہا کہ محمد بن مسلمہ انصاری، جب حذیفہ کا انتقال ہو گیا اور فتنہ ہوا تو میں بھی ان لوگوں کے ساتھ روانہ ہوا جو روانہ ہوئے، میں منزل پر پہنچا تو دیکھا کہ ایک کنارے خیمہ نصب ہے جسے ہوا کے پھیپڑے لگ رہے ہیں پوچھا، یہ خیمہ کس کا ہے، لوگوں نے کہا کہ محمد بن مسلمہ کا، میں ان کے پاس آیا، وہ بوڑھے (ہو گئے) تھے، میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے، میں آپ کو مسلمانوں کے سب سے بہتر لوگوں میں سمجھتا ہوں، آپ نے اپنا شہر اپنا مکان، اپنے عزیز، اور اپنے پڑوسی چھوڑ دیے، انہوں نے کہا کہ میں نے اسے شہر کی کراہت سے چھوڑا، میرے دل میں یہ نہیں ہے کہ میں ان کے شہروں میں سے کسی شہر میں مل کے رہوں، تاہم قنیکہ شہر وہاں سے دفع نہ ہو جہاں سے میں ہٹ گیا۔

محمد بن مسلمہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اے محمد بن مسلمہ، اس تلوار سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، یہاں تک کہ تم مسلمانوں کے دو گروہوں کو آپس میں قتال کرتے دیکھو، اس وقت تم اس تلوار کو تنہا پر اتنا پٹکنا کہ ٹوٹ جائے، پھر تم اپنے ہاتھ اور زبان کو روک لینا، یہاں تک کہ تمہارے پاس فیصلہ کرنے والی موت آئے یا خطا کار ہاتھ، جب عثمان قتل کر دیے گئے اور مسلمانوں کا جو حال ہوا وہ ہوا، تو وہ میدان میں کسی پتھر کے پاس بغیر اس کے نہ نکلتے تھے کہ اس پتھر کو اپنی تلوار سے مارتے تھے، اس طرح انہوں نے اسے توڑ ڈالا۔

اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ نے بھی اسی قسم کی حدیث روایت کی اور کہا کہ محمد بن مسلمہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سوار کہا جاتا تھا، انہوں نے ٹکڑی کی ایک تلوار بنائی تھی اور اسے رندہ کر کے میدان میں کر دیا تھا جو مکھڑ میں لٹکی ہوئی تھی، انہوں نے کہا کہ میں نے اسے اس لیے لٹکایا ہے کہ اس سے ڈرنے والے کو ہیبت دلاؤں۔

ابراہیم بن جعفر نے اپنے والد سے روایت کی کہ محمد بن مسلمہ کی وفات

مدینے میں سلسلہ میں ہوئی، وہ اس زمانے میں ستر سال کے تھے، ان پر مروان بن الحکم نے نماز پڑھی۔

سلمہ بن اسلم

ابن حریس بن عدی بن مجدہ بن حارثہ، ان کی کنیت ابوسعہ اور والدہ سعد بنت رافع بن ابی عمرو بن عائد بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار خزرج میں سے تھیں، بنو حریس بن عدی کی قربت اور ان کے مکان بنی عبدالاشہل میں تھے، وہ لوگ ابتدائے اسلام ہی میں وفات پا گئے، ان میں سے کوئی نہ رہا سلمہ بن اسلم بدر واحد اور خندق اور تمام مشاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے، عراق میں، بعد خلافت عمر بن الخطاب ہجرت نبوی کے چودھویں سال، جسرا بنی عبید الثقفی کی جنگ میں شہید ہوئے، اس وقت تیرسٹھ سال کے تھے۔

عبداللہ بن سہل

ابن زید بن عامر بن عمر بن حشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک ابن اوس، ان کی والدہ صعوبہ بنت تیمہان بن مالک، ابوالہیثم بن تیمہان کی بہن تھیں۔ محمد بن عمر نے کہا کہ وہ رافع بن سہل کے بھائی تھے، یہی دونوں حمراء الاسر روانہ ہوئے تھے، زخمی تھے اور ایک دوسرے کو اٹھاتا تھا،

کوئی سواری نہ تھی،

عبداللہ بن سہل بدر واحد میں شریک تھے، ان کے بھائی رافع بن سہل بھی ان کے ہمراہ احد میں تھے، دونوں غزوہ خندق میں بھی شریک تھے، عبداللہ اس غزوے میں شہید ہوئے، انھیں بنی عوف کے ایک شخص نے تیر مار کے قتل کر دیا، عبداللہ بن سہل کے کوئی اولاد نہ تھی، نیز عمرو بن جشم بن حارث ابن خزرج کی اولاد بھی بہت زمانے سے مر چکی تھی، وہ لوگ اہل رائج تھے، البتہ اہل رائج میں غسان کی بھی ایک قوم تھی جو علیہ بن جفہ کی اولاد میں سے تھے، آل ابی سعید ان کے حلیف تھے، اس زمانے میں ان کی اولاد بے جو مدینے کے کنارے الصفراء میں رہتے ہیں اور یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ رافع بن سہل کی اولاد سے ہیں، ان کے چچا عبداللہ بن سہل ہیں جو بدر میں شریک ہوئے۔

حارث بن خرمہ



ابن عدی بن ابی بن غنم بن سالم بن عون بن عمرو بن عوف بن خزرج القواقلہ میں سے تھے اور بنی عبداللہ بن سہل کے حلیف تھے، ان کا مکان بنی عبداللہ بن سہل میں تھا، حارث کی کنیت ابوشیر تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن خرمہ اور ایاس بن ابی بکیر کے درمیان عقد موافقہ کیا، حارث بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے، ہجرت کے چالیسویں سال مدینہ منورہ میں وفات ہوئی اس وقت سرسٹھ برس کے تھے، ان کی کوئی اولاد باقی نہ تھی۔

ابوالہشتم بن النہان

نام مالک بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاہ تھا، بنی عبد الاشہل کے حلیف تھے، اس پر موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمر کا اتفاق ہے، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ انصاری نے ان لوگوں سے اختلاف کیا اور بیان کیا کہ ابوالہشتم اس میں سے ہیں، ابوالہشتم بن النہان بن مالک بن عمرو بن زید ابن عمرو بن جشم بن حارث بن الخزرج بن عمرو، اور وہ البیت بن مالک ابن الاوس تھے، ان کی والدہ یلی بنت عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو تھیں، اور وہ البیت بن مالک بن الاوس تھے، ابوالہشتم کہا کرتے تھے کہ اگر مجھ سے لید خارج ہوتی تو میں بنی عبد الاشہل کی وجہ سے اپنی زندگی و موت اسی کی طرف منسوب کرتا، وہ شخص جو ان کا اور ان کی اکلوتی بیٹی امیمہ کا وارث ہوا وہ ضحاک بن خلیفہ الاشہلی تھا، جو القعد میں بنی عبد الاشہل پر ان دونوں (ابوالہشتم و امیمہ) کے وارث ہوئے، ابوالہشتم اور ان کے بھائی، عمرو بن جشم کے آخری بیٹے تھے، جو مر گئے اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ابوالہشتم زمانہ جاہلیت میں بھی بتوں کو ناپند کرتے اور انھیں برا کہتے تھے، وہ اور اسعد بن زرارہ توحید کے قائل تھے، دونوں ان انصارِ اولیٰ میں سے تھے جو مکہ میں اسلام لائے،

اسعد بن زرارہ ان آٹھ انصار میں شمار کیے جاتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ میں ایمان لائے، یہ لوگ اپنی قوم سے پہلے مسلمان ہوئے، ابوالہشتم بھی ان چھ آدمیوں میں شمار کیے جاتے ہیں جن کے متعلق روایت ہے کہ انصار میں سے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی قدمبوسی کے میں حاصل کی، وہ بھی اپنی قوم سے پہلے مسلمان ہوئے، پھر مدینہ میں آئے اور وہاں اسلام کو پھیلایا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ چھ آدمیوں کا معاملہ ہمارے نزدیک سب اقوال سے زیادہ ثابت ہے، وہ لوگ انصار میں سے سب سے پہلے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ میں قدمبوس ہوئے آپ نے انھیں اسلام کی دعوت دی اور وہ مسلمان ہوئے، ابو الہیثم ستر انصار کے ہمراہ عقبہ میں بھی شریک تھے، وہ بارہ نضباء (اعلان کرنے والوں) میں سے ایک ہیں، اس پر سب کا اتفاق ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو الہیثم بن الیثمہ بن العتہ بن عثمان بن منطھون کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، ابو الہیثم بدر واحد اور خندق اور تمام شہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کھجوروں کا اندازہ کنندہ بنا کے بھیجا تھا، انھوں نے ان لوگوں کی کھجوروں کا اندازہ کیا، یہ اس وقت ہوا کہ عبد اللہ بن رواحہ موتہ میں شہید ہو گئے۔

محمد بن یحییٰ بن جہان سے مروی ہے کہ ابو الہیثم بن الیثمہ بن عثمان بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کھجور کا اندازہ کرتے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ابو بکر رحمۃ اللہ نے انھیں بھیجنا چاہا تو انھوں نے انکار کیا، اور کہا کہ میں رسول اللہ کے لیے اندازہ کرتا تھا، اور جب واپس آتا تھا تو آپ میرے لیے دعا فرماتے تھے، ابو بکر نے انھیں چھوڑ دیا۔

صالح بن کسان سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب کے زمانہ خلافت میں ابو الہیثم بن الیثمہ بن عثمان کی وفات ہوئی۔

اشیوخ بنی عبد الاشہل سے مروی ہے کہ ابو الہیثم کی وفات ۲۰ھ میں مدینہ میں ہوئی، محمد بن عمر نے کہا کہ ہمارے نزدیک یہ ان لوگوں سے زیادہ ثابت ہے جنھوں نے روایت کی کہ ابو الہیثم علی بن ابی طالب کے ساتھ صفین میں حاضر ہوئے اور اسی روز مقتول ہوئے۔ منتقدین اہل علم میں سے کسی کو نہیں دیکھا جو اسے جانتا ہو اور ثابت کرتا ہو، واللہ اعلم۔

ابو الہیثم کے بھائی،

عبید بن الیتھان



ان کے نسب کا بھی وہی قصہ ہے جو ہم نے ابوالہثیم کے حال میں بیان کیا بقول عبداللہ بن محمد بن عمارہ انصاری عبید اور ابوالہثیم کی والدہ یحییٰ بنت عتیک بن عمرو تھیں، محمد بن اسحاق و محمد بن عمر بھی اسی طرح عبید بن الیتھان کہتے تھے، لیکن موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ انصاری نے کہا کہ وہ عتیک بن الیتھان تھے، عبداللہ بن محمد بن عمارہ انصاری نے کہا کہ میں نے ”عتیک بن الیتھان“ داؤد بن الحصین کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہے۔

محمد بن عمرو وغیرہ نے کہا کہ عبید بن الیتھان عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ شریک ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور مسعود بن الربیع انصاری کے درمیان جواہل بدر میں سے اتھے عقد مواخاتہ کیا تھا، عبید بن الیتھان بدر واحد میں شریک ہوئے، یوم احد میں شہید ہوئے، عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا، یہ ہجرت کے بیسویں مہینے شوال میں ہوا عبید بن الیتھان کی اولاد میں عبید اللہ تھے جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ اور عباد تھے، ان دونوں کی والدہ صعبہ بنت رافع بن عدی بن زید بن امیہ علبہ بن جفثہ کی اولاد میں سے تھیں، وہ لوگ ان لوگوں کے حلفاء تھے، جو سب کے سب مر گئے، عبید بن الیتھان کی کوئی اولاد باقی نہ رہی (پندرہ آدمی) کل پندرہ اصحاب :-

(نجل بنی حارثہ بن حارثہ بن خریج بن عمرو الخزرج) کہ البتہ بن مالک بن اوس تھے)



ابو عبس بن جبر

ابن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ، ان کا نام عبد الرحمن تھا اور والدہ
لیلیٰ بنت رافع بن عمرو بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ تھیں۔

ابو عبس کی اولاد میں محمد و محمود تھے، ان دونوں کی والدہ ام عیسیٰ
بنت مسلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ، محمد بن مسلمہ کی بہن تھیں
اور مبالغیات میں سے تھیں۔ ۲۴

عبید اللہ ان کی والدہ ام حارثہ بنت محمد بن مسلمہ بن سلمہ بن خالد
ابن عدی بن مجدعہ بن حارثہ تھیں۔

زید و حمیدہ، ان دونوں کی والدہ کا نام مم ہے نہیں بیان کیا گیا، ابو عبس
کی بہت سی بقیہ اولاد دینے اور بغداد میں ہے، ابو عبس اسلام سے پہلے
عربی لکھنا جانتے تھے حالانکہ عرب میں کتابت بہت کم تھی، ابو عبس اور ابو رز
نیار جس وقت اسلام لائے تو دونوں بنی حارثہ کے بت توڑ رہے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی عبس بن جبر اور خنیس بن حذافہ
کے درمیان جو اہل بدر میں سے تھے اور حفصہ بنت عمرؓ بن الخطاب کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے شوہر تھے، عقد مواخاۃ کیا،

ابو عبس بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ تھے، وہ ان لوگوں میں بھی تھے جنہوں نے کعب بن اشرف (یہودی)
کو قتل کیا، عمرو و عثمانؓ انھیں لوگوں سے صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجے کرتے تھے۔
ابی عبس حارثی سے جو اہل بدر میں سے تھے، مروی ہے کہ عثمانؓ بن عفان
ان کی عبادت کے لیے آئے، وہ بیہوشی کی حالت میں تھے، جب افاقہ ہوا عثمانؓ
نے کہا کہ تم اپنے کو کس حالت میں پاتے ہو، انھوں نے کہا، اچھی حالت میں،

ہم نے اپنی ہر حالت درست پائی سوائے زکوٰۃ کے ان اونٹوں کے جو ہمارے
اور عمال کے درمیان ہلاک ہو گئے، قریب ہے کہ ہم اس سے رہائی نہ پائیں۔
عبدالمجید بن ابی عبس سے مروی ہے کہ ابو عبس کی وفات ۳۳۳ھ میں
بعہد خلافت عثمان بن عفان ہوئی، اس وقت وہ ستر سال کے تھے، ان پر عثمان
بن عفان نے نماز پڑھی اور بقیع میں مدفون ہوئے، ان کی قبر میں ابو بردہ بن
نیار اور قتادہ بن نعمان اور محمد بن مسلمہ اور سلمہ بن سلامہ بن وقش آترے،
یہ سب کے سب بدر میں شریک تھے۔ ابو عبس حنا کا خضاب لگاتے تھے۔

مسعود بن عبدسعد

ابن عامر بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ، اسی طرح موسیٰ بن عقبہ
اور ابو معشر اور عبدالمثلب بن محمد بن عمارۃ الانصار می نے بیان کیا، محمد بن
اسحاق نے کہا کہ وہ مسعود بن سعد تھے، محمد بن عمر نے کہا کہ وہ مسعود بن عبد
ابن مسعود بن عامر تھے، ان کی کوئی اولاد باقی نہ تھی، سب وفات پا چکے تھے،
مسعود بدر و احد میں شریک ہوئے۔

حلفائے بنی حارثہ

ابو بردہ بن نیار

ابن عمرو بن عبید بن عمرو بن کلاب بن وہبان بن غنم بن ذہل بن یثیم

ابن ہبئی بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاہ۔ ابو بروہہ کا نام ہانی تھا۔ ان کی پس ماندہ اولاد تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی بثر بن عازب کے ماموں تھے، بروایت موسیٰ بن عقبیٰ و محمد بن اسحاق و ابی معشر و محمد بن عمر ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے۔

محمود بن لبید سے مروی ہے کہ ہم نے جن بنی حارثہ کا ذکر کیا اور وہ بدر میں حاضر ہوئے ان میں سے یہ تین آدمی ہیں، ابو عبس، مستود، ابو بردہ، ہم نے جو نام و نسب ان کے بیان کئے اس کی بنا پر ثابت ہے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ابو بردہ بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، فتح مکہ میں بنی حارثہ کا جھنڈا انھیں کے پاس تھا، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ احادیث بھی روایت کیں جنہیں آپ سے یاد کر لیا تھا۔

ابراہیم بن اسمعیل بن ابی حمیہ کہتے تھے کہ ابو بردہ بن نیار کی وفات خلافت معاویہ میں ہوئی۔

کل تین اصحاب :-

رکوب بن الحزرج بن عمرو بن جملہ بنی ظفر کہ نبیت بن الک بن الاوس تھے

قتادہ بن نعمان

ابن زید بن عامر بن سواد بن ظفر، ان کی والدہ انیسہ بنت قیس بن عمرو ابن عبید بن مالک بن عمرو بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار جو خزرج میں سے تھے، محمد بن عمر نے کہا کہ قتادہ کی کنیت ابو عمر تھی، عبد اللہ بن محمد بن عمارہ انصار ہی نے کہا کہ ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی،

۲۶

قتادہ کی اولاد میں عبد اللہ اور ام عمرو ان دونوں کی والدہ ہند بنت اوس بن خزیمہ بن عدی بن ابی بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف قوافل صلفاء بنی عبد الاشہل میں سے تھیں،

عمرو و حصہ، ان دونوں کی والدہ خنساء، بنت خنیس غسانی تھیں کہا جاتا ہے کہ ان کی والدہ عائشہ بنت جبرمی بن عمرو بن عامر بن عبد رزاح بن ظفر تھیں۔ عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ انصاری نے کہا کہ آج قتادہ کی کوئی پس ماندہ اولاد نہیں ہے، ان کی اولاد میں سب سے آخر میں جو لوگ رہ گئے تھے وہ عاصم و یعقوب فرزند ان عمر بن قتادہ تھے، عاصم بن عمر علمائے سیرت و غیرہ میں سے تھے، وہ سب وفات پا گئے، کوئی باقی نہیں۔

محمد بن عمر نے کہا کہ قتادہ بن نعمان ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر تھے، موسیٰ بن عقبہ ابو معشر کی بھی یہی روایت ہے، لیکن محمد بن اسحاق نے اپنی کتاب میں ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جو عقبہ میں حاضر ہوئے تھے۔

قتادہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیر اندازوں میں بیان کیے گئے ہیں، وہ بدر و احد میں حاضر ہوئے، یوم احد میں ان کی آنکھ میں تیر مار دیا گیا، جس سے آنکھ کا دھیلہ بچ گئے، رخصت ہو کر آگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی، یا رسول اللہ میرے پاس ایک عورت ہے جسے میں چاہتا ہوں، اگر وہ میری آنکھ دیکھ لے گی تو اندیشہ ہے کہ مجھ سے نفرت کرے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دھیلے کو اپنے ہاتھ سے لوٹا دیا، آنکھ برابر ہو گئی اور بینائی لوٹ آئی، بڑھاپے میں بھی وہ آنکھ زیادہ قوی اور زیادہ صحت مند رہی۔ عاصم بن عمر بن قتادہ سے مروی ہے کہ قتادہ بن نعمان کی آنکھ کا دھیلہ

یوم احد میں ان کے رخسار پر گر کر پڑا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اسے لوٹا دیا، وہ دوسری آنکھ سے زیادہ اچھی اور تیز ہو گئی وہ خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، غزوہ فتح میں بنی ظفر کا جھنڈا انھیں کے پاس تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

احادیث بھی روایت کیں۔

عاصم بن عمر بن قتادہ سے مروی ہے کہ قتادہ بن النعمان نے ۲۳۳ھ میں انتقال کیا، اس وقت پینیسٹھ سال کے تھے ان پر عمر بن الخطاب رحمہ اللہ نے مدینے میں نماز پڑھی، قبر میں ان کے انبیاء بنی بھائی ابو سعید الخدری اور محمد بن مسلمہ اور حارث بن خزیمہ اترے۔

عبید بن اوس

ابن مالک بن سواد بن ظفر، کنیت ابو النعمان اور والدہ لمیس بنت قیس بن قریظ بن امیہ بن سنان بن کعب بن غنم بن سلمہ خزرج میں سے تھیں، ان کی پسماندہ اولاد تھی جو سب کے سب وفات پا چکے عبید بدر میں شریک تھے۔

کہتے ہیں کہ یہ وہی ہیں جنہوں نے عباس اور نوفل اور عقیل کو بدر میں گرفتار کیا اور ایک رسی میں باندھ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے، نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ ان پر ملک کریم نے تمھاری مدد کی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام مقرن (رسی میں باندھنے والا) رکھا، جو سلمہ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ ابو الیاس کعب بن عمرو نے عباس کو گرفتار کیا، ایسا ہی محمد بن اسحاق کہا کرتے تھے، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن ابی و محمد بن عمر نے عبید کے ذکر پر اتفاق کیا، ابو معشر نے انھیں بیان نہیں کیا، ہمارے نزدیک یہ ان کا یا جس سے انھوں نے روایت کی اس کا وہم ہے، اس لیے کہ عبید بن اوس کا معاملہ ان کے بدر میں ہونے کے متعلق اس قدر مشہور ہے کہ وہ مخفی نہیں۔

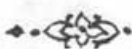
نصر بن حارث



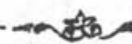
ابن عبد رزاح بن ظفر، ان کی کنیت ابو حارث تھی اور والدہ مودہ بنت سواد بن الہیثم بن ظفر تھیں، ان کے والد حارث بن عبد رزاح کو بھی رسول اللہ صلی علیہ وسلم کی صحبت حاصل تھی، ان کی اولاد وفات پا چکی اور جا چکی تھی۔

ابو معشر و محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ انصاری اور ہشام بن محمد ابن سائب کلبی نے اسی طرح ان کا نام بتایا، ان لوگوں نے ان کے نام نسب میں کہ نصر بن حارث تھے، کوئی اختلاف نہیں کیا، محمد بن اسحاق نے اپنی کتاب میں روایت کی کہ وہ نمیر بن حارث تھے، یہ غلط ہے، میرا گمان ہے کہ یہ غلطی محمد بن اسحاق کے رواۃ کی طرف سے ہے۔

حلفاء بنی ظفر



عبد اللہ بن طارق



ابن عمرو بن مالک بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاۃ، ان کے کوئی پیمانہ اولاد نہ تھی، محمد بن عمر نے اسی طرح ان کا اور ان کے انخیانی بھائی معتب بن عبید کا نسب بیان کیا جو ان کے ساتھ

بدر میں شریک تھے۔ لیکن محمد بن اسحاق نے ان لوگوں میں ان دونوں کا نام لیا جو بدر میں شریک ہوئے اور ان کا نسب نہیں بیان کیا اور کہا کہ وہ مستتب ابن عبیدہ تھے، لیکن شام بن محمد بن سائب الکلبی نے اپنی کتاب النسب میں ان دونوں کا کچھ بھی ذکر نہیں کیا۔

عبد اللہ بن طارق بدر واحد میں شریک ہوئے، وہ ان لوگوں میں تھے جو غزوۃ الریح میں روانہ ہوئے، بنی نعمان کے مشرکین نے گرفتار کر کے رسی سے باندھا کہ حبیب بن عدی کے ساتھ گئے لیجائیں، جب وہ مرا نظر ان میں تھے تو انھوں نے کہا، واللہ میں تمہارے ساتھ نہ رہوں گا کیونکہ میرے لیے میرے اُن ساتھیوں میں نمونہ ہے جو اس روز قتل کر دیے گئے، انھوں نے اپنا ہاتھ رسی سے نکال لیا اور تلوار لے لی، لوگ ان کے پاس سے ہٹ گئے، ان پر حملہ کرنے لگے اور وہ ان سے پھٹنے لگے، لوگوں نے انھیں پتھر مار کے شہید کر دیا، ان کی قبر مرا نظر ان میں ہے، یوم الریح ہجرت کے چھتیسویں مہینے صفر میں ہوا۔

ان کے اخیا فی بھائی :-

معتب بن عبید



ابن ایاس بن تیم بن شعبہ بن سعد اللہ بن فران بن بلی بن عمرو بن الحاف ابن قضاۃ، محمد بن عمر نے اسی طرح کہا، محمد بن اسحاق نے کہا کہ وہ معتب بن عبیدہ تھے، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ انصاری نے کہا کہ وہ معتب بن عبیدہ ابن سواد بن الہشیم بن ظفر تھے،

ان کی والدہ بنی عذرہ کی شاخ بنی کاہل سے تھیں، ان کے اخیا فی بھائی عبد اللہ بن طارق بن عمرو البلوی بنی ظفر کے حلیف تھے، بنی ظفر میں ان کا

نسب جسے معلوم نہ تھا اس نے انھیں ان کے بھائی عبداللہ بن طارق کی وجہ سے بلی سے منسوب کر دیا۔

معتب بن عبید کے کوئی اولاد نہ تھی، ان کے بھتیجے اسیر بن عروہ ابن سواد بن الہیثم بن ظفران کے وارث ہوئے، معتب بن عبید بدر واحد میں شریک ہوئے، یوم الرجب میں مرا نظران میں شہید ہوئے۔

کل پانچ اصحاب۔

(نبی عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس پھر نبی امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف میں سے)۔

بشر بن عبدالمنذر

ابن رفاعہ بن زبیر بن امیہ بن زید، ان کی والدہ کسبہ بنت زید بن ضبیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف تھیں، ان کے کوئی پس ماند اولاد نہ تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشر بن عبدالمنذر اور عاقل بن ابی البکر کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، کہا جاتا ہے کہ عاقل بن ابی بکر اور مجذو ابن زیاد کے درمیان آپ نے عقد مواخاۃ کیا، بشر بدر میں شریک ہوئے اور اسی روز شہید ہوئے، ابو ثور نے قتل کیا۔

سائب بن ابی لبابہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشر بن عبدالمنذر کا حصہ لگایا، اور معن بن عدی ہمارے پاس ان کا حصہ لائے ان کے بھائی۔

رفاعہ بن عبدالمنذر

ابن رفاعہ بن زبیر بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف

ان کی والدہ نسیم بنت زید بن ضبیعہ بن زید تھیں، ان کی ایک لڑکی تھی جس کا نام ملیکہ تھا، ان سے عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد المخزومی نے نکاح کیا، نسیمہ کی والدہ ظبیہ بنت نعمان بن عامر بن جمح بن العطاء بن ضبیعہ بن زید تھیں۔
 بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابی معشر و محمد بن عمر رفاعہ بن عبد المنذر ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں شریک ہوئے، وہ بدر و احد میں حاضر ہوئے اور ہجرت کے تیسویں چھینے ماہ شوال میں یوم احد میں شہید ہوئے، ان کی کوئی پس ماندہ اولاد نہ تھی۔
 اور ان دونوں کے بھائی :-

ابو لبابہ بن عبد المنذر

ابن رفاعہ بن زبیر بن امیہ، نام بشیر تھا، ان کی والدہ بھی نسیمہ بنت زید بن ضبیعہ تھیں۔

ابو لبابہ کی اولاد میں سائب تھے، ان کی والدہ زینب بنت خذلم ابن خالد بن ثعلبہ بن زید بن عبید بن امیہ بن زید، اور لبابہ (لڑکی) جن کے نام سے ان کی کنیت ابو لبابہ تھی اور جن سے عمر بن الخطاب نے نکاح کیا، ان سے ان کے یہاں ولادت بھی ہوئی۔ اور ان کی والدہ نسیمہ بنت فضالہ ابن نعمان بن قیس بن عمرو بن امیہ بن زید تھیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بدر کی جانب روانہ ہوئے تو آپ نے ابو لبابہ کو مدینے پر عامل بنا کے روحاء سے واپس کیا ان کے لیے غنیمت و ثواب میں حصہ مقرر کیا اور وہ انھیں کے مثل ہو گئے جو بدر میں شریک تھے۔

عبد اللہ بن کنف سے جو حارثہ الانصار میں سے تھے، مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو لبابہ کو مدینے پر اپنا جانشین بنایا، ان کے لیے

غنیمت و ثواب کا حصہ لگایا وہ انھیں کے مثل ہو گئے جو اس میں شریک ہوئے تھے، ابولبابہ احد میں بھی حاضر ہوئے، نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۃ السویق کے لیے روانہ ہوئے تو ان کو مدینے پر اپنا جانشین بنایا، غزوہ فتح میں بنی عمرو بن عوف کا جھنڈا انھیں کے پاس تھا۔

وہ تمام شاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم کاب تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث بھی روایت کیں۔ ابولبابہ کی وفات عثمان بن عفان کے قتل کے بعد اور علی بن ابی طالب کے قتل سے پہلے ہوئی۔ اور آج ان کی پس ماندہ اولاد ہے۔

ابولبابہ نے یوم نبی قرظہ میں جس وقت گناہ کا ارتکاب کیا، بنی قریظہ کو اس راز سے آگاہ کر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو فوج کریں گے، تو وہ مسجد نبی علیہ السلام میں، بمقام اسطوانہ خلقہ، رسی سے بندھ گئے، یہاں تک کہ اللہ نے ان کی توبہ قبول کی۔

سعد بن عبید

ابن نعمان بن قیس بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید، یہ وہی تھے جنھیں سعد القاری کہا جاتا تھا، ان کی کنیت ابو زید تھی، کوفے کے لوگ روایت کرتے ہیں کہ یہ ان لوگوں میں تھے جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن جمع کیا تھا، محمد بن اسحاق و ابو معشر اس طرح ان کا نسب بیان کرتے تھے کہ سعد بن عبید بن النعمان بن قیس،

سعد بن عبید بدر واحد و خندق اور تمام شاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم کاب تھے، ان کے بیٹے عمیر بن سعد عمر بن الخطاب کے زمانے میں شام کے کسی حصے کے والی تھے، سعد بن عبید ہجرت کے سولہویں سال

جنگ فارسید میں شہید ہوئے اس وقت چوتھ سال کے تھے اپنے بعد کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔

عبدالرحمن بن ابی لیلی سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب نے سعد بن عبید سے جو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے اور جس روز ان پر موت کی مصیبت آئی وہ میدان جنگ سے بھاگے اور وہ قاری کہلاتے تھے، ان کے سوا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے کوئی قاری نہیں کہلاتا تھا، ان سے عمر بن الخطاب نے فرمایا کہ ملک شام میں تمہیں جہاد سے دلچسپی ہے، وہاں مسلمانوں کی شدید خونریزی کی گئی اور دشمن ان پر ولیر ہو گئے شاید تم شکست کی بدنامی کا داغ دھو سکو، انھوں نے کہا، نہیں میں سوائے اس زمین کے اور کہیں نہیں جاؤں گا جہاں سے میں بھاگتا اور سوائے ان دشمنوں کے جنھوں نے میرے ساتھ وہ کیا جو کیا میں کسی اور سے نہیں لڑوں گا۔ وہ فارسید آئے اور شہید ہوئے۔

سعد بن عبید سے مروی ہے کہ انھوں نے لوگوں کو خطبہ سنایا کہ کل ہم دشمن کا مقابلہ کریں گے اور کل ہم شہید ہوں گے، لہذا تم لوگ نہ ہمارے بدن سے خون دھو نا اور نہ سوائے ان کپڑوں کے جو ہمارے بدن پر ہیں کوئی اور کفن دینا۔

عویم بن ساعدہ

— — — — —

ابن عائش بن قیس بن نعمان بن زید بن امیہ ان کی کنیت ابو عبدالرحمن اور والد عمیرہ بنت سالم بن سلمہ بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن حون تھیں،

عویم کی اولاد میں عتبہ و سوید تھے سوید یوم جنگ حرہ میں قتل ہوئے،

۳۱

اور قرظ، ان کی والدہ امامہ بنت بکیر بن ثعلبہ بن حدبہ بن عامر بن کعب بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج تھیں، صرف محمد اسحاق نے عویم بن ساعدہ بن صلیح کہا ہے لیکن ہم نے صلیحہ کو نسب میں نہیں پایا وہ یلی بن عمرو بن الحاف قضاہ میں سے بنی امیہ بن زید کے حلیف تھے، اسے سوائے محمد بن اسحاق کے اور کسی نے نہیں بیان کیا۔ عویم کی پس ماندہ اولاد مدینے اور ربیعہ میں تھی،

عویم ان آٹھ آدمیوں میں سے تھے جن کے متعلق روایت کی گئی کہ وہ ان انصار اولیٰ میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکے میں قدمیں ہوئے اور اسلام لائے، بروایت محمد بن عمر، عویم ہر دو عقبہ میں شریک ہوئے، اور بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابی معشرہ و ترائس انصار کے ہمراہ عقبہ آخرہ میں حاضر ہوئے،

سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عویم ابن ساعدہ اور عمر بن الخطاب کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، بروایت محمد بن اسحاق آپ نے عویم بن ساعدہ اور حاطب بن ابی بلتعہ کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔ حمزہ بن عبد اللہ بن زبیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ کے بندوں میں اور اہل جنت میں عویم بن ساعدہ کیسے اچھے بندے اور آدمی ہیں،

موسیٰ نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ”فید الرجال لیجیون ان یتلحوا واولادہ یحب المظہرین“ (اس مسجد قباء) میں ایسے لوگ ہیں جو خوب پاک رہنا پسند کرتے ہیں۔ اور اللہ خوب پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ان میں سے عویم بن ساعدہ ہیں، موسیٰ نے کہا کہ عویم سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنا اجابت کا مقام پانی سے دھویا، جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا، واللہ اعلم۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ دو مرد صالح جو اپنی قوم کے ایما سے سفیف بنی ساعدہ کا ارادہ کر رہے تھے، ابو بکرؓ و عمرؓ سے ملے، ان دونوں مرد صالح نے کہا،

اے سرگروہ ہاجرین کہاں کا قصد ہے ابو بکرؓ نے کہا کہ براہِ انصار سے ملنا چاہتے ہیں ان دونوں نے کہا کہ تم پر یہ ضروری نہیں کہ ان انصار کے پاس نہ جاؤ، اپنا کام پورا کرو (یعنی جاؤ)۔

ابن شہابؒ نے کہا کہ عروہؓ بن زبیرؓ نے بیان کیا کہ مرد صالح، جو ابو بکرؓ و عمرؓ سے ملے تھے، عویمؓ بن ساعدہؓ اور معنؓ بن عدیؓ تھے عویمؓ بن ساعدہؓ وہی ہیں جن کے متعلق ہمیں معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ وہ کون لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ”قید سر جال یحبون ان یتطہروا واللہ یحب الم تطہرون“ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے عویمؓ بن ساعدہؓ نہایت خوب آدمی ہیں، ہمیں یہ نہیں معلوم ہوا کہ آپ نے عویمؓ بن ساعدہؓ کے علاوہ کسی اور کا بھی ذکر کیا تھا۔

عویمؓ بن ساعدہؓ نے خلافت عمرؓ بن الخطابؓ میں وفات پائی، اس وقت ان کی عمر بیسٹھ یا چھیاسٹھ سال کی تھی۔

ثعلبہ بن حاطب

۳۲

ابن عمرؓ بن عبید بن امیہ بن زیدؓ، ان کی والدہ امامہ بنت صامت بن خالد بن عطیہ بن حوٹ بن حبیب بن عمرو بن عوف تھیں۔
ثعلبہؓ کی اولاد میں عبید اللہؓ و عبد اللہؓ و عمیرؓ تھے، ان کی والدہ بنی واقف میں سے تھیں۔
رفاعہؓ اور عبد الرحمنؓ و عیاضؓ و عمیرہؓ، ان کی والدہ لبابہ بنت عقبہ ابن بشیرؓ، غطفان میں سے تھیں، آج ثعلبہ بن حاطبؓ کی مدینے اور بغداد میں اولاد ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثعلبہ بن حاطب اور معتب بن حمراء کے درمیان جو خرمہ حلیف بنی مخزوم میں سے تھے عقد سوا خاتمہ کیا، ثعلبہ بن حاطب بدر واحد میں شریک ہوئے۔
ان کے بھائی:-

حارث بن حاطب

ابن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید، ان کی والدہ امامہ بنت صامت بن خالد بن عطیہ تھیں۔

حارث کی اولاد میں عبد اللہ تھے، ان کی والدہ ام عبد اللہ بنت اوس بن حارث بنی حنظلہ سے تھیں، آج ان کی باقی ماندہ اولاد ہے، ان کی کنیت ابو عبد اللہ تھی،

عبد اللہ بن کثیف سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بدر کی طرف روانہ ہوئے تو حارث بن حاطب کو الرواح سے بنی عمرو بن عوف کی طرف کسی کام سے، جس کا آپ نے انہیں حکم دیا تھا، واپس کر دیا، غنیمت و ثواب میں آپ نے ان کا حصہ بھی لگایا، وہ انہیں کے مثل ہو گئے جو شریک تھے، محمد بن اسحاق نے اسی طرح بیان کیا، محمد بن عمر نے کہا کہ حارث، احد خندق، حدیبیہ اور خیبر میں شریک تھے، غنیمت و خیبر میں شہید ہوئے، انہیں قلعے کے اوپر سے کسی نے تیر مارا جو دماغ میں لگا۔

رافع بن عئجہ

عئجہ ان کی والدہ ہیں، والد عبد الحارث، ہلی کے حلیف تھے، اور

بنی نضاعہ میں سے تھے جو یہ دعویٰ کرتے تھے کہ انھیں (بلی) میں سے ہیں، محمد ابن اسحاق بھی اسی طرح کہا کرتے تھے، صرف ابو معشر نے انھیں عامر بن عنجدہ کہا ہے۔

لوگوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع بن عنجدہ اور حصین بن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، رافع بدر واحد و خندق میں شریک تھے، ان کی پسماندہ اولاد نہ تھی۔

عبید بن ابی عبید

۳۳

محمد بن سعد نے کہا کہ میں نے اُس شخص سے سنا، جو کہتا تھا کہ بلی نضاعہ میں سے تھے، کہ عبید انھیں (بلی) میں سے تھے، اسی طرح محمد بن اسحاق نے بھی کہا، بعض لوگ ان کو اور رافع بن عنجدہ کو بنی عمرو بن عوف کی طرف منسوب کرتے ہیں، میں نے ان دونوں کی ولادت اور نسب کو بنی عمرو بن عوف کے انساب میں تلاش کیا مگر نہ ملا۔ ان دونوں کی باقی ماندہ اولاد نہ تھی، عبید بدر واحد و خندق میں شریک تھے۔
کل نو اصحاب :-

(بنی ضبیعہ بن زبید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف)

عامر بن ثابت

ابن قیس، یہ قیس وہی ہیں جو ابو القلم بن عصمہ بن مالک بن امہ

ابن ضبیحہ تھے ان کی والدہ شمس بنت ابی عامر بن صیفی بن نعان بن مالک
ابن امیہ بن ضبیحہ تھیں۔

عاصم کی اولاد میں محمد تھے، ان کی والدہ ہند بنت مالک بن عامر بن
حذیفہ بنی جحبہ بن کلفہ میں سے تھیں، ان کی اولاد میں سے اعوص بن عبد اللہ
ابن محمد بن عاصم شاعر ہوئے، عاصم کی کنیت ابو سلیمان تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم بن ثابت اور عبد اللہ بن جحش
کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، عاصم بدر و احد میں شریک ہوئے، غزوہ احد
میں مسلمان بھاگے تو وہ ثابت قدمی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہمراہ رہے، انھوں نے آپ سے موت پر بیعت کی، اصحاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے نامزد تیر اندازوں میں سے تھے،

احد میں مشرکین کے جھنڈے والوں میں سے عارث اور مسافع
فرزندان طلحہ بن ابی طلحہ کو قتل کیا، ان کی والدہ سلاقہ بنت سعد بن
الشہید بنی عمرو بن عوف میں سے تھی، اس نے نذر مانی کہ عاصم کے گائے نم
میں شہر آب پیے گی اور ان کا سر لانے والے کے لیے سواونٹیاں انعام
رکھا۔

بنی طیاء قبیلہ ہذیل کے چند آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آئے اور درخواست کی کہ آپ ان کے ہمراہ چند ایسے آدمی
روانہ کریں جو انھیں قرآن پڑھائیں اور شرائع اسلام سکھائیں، انحضرت
نے ان کے ہمراہ اپنے چند اصحاب کے ساتھ عاصم بن ثابت کو روانہ
کر دیا،

جب وہ لوگ اپنے بستیوں میں پہنچے تو مشرکین نے کہا کہ تم لوگ اسیر
(قیدی) بن جاؤ، ہم تمہیں قتل کرنا نہیں چاہتے ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ
تمہیں کے پہنچائیں اور تمہارے ذریعے سے قیمت حاصل کریں، عاصم نے
کہا کہ میں نے نذر مانی ہے کہ کبھی کسی مشرک کے پڑوس میں نہ آؤں گا۔
وہ ان سے جنگ کرنے لگے اور جہز پڑھنے لگے، انھوں نے اتنی

تیر اندازی کی کہ ان کے تیر ختم ہو گئے، پھر نیزہ مارنا شروع کیا یہاں تک کہ وہ بھی ٹوٹ گیا، گوارہ گئی، تب انھوں نے کہا کہ اے اللہ! میں نے ابتداءً روز میں تیرے دین کی حمایت کی لہذا آخر روز میں تو میرے گوشت کی حفاظت کر، مشرکین ان کے ساتھیوں میں سے مجھے قتل کرتے تھے اس کی کھال اتار لیتے تھے، انھوں نے جنگ کی مشرکین میں سے دو کو زخمی کیا اور ایک کو قتل کیا، اور کہنے لگے:

۳۴

ورثت ججدی معشر لکرما

انا ابوسلیمان مثل سرلما

میں نے اپنی بزرگی و بزرگی ایسوں کے لیے ورثہ میں چھوڑی ہے جو شریف و کریم ہیں۔

(میں ابوسلیمان ہوں، میرے ہی جیسے بہادر بہات امور کا قصد کرتے ہیں۔)

أصیب مرثداً و خالداً قیاما

(مرشد و خالداً جیوں کو تو میں کھڑے کھڑے سمجھ لوں گا)

لوگوں نے اتنی نیزہ بازی کی کہ ان کو قتل کر دیا۔ سر کاٹنا چاہا تو اللہ نے ان کے پاس بھڑ (زینور) بھیج دی جس نے حفاظت کی، شب کو اللہ تعالیٰ نے ایک نامعلوم سیلاب بھیج دیا جو انھیں بھالے گیا۔ وہ لوگ ان کے پاس نہ پہنچ سکے۔ ساحم نے اپنے اوپر یہ لازم کر لیا تھا کہ نہ وہ کسی مشرک کو چھوئیں گے نہ کوئی مشرک انھیں چھوے گا۔ ان کا اور ان کے ساتھیوں کا قتل ہجرت کے چھٹیویں مہینے صفر میں یوم الرجیع میں ہوا۔

مُعْتَب بن قُتَيْبَة

ابن میل بن زید بن العطف — بن ضیمعہ ان کی کوئی اولاد باقی

نہ رہی تھی۔ بدر و احد میں حاضر ہوئے تھے۔ محمد بن اسحاق نے اسی طرح تذکرہ کیا۔

ابو مکیل بن الازعر

ابن زید بن العوف بن ضبیہ ان کی والدہ ام عمرو بنت الاشرف
ابن العوف بن ضبیہ تھیں کوئی اولاد باقی نہ رہی۔ وہ بدر و احد
میں حاضر ہوئے۔ محمد بن اسحاق نے اسی طرح کہا ہے۔

عمیر بن معبد

ابن الازعر بن زید بن العوف بن ضبیہ ان کی کوئی اولاد نہ رہی۔ ضر
محمد بن اسحاق ان کو عمرو بن معبد کہتے تھے، بدر و احد و خندق اور تمام
مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ یوم حنین میں وہ
ان تنویر کرنے والوں میں سے ایک تھے جن کے رزق کا اللہ تعالیٰ کفیل ہو گیا تھا۔
سکل چار آدمی۔

بنی عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف

انیس بن قتاوہ

ابن ربیعہ بن خالد بن حارث بن عبید محمد بن اسحاق و محمد بن عمر

اسی طرح انیس کو کہتے تھے، موسیٰ بن عقبہ الیاس کہتے تھے، اور ابو معشر انس کہتے تھے، مخاضہ بنت خدام الاسدیہ کے شوہر تھے، بدر و احد میں حاضر ہوئے ہجرت کے تیسویں مہینے شوال میں، غزوہ احد میں شہید ہوئے ابو الحکم ابن الاخنس بن شریق التثقفی نے قتل کیا۔ انیس کی کوئی باقی ماندہ اولاد نہ تھی۔ صرف ایک آدمی؛

بنی العجلان بن حارثہ، کہ بلی قضاہ میں سے تھے
اور رب کے رب بنی زید بن مالک بن عوف کے صلفا تھے

www.KitaboSunnat.com

معن بن عدی بن الجعد

ابن العجلان بن حارثہ بن ضیعہ بن حرام بن جحل بن عمرو بن جشم بن وحم
ابن زبیا بن اییم بن ذہل بن ہنی بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاہ
بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و محمد بن عمر ستر انصار کے ساتھ
عقبہ میں حاضر ہوئے تھے، قبل اسلام عربی خط میں کتابت کرتے تھے، حالانکہ
عرب میں کتابت بہت کم تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معن بن
عدی اور زید بن الخطاب بن نفیل کے درمیان عقد موافقہ کیا، دونوں کے
دونوں سلسلہ میں خلافت ابو بکر میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے، آج
معن کی باقی ماندہ اولاد ہے۔ اور معن بدر و احد و خندق اور تمام شاہدین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔
ابن عباس سے مروی ہے کہ معن بن عدی ان دو شخصوں میں سے

تھے جو ابو بکرؓ سے اس وقت ملے جب وہ سقیفہ بنی ساعدہ کا ارادہ کر رہے تھے، انھوں نے کہا کہ تم پر ضروری نہیں کہ ان کے پاس نہ جاؤ، اپنا کام پورا کرو۔

عروہ بن زبیر سے مروی ہے کہ ہمیں معلوم ہوا کہ جس وقت اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی تو لوگ آپ پر روئے اور کہا کہ واللہ ہم یہ چاہتے تھے کہ آپ سے پہلے مر جاتے، اندیشہ ہے کہ ہم آپ کے بعد گفتے میں نہ پڑ جائیں، معنی نے کہا کہ واللہ میں نہیں چاہتا کہ آپ سے پہلے مر جاتا تو قتلہ میں آپ کی وفات کے بعد بھی تصدیق نہ کر لوں جیسا کہ آپؐ کی حیات میں تھی، معنی سیلئے کذاب کی جنگ میں یا نہ میں شہید ہوئے۔
ان کے بھائی:

عاصم بن عدی

ابن ابجد بن العجلان، محمد بن عمرؓ نے کہا کہ ان کی کنیت ابو بکر نفعی، اور عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ ان کی کنیت ابو عبد اللہ نفعی، ان کی باقی ماندہ اولاد نفعی۔

عاصم بن عدی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب روانگی بدر کا ارادہ کیا تو قیاد اور اہل عالیہ پر کسی وجہ سے جو آپ کو ان لوگوں سے پہنچی، عاصم بن عدی کو خلیفہ بنا دیا اور ان کے لیے غنیمت و ثواب میں حصہ لگایا، وہ انھیں کے مثل ہو گئے جو اس میں شریک تھے، محمد اسحاق نے بھی اسی طرح کہا، محمد بن عمرؓ نے کہا کہ عاصم بن عدی احد اور خندق اور تمام شاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور ان کے ہمراہ مالک بن الدخشم کو تبوک سے بھیجا، ان دونوں نے مسجد ضرار کو جو قبا میں بنی عمرو بن عوف میں تھی آگ لگا دی، عاصم (قدیم) بائل یہ پستی تھے، مہندی کا خضاب لٹکاتے تھے۔ معاویہ بن ابی سفیان کی خلافت میں ۳۷ھ میں مدینہ میں وفات پائی، اُس وقت ایک سو پندرہ سال کے تھے۔

ثابت بن اقرم



ابن ثعلبہ بن عدی بن الجعد بن العجلان، ان کی کوئی باقی ماندہ اولاد نہ تھی، بدرواح و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، خالد بن الولید کے ساتھ ابوبکرؓ کی خلافت میں مرتدین کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ اسی طرح محمد بن اسحاق نے بھی کہا۔

علی بن عُمیلہ فزاری نے اپنے والد سے روایت کی کہ خالد بن الولید لوگوں کے مقابلے پر روانہ ہوئے، وقت کی اذان سننے تو رک جاتے اور اگر اذان نہ سننے تو حکم کرتے، جب وہ اُس قوم کے قریب پہنچ گئے جو براخہ میں تھی تو عکاشہ بن محسن اور ثابت بن اقرم کو اپنے آگے نچرنا کہے، بھیجا کہ دشمنوں کی خبر لائیں، دونوں سوار تھے، عکاشہ اپنے گھوڑے پر جس کا نام الزرام تھا اور ثابت اپنے گھوڑے پر جس کا نام المجر تھا، عکاشہ اور ثابت کا سامنا طلیحہ اور اس کے بھائی سلمہ فرزدان جو یلہ سے ہوا جو انہیں کی طرح اپنے پیچھے والوں کے خیر تھے، طلیحہ نے تنہا عکاشہ کو گھیر لیا اور سلمہ نے ثابت بن اقرم کو ذرا دیر بھی نہ گزری کہ سلمہ نے ثابت بن اقرم کو قتل کر دیا، طلیحہ نے سلمہ کو آواز دی کہ اس آدمی پر میری مدد کر یہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہے، سلمہ عکاشہ پر پلٹ پڑا اور دونوں نے مل کر ان کو بھی قتل کر دیا خالد بن الولید

مسلمانوں کو اپنے ہمراہ لے کے آئے تو ان لوگوں کو سوائے مقتول ثابت
ابن اقرم کے اور کسی چیز سے خوف نہ ہوا جن کو سوار یاں روند رہی تھیں،
یہ مسلمانوں پر گراں گزرا، وہ زیادہ نہ چلتے پائے تھے کہ مقتول عکاشہ
کو بھی روند آ۔

۳۷ ابی واقد اللیثی سے مروی ہے کہ ہم دو سو سوار مقدمہ تھے،
زید بن الخطاب ہمارے امیر تھے، ثابت بن اقرم عکاشہ بن محسن
ہمارے آگے تھے، جب ہم لوگ ان دونوں کے پاس سے گزرے
تو ہمیں برا معلوم ہوا، خالد اور مسلمان اب تک ہمارے پیچھے تھے، ہم ان
دونوں (مقتولوں) کے پاس کھڑے رہے یہاں تک کہ خالد بن الولید
آتے ہوئے نظر آئے، ان کے حکم سے ہم نے ثابت اور عکاشہ کو مع
ان کے کپڑوں اور خون کے دفن کر دیا، ہم نے عکاشہ پر عجیب
زخم پائے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ہم نے ان دونوں کے قتل کے بارے میں جو کچھ
سنا یہ اس میں سب سے زیادہ ثابت ہے، ان کو طلحہ الاسدی نے سلاخ
میں براخ میں قتل کیا۔

زید بن اسلم

ابن ثعلبہ بن عدی بن الجعد بن العجلان، ان کی باقی ماندہ اولاد نہ تھی،
بدرواحدین شریک تھے، اسی طرح محمد بن اسحاق نے بھی بیان کیا۔

عبد اللہ بن سلمہ



ابن مالک بن حارث بن حدی بن الجعد بن العجلان، کنیت ابو حارث تھی، ان کی باقی ماندہ اولاد ہے، محمد بن اسحاق نے اسی طرح کہا کہ ان کی اولاد میں سے ابو عبد الرحمن محمد بن عبد الرحمن العجلانی المدنی تھے ان کے پاس چند احادیث لوگوں کے امور کے متعلق تھیں جن کو وہ روایت کرتے تھے، ہشام بن محمد بن سائب الکلبی وغیرہ ان سے ملے ہیں اور ان سے روایت کی ہے، عبد اللہ بن سلمہ بدر و احد میں شریک تھے، ہجرت کے بیسیویں چھینے شوال میں وہ جنگ احد میں شہید ہوئے، جس نے انھیں قتل کیا وہ عبد اللہ بن الزبیری تھا۔

ربیع بن رافع



ابن حارث بن زید بن حارثہ بن الجعد بن العجلان، ان کے کوئی باقی ماندہ اولاد نہ تھی، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمر نے ان کا ان لوگوں میں ذکر کیا جو بدر میں شریک تھے، ربیع احد میں بھی موجود تھے۔
جملہ چھ آدمی؛



بنی معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف

جبر بن عتیک

۳۸ ابن قیس بن ہشتم بن حارث بن امیہ بن معاویہ، ان کی والدہ جمیلہ بنت زید بن صیفی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارث بن حارث بن الاوس تھیں، جبر کی کنیت ابو عبد اللہ تھی، اولاد میں عتیک اور عبد اللہ اور ام ثابت تھے، ان کی والدہ مصعبہ بنت عمرو بن مالک بن سبیع قیس عیلان کے بنی غلبہ میں سے تھیں، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ آج سوائے جبر بن عتیک کی اولاد کے بنی معاویہ بن مالک میں سے کوئی باقی نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبر بن عتیک اور خطاب بن الارت کے درمیان عقد موافقہ کیا، جبر بن عتیک بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، غزوہ فتح میں بنی معاویہ بن مالک کا جھنڈا ان کے پاس تھا،

عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر بن عتیک نے اپنے باپ وادار سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس ان کی عیادت کے لیے آئے تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ جبر بن عتیک کی ساری زندگی میں زید بن معاویہ کی خلافت میں بے عمر اکھتر سال وفات ہوئی۔
ان کے چچا:

حارث بن قیس

ابن ہشیم بن حارث بن معاویہ، ان کی والدہ زینب بنت الیسفی بن عمرو ابن زید بن جشم بن حارث بن حارث، اوس میں سے تھیں، اسی طرح محمد بن عمر الواقدی اور عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے اپنی کتاب میں ان رجال سے بیان کیا جن کا انھوں نے اول کتاب میں نام لیا ہے کہ جبر بن عتیک اور ان کے چچا حارث بن قیس بدر میں شریک تھے، لیکن موسیٰ بن عقبہ اور محمد بن اسحاق اور ابو معشر نے حارث بن قیس کو شرکائے بدر میں نہیں شمار کیا، محمد بن اسحاق اور ابو معشر نے کہا کہ وہ جبر بن عتیک بن حارث ابن قیس بن ہشیم تھے اور محمد بن عمر اور عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ محمد بن اسحاق و ابو معشر نے یا جس سے ان دونوں نے روایت کی انھوں نے جبر بن عتیک کے نسب میں غلطی کی، ان دونوں نے انھیں ان کے چچا حارث کی طرف منسوب کر دیا، ان کے ہمراہ ان کے چچا بدر میں موجود تھے، ان کا نسب وہی ہے جو ہم نے بیان کیا۔

حلقائے نبی معاویہ بن مالک

مالک بن نمیلہ

نمیلہ ان کی والدہ تھیں، وہ مالک بن ثابت تھے کہ مزینہ میں سے تھے،

بدرواحد میں شریک ہوئے، جنگ احد میں، جو ہجرت کے بتیسویں مہینے شوال میں ہوئی تھی، شہید ہو گئے۔

نعمان بن عضر

ابن عبید بن وائل بن حارث بن ضبیعہ بن حرام بن جہل بن عمرو بن جشم ابن دویم بن ذبیان بن شمیم بن ذیل بن ہنی بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاہ ان کی کوٹلی پس ماندہ اولاد نہ تھی، محمد بن اسحاق و ابو سعشر و موسیٰ بن عقبہ و محمد بن عمر نے کہا کہ نعمان بن عضر بالکسر ہے، ہشام بن محمد بن السائب الکلبی نے کہا کہ نعمان بن عضر بالفتح ہے، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ وہ لقیط بن عضر بالکسر تھے، نعمان بدرواحد و خندق اور تمام مشاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، بزمانہ خلافت ابو بکر صدیقؓ ۲۱ھ میں وہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

بنی حنشل بن عوف بن عمرو بن عوف کہ اہل مسجد قبا تھے

سہل بن صلیف

ابن واہب بن العکیم بن ثعلبہ بن الحارث بن محمد بن عمرو بن حنشل ابن عوف بن عمرو بن عوف، سہل کی کنیت ابو سعید تھی، اور کہا جاتا ہے کہ ابو عبد اللہ تھی، ان کے دادا عمرو بن الحارث تھے جن کو بخریج کہا جاتا تھا،

سہل کی والدہ کا نام سہد بنت رافع بن عیمیس بن معاویہ بن امیہ بن زید بن قیس بن عامرہ بن مرہ بن مالک بن الاوس تھا جو جدارہ میں سے تھیں ان کے دونوں اخیانی بھائی عبد اللہ و نعمان و فرزدان ابی جعیبہ بن الازعر بن زید بن العطف بن ضبیعہ تھے

سہل بن ضیف کی اولاد میں ابو امامہ تھے جن کا نام اپنے نانا کے نام پر اسعد تھا اور عثمان تھے ان دونوں کی والدہ جعیبہ بنت ابی امامہ اسعد بن زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار تھیں۔ اسعد تھے ان کی والدہ ام کلثوم بنت عتبہ بن ابی وقاص بن وہب ابن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب تھیں آج سہیل بن ضیف کی بغداد و مدینہ میں پس ماندہ اولاد ہے۔

لوگوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہل بن ضیف اور علی بن ابی طالب کے درمیان عقد مواخاۃ کیا سہل بدر و احد میں موجود تھے احد میں جس وقت لوگ بھاگے تو یہ ان لوگوں میں تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب ثابت قدم رہے اور آپ سے موت پر بیعت کی وہ اس روز تیروں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (دشمنوں سے) مدافعت کر رہے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سہل کو تیر دو کیونکہ وہ سہل (نرم) ہیں سہل خندق اور تمام شاہدیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔

زہری سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اموال بنی نضیر میں سے سوائے سہل بن ضیف اور ابو دجانہ سناک بن خزیمہ کے کہ دونوں فقیر تھے انصار میں سے اور کسی کو کچھ نہیں دیا۔ ابی اسحاق سے مروی ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ میرے لیے سہل بے غم کو بلاؤ یعنی سہل بن ضیف کو سہل بن ضیف صفین میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ ابو دائل سے مروی ہے کہ یوم صفین میں سہل بن ضیف نے کہا کہ

اے لوگو! تم اپنی رائے کو مثبت سمجھو، کیونکہ اللہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی ایسے امر کے لیے اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر نہیں رکھیں جس کی ہمیں طاقت نہ ہو، سوائے سہل ترین امر کے جسے ہم جانتے تھے، یہ دوسری بات تھی کہ آپ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہو۔

محمد بن ابی امامہ بن سہل نے اپنے والد سے روایت کی کہ سہل بن حنیف کی وفات ۳۳۰ھ میں کو فے میں ہوئی اور ان پر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی۔

عبد اللہ بن معقل سے مروی ہے کہ میں نے علیؑ کے ساتھ سہل بن حنیف پر نماز پڑھی، انھوں نے چھ تکبیریں کہیں۔

حش بن المغیرہ سے مروی ہے کہ جب سہل بن حنیف کی وفات ہوئی تو انھیں الرحبہ میں علیؑ کے پاس لایا گیا، انھوں نے ان پر چھ تکبیریں کہیں، بعض جاعتوں نے اس کا انکار کیا تو کہا گیا کہ وہ بدری تھے، جب وہ التجانہ تک پہنچے تو ہمیں قرظ بن کعب اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ ملے، انھوں نے کہا کہ یا امیر المومنین ہم ان کی نماز میں نہ تھے، فرمایا کہ تم لوگ (اب) ان پر نماز پڑھو، ان لوگوں نے ان پر نماز پڑھی، ان کے امام قرظہ تھے۔

حش الکنافی سے مروی ہے کہ علیؑ نے الرحبہ بن سہل بن حنیف پر نماز جنازہ میں چھ تکبیریں کہیں۔

عبد اللہ بن معقل سے مروی ہے کہ علیؑ نے اپنے پورے زمانہ سلطنت میں جنازے پر چار چار تکبیریں کہیں سوائے سہل بن حنیف کے کہ ان پر پانچ تکبیریں کہیں اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ یہ بدری ہیں۔

عمر بن سعید سے مروی ہے کہ علیؑ نے سہل بن حنیف پر نماز پڑھی جس میں پانچ تکبیریں کہیں، لوگوں نے کہا کہ یہ تکبیر کسی ہے تو علیؑ نے فرمایا کہ یہ سہل بن حنیف ہیں جو اہل بدر میں سے ہیں، اور اہل بدر کو غیر اہل بدر پر فضیلت ہے میں نے چاہا کہ تمہیں ان کی فضیلت سے آگاہ کر دوں۔

ایک شخص۔

بنی حجبہ بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف

منذر بن محمد

ابن عقبہ بن اُیجہ بن الجلاح بن حریش بن حجبہ، کنیت ابو عبیدہ
 اور والدہ ہذیل کے آل انبی قزوہ میں سے تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے منذر بن محمد اور طفیل بن حارث بن مطلب کے درمیان عقد و اخاء
 کیا، منذر یوم بصرہ میں شہید ہوئے، ان کی کوئی پس ماندہ اولاد نہ تھی،
 اُیجہ کی دوسری بیٹی سے باقی ماندہ اولاد تھی، منذر بدر و احد میں موجود تھے۔

بنی انیف بن جشم بن عائذ اللہ کہ بی میں سے

حلفائے بنی حجبہ بن کلفہ تھے

ابو عقیل

ان کا نام عبد الرحمن الاشقی الانیفی بن عبد اللہ بن ثعلبہ بن بجان
 ابن عامر بن الحارث بن مالک بن عامر بن انیف بن جشم بن عائذ اللہ
 ابن نسیم بن عوذ مناہ بن ناج بن نیم بن میراش تھا، وہ ارشد بن عامر بن

عبید بن قیس بن فران بن بلی بن عمرو بن الحثاف بن قضاہ تھے، ابو عقیل کا نام عبد العزیز تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن عدو الاوثان (بتوں کا دشمن) رکھا۔

ہشام بن محمد بن السائب الکلبی اور محمد بن عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا، محمد بن اسحاق و ابو معشر اسی طرح انھیں چشم تک منسوب کرتے تھے اور بنیہ ابواجد میں بلی تک اختلاف کرتے تھے۔

ابو عقیل بدر واحد و خندق اور تمام شاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، جنگ یمامہ میں، جو ۱۲ھ میں بزمانہ خلافت ابوبکر صدیق ہوئی، شہید ہوئے، ان کی باقی ماندہ اولاد تھی۔

جعفر بن عبد اللہ بن اسلم الہمدانی سے مروی ہے کہ جب جنگ یمامہ ہوئی اور لوگ جنگ کے لیے صف بستہ ہو گئے تو سب سے پہلے جو شخص زخمی ہوا وہ ابو عقیل الاصفی تھے، ایک تیر شانوں اور ول کے درمیان لگا، وہ عقیل سے ہٹ گئے، تیر نکال دیا گیا، زخم کی وجہ سے ان کا بایاں پہلو کمزور ہو گیا، دن کی ابتدائی ساعت تھی کہ انھیں کجاوے تک پہنچایا گیا۔

جنگ کی شدت ہو گئی تو مسلمان بھاگ کے کجاووں میں پہنچ گئے، ابو عقیل زخم کی وجہ سے کمزور تھے، انھوں نے معن بن عدی کو سنا کہ وہ انصار کو آواز دے رہے ہیں کہ خدا سے ڈرو اور اپنے دشمن پر حملہ کرو، معن لمبے لمبے قدم اٹھا کر قوم کے پاس آ رہے تھے، یہ اس وقت ہوا جب انصار نے آواز دی کہ ہمیں تنہا چھوڑ دو، ہمیں تنہا چھوڑ دو، (یعنی دوسرے گروہوں سے ہمیں چھانٹ کر الگ کر دو کہ ہم جنگ کریں)، ایک ایک آدمی کو پہچان پہچان کر لوگوں نے چھانٹ دیا، عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ ابو عقیل اپنی قوم کے پاس جانے کے لیے کھڑے ہوئے، میں نے کہا اے ابو عقیل، تم کیا ارادہ کرتے ہو، تم میں جنگ کی طاقت نہیں ہے، انھوں نے کہا کہ منادی نے میرا نام لے کے پکارا ہے میں نے کہا کہ وہ صرف "اے انصار" کہتا ہے، اس کی مراد مجروحین سے نہیں ہے، ابو عقیل نے کہا کہ میں بھی انصار کا ایک شخص ہوں اور میرا سے جواب دوں گا

اگرچہ گھٹنوں ہی کے بل ہو۔

ابوعقیل نے کمر باندھ لی اور برہنہ تلوار واسپتے ہاتھ میں لے لی پھر وہ ندادینے لگے "اے انصار! جنگ خنین کی طرح دوبارہ حملہ کرو" لوگ جمع ہو کر جرات کے ساتھ مسلمانوں کے پاس اپنے دشمن کے اس طرف آرہے تھے، یہاں تک کہ سب باغ میں دشمن کے پاس گھس پڑے اور مل گئے اور ہمارے اور ان کے درمیان تلوار چلنے لگی۔

میں نے ابوعقیل کو دیکھا کہ ان کا زخمی ہاتھ شانے سے کاٹ دیا گیا تھا اور وہ زمین پر پڑا تھا، ان کے چودہ زخم تھے کہ ہر زخم ہلاک تھا اور انھوں نے اللہ کے دشمن تسلیم کو قتل کر دیا تھا۔

میں تیزی کے ساتھ ابوعقیل کے پاس گیا سزع کا عالم تھا، عرض کی اے ابوعقیل تو انھوں نے لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے "لیک کہا" اور پوچھا کہ کس کو شکست ہوئی۔ میں نے کہا کہ آپ خوش ہوں، آواز کو اور بلند کر کے کہا کہ اللہ کا دشمن قتل ہو گیا، انھوں نے اللہ کی حمد کے ساتھ اپنی انگلی آسمان کی طرف اٹھائی اور اتھال کر گئے، (رحمہ اللہ)

آنے کے بعد میں نے ان کا تمام واقعہ عمر سے بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ وہ ہمیشہ شہادت کی دعا کیا کرتے تھے اور اسی کو طلب کرتے تھے، اگرچہ میں انھیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منتخب اصحاب اور پرانے اسلام والوں میں نہیں جانتا تھا۔

کل دو آدمی

بنی ثعلبہ بن عمرو بن عوف

عبد اللہ بن جبیر

ابن نعمان بن امیہ بن البرک کہ امراء اقصی بن ثعلبہ بن عمرو بن

عوف تھے، ان کی والدہ بنی عبد اللہ بن عطفان میں سے تھیں، بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمر عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ حاضر ہوئے،

عبد اللہ بدر و احد میں بھی شریک تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم احد میں تیر اندازوں پر جو پچاس تھے، انھیں عامل بنایا، وہ لوگ عینیں پر جو قفاۃ میں ایک پہاڑ ہے کھڑے ہو گئے اور آپ نے انھیں حکم دیا اس مورچے پر کھڑے رہنا اور ہماری پشت کی حفاظت کرنا، ہمیں فتح نہ دیکھنا تب بھی ہماری شرکت نہ کرنا، اور اگر ہمیں مقتول ہوتے دیکھنا تب بھی ہماری مدد نہ کرنا۔

جب مشرکین کو شکست ہوئی تو مسلمانوں نے ان کا تعاقب کر کے جہاں چاہا انھیں تیر تیغ کرنا، اور لشکر کو لوٹنا اور غنائم کو لینا شروع کر دیا، بعض تیر اندازوں نے کہا کہ تم لوگ یہاں بیٹھا کیوں کھڑے ہو، اللہ نے دشمن کو شکست دے دی، لہذا اپنے بھائیوں کے ساتھ تم بھی غنیمت حاصل کرو، دوسرے لوگوں نے کہا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہماری پشت کی حفاظت کرنا، لہذا تم اپنی جگہ سے مت ہٹو، ان لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مراد نہ تھی، اللہ نے دشمن کو ذلیل کر دیا اور انھیں شکست دے دی،

عبد اللہ بن جبیر جو ان کے امیر تھے اور اس روز سفید کپڑوں کا علم لیے ہوئے تھے، ان سے مخاطب ہوئے، پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی جس کا وہ اہل ہے، پھر اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت کا حکم دیا اور اس کا کہ کوئی امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہ ہو۔

لوگ نہ مانے اور چلے گئے، عبد اللہ بن جبیر کے ساتھ تیر اندازوں کی قبیل جماعت رہ گئی جن کی تعداد دس تک تھی، ان میں حارث بن اش ابن رافع بھی تھے۔

خالد بن الولید نے پہاڑ کے غلار اور وہاں کے لوگوں کی قلت کو دیکھا

تو اس جانب لشکر کو پھیر دیا، عکرمہ بن ابی جہل بھی اس کے ساتھ ہو گیا، دونوں تیر اندازوں کے مقام تک گئے اور بقیہ تیر اندازوں پر حملہ کر دیا اس قوم نے ان کو تیر مارے یہاں تک کہ سب ہلاک ہو گئے،

عبد اللہ بن جبیر نے بھی تیر مارے ان کے تیر ختم ہو گئے، نیزہ بازی کی، وہ بھی ٹوٹ گیا، پھر انھوں نے اپنی تلوار کا میان توڑ ڈالا اور لڑے یہاں تک کہ قتل ہو گئے۔

جب وہ گریڑے تو لوگوں نے انھیں برہنہ کر کے بہت بری طرح تشدد کیا (یعنی ناک کان کاٹے) نیزے ان کے پیٹ میں گھسے تھے انھوں نے ناف سے کولوں تک اور وہاں سے پیڑ تک چاک کر دیا تھا، ان کی آنتیں پیٹ سے نکل پڑی تھیں۔

خواتین بن جبیر نے کہا کہ جب مسلمان گھومتے ہوئے اس گذرگاہ پر آئے میں بھی اسی حالت میں ان پر گذرا، میں اس مقام پر پہنچتا جہاں کوئی ہشتا، اس مقام پر آؤ گھٹا جہاں کوئی اونگھتا اور اس مقام پر بخل کرتا جہاں کسی نے بخل کیا۔ کہا گیا کہ یہ کیا کیفیت ہے،

میں نے انھیں اٹھایا، دونوں بازو میں لے کر مارے اور الجھتے لے دونوں پاؤں اپنے عمامے سے ان کا زخم باندھ دیا، جس وقت ہم انھیں اٹھائے ہوئے تھے مشرکین ایک کنارے تھے، میرا عمامہ ان کے زخم سے کھل کر گریڑا آنتیں باہر آ گئیں، میرے ساتھی گھبرائے اور اس خیال سے کہ دشمن قریب ہے اپنے پیچھے دیکھنے لگے، میں ہنسنا۔

ایک شیخ نیزہ لے کے بڑھا، اُسے میرے حلق کے سامنے لارہا تھا، مجھ پر غیظ غالب آ گئی اور نیزہ ہٹ گیا، جب میں ان کی قبر تک پہنچا تو یہ حالت دیکھی کہ پہاڑ ہم پر سخت ہو گیا،

میرے ساتھ کمان بھی تھی، انھیں میدان میں اتارا اور کمان کے کنارے سے قبر کھودی، کمان میں تانت (وتر) بندھی تھی میں نے کہا کہ میں تانت کو نہ توڑوں گا، اسے کھول ڈالا، اور اس کے کنارے سے قبر کھودی

جب پورے طور پر کھود لی تو انھیں دفن کر دیا،
اس سے فارغ ہو کر واپس ہوئے، مشرکین اب تک کنارے ہی تھے
حالانکہ ہم نے مدافعت کی تھی مگر انھوں نے اپنی واپسی تک تیر اندازی نہیں کی،
جس شخص نے عبد اللہ بن جبیر کو قتل کیا وہ عکرمہ بن ابی جہل تھا۔
عبد اللہ بن جبیر کی باقی ماندہ اولاد نہ تھی۔
ان کے بھائی :-

خوات بن جبیر

ابن نعمان بن امیہ بن البرک، یہی امرئ القیس بن ثعلبہ تھے، ان کی والدہ
بنی عبد اللہ بن عطفان میں سے تھیں،
خوات کی اولاد میں صالح و حبیب تھے جو جنگ حرہ میں مقتول ہوئے،
دونوں کی والدہ بنی فقیہ کی شاخ بنی ثعلبہ میں سے تھیں،
سالم اور ام سالم اور ام قاسم، ان کی والدہ عمیرہ بنت خطلہ بن حبیب بن
احمر بن اوس بن حارثہ بن ابی بن عمرو بن الحاف بن قضاء کے بنی انیف میں سے
تھیں، خطلہ بن حبیب بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف کے حلیف تھے،
داؤد و عبد اللہ، بروایت عبد اللہ بن محمد بن عمارہ انصاری و دیگر
اہل علم ان کی کنیت انھیں (عبد اللہ) کے نام سے ابو عبد اللہ تھی،
محمد بن عمر کہتے تھے خوات کی کنیت ابو صالح تھی۔
قیس بن ابی حذیفہ نے خوات بن جبیر سے روایت کی کہ ان کی کنیت
ابو عبد اللہ تھی۔

لوگوں نے بیان کیا کہ خوات بن جبیر جاہلیت میں صاحب ذات النخین تھے

ذات النخین: دو مشک والی عورت، جس سے ایک شخص کے غور کا واقعہ بہت مشہور ہے۔

اسلام لانے توان کا اسلام بہت اچھا ہوا۔
 عبد اللہ بن کنف سے مروی ہے کہ خوات بن جبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر جانے والوں میں شریک ہو گئے۔ پھر جب وہ الروحاء پہنچے تو پتھر کی ٹوک لگ گئی جس سے وہ معذور ہو گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ واپس کر دیا، اور غنیمت و ثواب میں حصہ لگایا، وہ انہیں کے مثل ہو گئے جو وہاں حاضر تھے۔
 لوگوں نے بیان کیا کہ خوات احد و خندق اور تمام مشاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔
 اعزہ خوات بن جبر سے مروی ہے کہ خوات بن جبر کی سہ ماہی میں جب کہ وہ چوتھ سال کے تھے، مدینہ میں وفات ہوئی، ان کی باقی ماندہ اولاد تھی، وہ ہندی اور نیل کا (مرخ) خضاب لگاتے تھے اور متوسط قد کے تھے۔

حارث بن نعمان

ابن امیہ بن البرک کہ امرئ القیس بن ثعلبہ تھے، وہ خوات اور عبد اللہ ابن جبر کے چچا تھے اور ابو ضیح کے بھی چچا تھے، حارث کی والدہ ہند بنت اوس بن عدی بن امیہ بن عامر بن خطمہ اوس میں سے تھیں، ان کی باقی ماندہ اولاد تھی۔

موسیٰ بن عقبہ اور ابو معشر اور محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے اس پر اتفاق کیا کہ وہ بدر میں شریک تھے اور احد میں بھی تھے۔

ابو ضیحاح

نام نعمان بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن البرک تھا جو امرئ القیس بن ثعلبہ تھے، ان کی والدہ ہند بنت اوس بن عدی بن امیہ بن عدی بن عامر بن خطلمہ اوس میں سے تھیں۔

محمد بن اسحاق و محمد بن عمرو و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے اسی طرح ابو ضیحاح کہا، ابو مشر بن عیسا کہ ان سے مروی ہے ابو ضیحاح کہتے تھے، لوگ ان سے تعجب کرتے تھے محمد بن عمر نے کہا کہ اہل بدر میں ابو الضیحاح نہیں ہیں بلکہ روادعہ و خندق و حذیبہ اور خیبر میں شریک تھے، خیبر میں شہید ہوئے، اہل خیبر میں سے ایک شخص نے تلوار ماری جس نے ان کے کاسۂ سر کو کاٹ دیا، یہ شہید ہوا، ابو ضیحاح کی باقی ماندہ اولاد نہ تھی۔

نعمان بن ابی خذمہ

ابن نعمان بن ابی خذیفہ بن البرک کہ امرئ القیس بن ثعلبہ تھے، محمد بن عمرو و ابو مشر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا، محمد بن اسحاق نے ابن ابی خزمہ کہا، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے ابن ابی خزمہ کہا ہم نے انصار کے نسب کی کتاب دیکھی مگر نعمان بن امیہ کے ایسے دو بیٹے نہ پائے جن کی کینت ابو خذمہ یا خذمہ یا خزمہ ہو اور نہ کوئی لڑکا (اس نام کا پایا)۔

نعمان بن ابی خزمہ، بردایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن عمرو و محمد بن اسحاق و ابو مشر و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری بدر میں موجود تھے وہ احد میں بھی تھے، ان کی

باقی ماندہ اولاد نہ تھی۔

الْبُحْتِ

نام مالک بن عمرو بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف تھا محمد ابن عمر نے اپنی کتاب میں اسی طرح ان کا ذکر کیا بدر میں ذکر کیا، محمد بن اسحاق و ابو معشر نے بھی ان کا ذکر کیا اور ان دونوں نے ”الْبُحْتِ“ کہا، دونوں نے ان کا نسب نہیں بیان کیا۔ محمد بن عمر نے کہا کہ بدر میں ایسا کوئی شخص شریک نہ تھا جس کی کفیت ۴۶ الْبُحْتِ ہو، الْبُحْتِ بن غزیز بن عمرو بنی مازن بن النجار میں سے تھے، وہ پیامہ میں شہید ہوئے، بدر میں شریک نہیں ہوئے، الْبُحْتِ بن عبد عمرو المازنی وہ شخص ہیں جو علی بن ابی طالب کے ساتھ صفین میں تھے وہ بدر میں حاضر نہیں ہوئے، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ وہ شخص جو بدر میں موجود تھے الْبُحْتِ بن ثابت بن النعمان بن امیہ البرک کی اولاد میں سے تھے، ابوضیاح کے بھائی تھے ان کی والدہ ام ابی ضیاح تھیں، احد میں شہید ہوئے، ان کی باقی ماندہ اولاد نہ تھی، ہم نے کتاب نسب الانصار میں عمرو بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ کی اولاد میں انہیں نہیں پایا۔

سالم بن عمیر

ابن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف، ان کے ایک بیٹے تھے جن کا نام سلمہ تھا، بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابی معشر و محمد بن عمر

وعبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری سالم بن عمیر بدر میں شریک تھے۔
 ابو مصعب اسماعیل بن مصعب بن اسماعیل بن زید بن ثابت نے اپنے
 شیوخ سے روایت کی کہ ابو عتک بن عمرو بن عوف میں سے تھا اور بہت بڑھا
 تھا جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے وہ ایک سوئیں سال
 کو پہنچ چکا تھا وہ اپنے شعر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عداوت پر ابھارتا تھا اور
 اسلام میں داخل نہیں ہوا سالم بن عمیر نے اس کے قتل کی نذر مانی اور موقع کی تلاش
 میں رہے، موقع پاتے ہی اس کو قتل کر دیا یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہوا۔
 ابن رقیش سے جو نبی اسد بن خزیمہ میں سے تھے مروی ہے کہ ابو عتک ہجرت
 کے بیسیوں مہینے شوال میں قتل کیا گیا۔

لوگوں نے بیان کیا کہ سالم بن عمیر احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے وہ ان رونے والوں میں سے ایک تھے جو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تنہا جانا چاہتے تھے، ان لوگوں نے عرض کی
 کہ ہمیں سواری دیجئے وہ لوگ فقیر تھے آپ نے فرمایا، میرے پاس کوئی سواری
 نہیں جس پر میں تم لوگوں کو سوار کروں، وہ لوگ واپس گئے، آنکھوں سے اس غم
 میں آنسو جاری تھے کہ خراج کرنے کو کچھ نہ پایا، وہ سات آدمی تھے ان میں سالم بن
 عمیر بھی تھے، ہم نے ان سب کو ان کے مقامات میں ناموں کے ساتھ بیان کر دیا
 ہے۔

سالم بن عمیر معاویہ بن ابی سفیان کی خلافت تک زندہ رہے، ان کی باقی ماندہ

اولاد ہے۔

عام بن قیس

ابن ثابت بن کلف بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف، بروایت موسیٰ بن عقبہ محمد
 ابن اسحاق و ابی معشر و محمد بن عمرو عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری بدر میں

شریک تھے احد میں بھی تھے، ان کی پس ماندہ اولاد تھی۔
کل آٹھ اصحاب:-

بنی غنم بن اسلم بن امرئ القیس

سعد بن خثیمہ

ابن حارث بن مالک بن کعب بن نضام بن کعب بن حارثہ بن غنم بن اسلم
کنیت ابو عبد اللہ اور والدہ ہند بنت اوس بن عدی بن امیہ بن عامر بن
خطمہ بن جشم بن مالک اوس میں سے تھیں، ان کے اخیانی بھائی ابو ضیاح
نعمان بن ثعلبہ تھے۔

سعد کی اولاد میں عبد اللہ تھے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
صحبت پائی اور آپ کے ہمراہ حلیہ میں شریک ہوئے ان کی والدہ
جمیلہ بنت ابی عامر تھیں، اور ابو عامر، عبد عمرو بن صفی بن النعمان بن مالک
بن اشد بن بھیسعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف اوس میں سے تھے، ان کی
بقیہ اولاد بھی سنہ میں ان کا آخری بھی مر گیا، کوئی پس ماندہ نہ رہا۔

محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری بھی سعد بن خثیمہ کا یہی
نسب بیان کرتے تھے جو ہم نے بیان کیا، ہشام بن محمد بن السائب الکلبی بھی
ان کا یہی نسب بیان کرتے تھے، البتہ الخطاط میں ان دونوں سے اختلاف
کرتے تھے، وہ الخطاط بن کعب کہتے تھے، لیکن موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق
و ابو مشر نے بنی غنم بن اسلم کے شریک کے بدر کے ناموں اور ان کے باپ کے
ناموں پر اضافہ نہیں کیا، ان لوگوں کو ان کا نسب معلوم نہیں ہوا۔

ان سب کی روایت میں سعد بن خثیمہ متر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے تھے۔

موسیٰ بن محمد بن ابراہیم التیمی نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن خثیمہ و ابی سلمہ بن عبد الاسد کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔

سب نے کہا کہ سعد بن خثیمہ انصار کے بارہ نقبا میں سے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو قافلہ قریش کی طرف روانہ ہونے کے لیے بلایا تو لوگوں نے (روانہ ہونے میں) جلدی کی، خثیمہ بن حارث نے اپنے فرزند سعد سے کہا کہ ہم دونوں میں سے ایک کے لیے ضروری ہے کہ وہ مدینہ میں مقیم رہے۔ لہذا روانگی کے لیے مجھے اختیار کرو اور تم اپنی عورتوں کے ساتھ مقیم رہو، سعد نے انکار کیا اور کہا کہ اگر خثیمہ کے علاوہ کوئی اور معاملہ ہوتا تو میں اس میں تمہیں ترجیح دیتا۔ میں اپنی اسی جہت میں شہادت کی امید کرتا ہوں دونوں نے قرعہ ڈالا تو سعد کا نام نکلا، وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر روانہ ہوئے اور اسی روز شہید ہو گئے، عمرو بن عبدود نے قتل کیا، کہا جاتا ہے کہ طعیمہ بن عدی نے قتل کیا۔

منذر بن قدامہ

ابن حارث بن مالک بن کعب بن النخاط، بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابی معشر و محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری بدر میں شریک تھے اولاد میں بھی تھے ان کی کوئی پس ماندہ اولاد نہ تھی۔

ان کے بھائی:۔

مالک بن قدامہ

ابن حارث بن مالک بن کعب بن النخاط، بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد ابن اسحاق و ابی حشر و محمد بن عمرو و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری بدریں شریک تھے اور احد میں بھی حاضر تھے، ان کی کوئی پس ماندہ اولاد نہ تھی۔

حارث بن عوفی

ابن حارث بن مالک بن کعب بن النخاط، بروایت موسیٰ ابن عقبہ و محمد بن عمرو و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ انصاری بدر میں شریک تھے، محمد بن اسحاق و ابو حشر نے ان کے نزدیک جو شریک بدر تھے، ان میں انھوں نے ان کا ذکر نہیں کیا، حارث احد میں بھی حاضر تھے، ان کی پس ماندہ اولاد نہ تھی۔

تیمم مولا بنی غنم بن اسلم

سب کی روایت میں بدر میں شریک تھے، اور احد میں بھی حاضر تھے، ان کی پس ماندہ اولاد نہ تھی۔

یہ پانچ آدمی قبیلہ اوس میں سے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر کام بدر میں شریک ہوئے، وہ لوگ جن کا آپ نے غنیمت و ثواب میں حصہ لگایا ہوگا ابن عقبہ و محمد بن عمر کے شمار میں، ترسٹھ تھے، محمد بن اسحاق و ابی معشر کے شمار میں، اکتھ آدمی تھے، اس لیے کہ محمد بن اسحاق و موسیٰ بن عقبہ و ابو معشر نے حارث ابن ہیشم غنم جبر بن غنیک کو جو بنی معاویہ بن مالک میں سے تھے شریک کر کے بدر میں داخل نہیں کیا، محمد بن اسحاق و ابو معشر نے بھی حارث بن عوف بن حارث کو جو بنی غنم ابن اسلم میں سے تھے شریک کر کے بدر میں داخل نہیں کیا۔

خرج اور بنی نجار میں جو لوگ بدر میں شریک ہوئے

یتیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج تھے۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ ان کا نام نجار (بڑھئی) صرف اس لیے رکھا گیا کہ انھوں نے بسولے سے خنڈہ کیا تھا، ورنہ ان کا نام یتیم اللہ بن ثعلبہ تھا ہشام بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی کہ (ان کا نام نجار) اس لیے ہوا کہ انھوں نے ایک شخص کے منہ پر بسولہ مارا تھا۔

بنی نجار بنی مالک بن نجار اور بنی غنم بن مالک بن نجار میں سے جو لوگ بدر میں شریک ہوئے

ابو ایوب

نام خالد بن زید بن کلیب بن ثعلبہ بن عبد بن عوف بن غنم تھا،

ان کی والدہ ام سن بنت زید بن ثابت بن ضحاک بنی مالک بن نجاریں سے تھیں، ان کی اولاد ختم ہو گئی، ہمیں ان کے کسی پس ماندہ کا علم نہیں ہے۔ اور ابویوب۔

ابویوب بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابی معشر محمد بن عمر سترانصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے اور بروایت محمد بن اسحاق و محمد ابن عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابویوب و مصعب بن عمیر کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قباء سے مدینے کی طرف کوچ کیا تو آپ ابویوب کے پاس اترے،

ابویوب بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، محمد بن سعد نے شعبہ سے روایت کی کہ میں نے الحکم سے پوچھا کہ ابویوب علی رضی اللہ عنہ کی کسی جنگ میں موجود نہ تھے، انھوں نے کہا کہ وہ ان کے ہمراہ حروراء میں موجود تھے۔

ابی یوب الانصاری سے مروی ہے کہ وہ زمانہ معاویہ رضی اللہ عنہ میں مجاہدین کے نکلے۔

ابویوب سے مروی ہے کہ میں بیمار پڑا، مرض میں شدت ہو گئی تو اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اگر میں مر جاؤں تو مجھے اٹھا لینا اور جب تم لوگ دشمن کے مقابلے میں صف بستہ ہونا تو مجھے اپنے قدموں کے نیچے دفن کر دینا، میں تم سے ایک حدیث بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی، اگر میری وفات قریب نہ ہوتی تو میں اسے نہ بیان کرتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو اس حالت میں مرے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

محمد سے مروی ہے کہ ابویوب بدر میں شریک تھے، مسلمانوں کے جہاد میں اگر کسی ایک میں پیچھے رہ گئے تو دوسرے میں ضرور شریک ہوئے، سوائے ایک سال کے کہ لشکر پر ایک نوجوان سالار بنا دیا گیا تو وہ بیٹھ رہے، اس سال کے بعد وہ افسوس کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ۵۰

شہادت بن خالد

ابن النعمان بن خضاء بن عسیرہ بن عبد بن عوف بن غنم ان کی ایک لڑکی

وہ تھی۔ اس کی والدہ اداہ بنت عمر بن معاویہ بنی مرہ میں سے تھیں۔ اس لڑکی سے زید بن ثابت بن الضحاک برادر زید بن ثابت نے نکاح کیا جن کے بعد بنی مالک بن النجار میں سے کسی نے عقد کر لیا۔ ان سے عمارہ پیدا ہوئے۔ ثابت بن خالد کی نسل ختم ہو گئی۔ کوئی باقی نہ رہا، ثابت بدر واحد میں موجود تھے۔

عمارہ بن حزم

ابن زید بن لوزان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم جو عمرو بن حزم کے بھائی تھے۔ ان دونوں کی والدہ خالدہ بنت ابی اس بن سان بن وہب ابن لوزان بنی ساعدہ میں سے تھیں۔

عمارہ کی اولاد میں مالک تھے جو لاولد مر گئے ان کی والدہ نوار بنت مالک بن صرہ بن مالک بن عدی بن عامر بنی عدی بن النجار میں سے تھیں۔ مالک کے اخیانی بھائی زید و زید فرزند ان ثابت بن الضحاک بن زید بنی مالک ابن النجار میں سے تھے۔

عمارہ، بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابی معشر و محمد بن عمر عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ (جناب نبویؐ میں بمقام مکہ مکرمہ) حاضر ہوئے تھے۔

عمارہ بن حزم اور اسعد بن زرارہ و عوف بن عفرہ جس وقت اسلام لائے تو یہ لوگ بنی مالک بن النجار کے اصنام توڑ رہے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارہ بن حزم و حجر بن نضہ کے درمیان عقد مواخاۃ فرمایا۔ عمارہ بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، غزوہ فتح میں بنی مالک بن النجار کا جھنڈا انھیں کے پاس تھا، خالد بن الولید کے ہمراہ مرتدین کی جانب بھی روانہ ہوئے تھے۔ ۱۱ھ میں جنگ یمامہ میں بزمانہ خلافت ابی بکر صدیقؓ شہید ہوئے ان کی

بقیہ اولاد نہ تھی۔

سراقہ بن کعب

ابن عمرو بن عبد العزیٰ بن غزنیہ بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنمؓ ان کی والدہ عمیرہ بنت نعمان بن زید بن لہید بن خداش بنی عدی بن النجار میں سے تھیں۔

سراقہ کی اولاد میں زید تھے جو قادیسیہ میں جنگ جبرانی عبید میں شہید ہوئے سعدی جو ام حکیم تھیں، ان دونوں کی والدہ ام زید بنت سکن بن عقبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن حشم بن حارث بن الحضر بن حنظل۔
نائلہ، ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

ابو معشر و محمد بن عمرو و عبد اللہ بن محمد بن عمارہ انصاری سراقہ کے نسب میں اسی طرح عبد العزیٰ بن غزنیہ کہتے تھے، بروایت ابراہیم بن سعد محمد بن اسحاق سے عبد العزیٰ بن عروہ مروی ہے، اور بروایت ہارون بن ابی عیسیٰ محمد بن اسحاق سے عبد العزیٰ بن عزرہ مروی ہے، دونوں روایتیں غلط ہیں عبد العزیٰ بن غزنیہ ہی صحیح ہے۔

سراقہ بن کعب بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، ان کی وفات معاویہ بن ابی سفیان کی خلافت میں ہوئی کوئی اولاد باقی نہ رہی۔

حارثہ بن نعمان

ابن نفع بن زید بن عبید بن ثعلبہ بن غنمؓ ان کی والدہ جدہ بنت عبید بن

ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم ثعلبی۔

حارثہ کی اولاد میں عبد اللہ و عبد الرحمن تھے، سودہ، عمرہ اور ام شہام
مباہیات میں سے تھیں، ان کی والدہ ام خالدہ بنت خالد بن یحیش بن قیس بن
عمرو بن زید بن ثعلبہ بن عمرو بن الکلب بن النجار تھیں
ام کلثوم، ان کی والدہ بنی عبد اللہ بن غطفان میں سے تھیں۔
امہ اللہ، ان کی والدہ بنی جندع میں سے تھیں۔

ابو حارثہ کی کنیت ابو عبد اللہ تھی، حارثہ بدر واحد و خندق اور تمام شہاد
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم کاب تھے۔

حارثہ نے کہا کہ میں نے زندگی بھر میں دو مرتبہ جبریل کو دیکھا۔ ایک تو یوم الصور
میں، جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی طرف روانہ ہوئے اور جبریل
دجیہ بن حلیفۃ الکلبی کی شکل میں ہمارے پاس آئے گزرے، انھوں نے ہمیں مسلح ہوتے
کا حکم دیا، دوسرے موضع الجنازہ کے دن، جس وقت ہم لوگ حنین سے واپس آئے،
میں اس حالت میں گزرا کہ وہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کر رہے تھے، میں نے سلام
نہیں کیا، جبریل نے پوچھا کہ اے محمد یہ کون ہیں، فرمایا حارثہ بن نعمان، انھوں نے
کہا کہ کیا یہ یوم حنین میں ان سواروں میں سے نہیں ہیں جن کے جنت میں رزق کا اللہ
کیفیل ہے، اگر یہ سلام کرتے تو ہم انھیں ضرور جواب دیتے۔

محمد بن عثمان نے اپنے والد سے روایت کی کہ حارثہ بن نعمان کی نظر
جاتی رہی تھی، انھوں نے اپنی جانناز سے بھرے کے دروازے تک ایک ڈورا باندھ
دیا تھا، پاس ایک ٹوکری رکھی تھی جس میں کھجوریں وغیرہ تھیں، جب کوئی مسکین
سلام کرتا تو وہ ان کھجوروں میں سے لیتے، ڈورا پکڑ کے دروازے تک آتے اور
مسکین کو دیتے گھر والے کہتے کہ ہم آپ کے لیے کافی ہیں۔ جواب دیتے کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فراتے سنا کہ مسکین کو دینا بری موت سے بچاتا ہے۔
محمد بن عمر نے کہا کہ حارثہ بن نعمان کے مکانات مدینے میں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکانات
کے قریب تھے جب بنی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں سے بات کرتے تو حارثہ بن نعمان ایک مکان
کے بعد دوسرے مکان سے قتل ہو جاتے، بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حارثہ بن نعمان کا اپنے

مکانات سے ہمارے لیے منتقل ہونا شرمندہ کرتا ہے، حادثہ زندہ رہے یہاں تک کہ معاویہ بن ابی سفیان کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی، ان کی اولاد باقی ہے، ایک ابو الرجال تھے کہ نام محمد بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن حارثہ بن نعمان تھا، ابو الرجال کی والدہ عمر و بنت عبد الرحمن ابن سعد بن زرارہ بنی نجار ہیں تھیں۔

سلیم بن قیس

ابن قہد، قہد کا نام خالد بن قیس بن ثعلبہ بن غنم تھا، ان کی والدہ ام سلم بنت خالد بن طعمہ بن سحیم الاسود بنی مالک بن النجار میں سے تھیں، بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کاب حاضر تھے، وفات عثمان بن عفان کی خلافت میں ہوئی، کوئی اولاد باقی نہ تھی ان کے بھائی قیس بن قیس بن قہد کی اولاد باقی تھی بعض لوگ سلیم کے بدر میں شریک ہونے کی وجہ سے انھیں سلیم کی طرف منسوب کرتے تھے، سلیم کی بھی باقی ماندہ اولاد نہ تھی۔

سہیل بن رافع

ابن ابی عمرو بن حائد بن ثعلبہ بن غنم، سہیل بن رافع کے بھائی تھے، یہی دونوں اس میدان کے مالک تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد تعمیر کی گئی دونوں اپنے آپ کو ابو سعید اسعد بن زرارہ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافق) نے کہا کہ محمد نے مجھے سہیل و سہیل یعنی انھیں دونوں کے میدان سے نکال دیا، سہیل بدر میں حاضر نہیں ہوئے۔

سہیل سہیل کی والدہ زغیبہ بنت سہیل بن ثعلبہ بن الحارث بن مالک بن النجار میں سے تھیں،

سہیل بدو واحد و خندق اور تمام شاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے، ان کی وفات عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی اولاد باقی نہ رہی، نیز عائذ بن ثعلبہ بن غنم کی تمام اولاد مر گئی ان میں سے کوئی باقی نہ رہا۔

مسعود بن اوس

ابن زید بن اصرم بن زید بن ثعلبہ بن غنم، ان کی والدہ عمرہ بنت مسعود بن قیس بن عمرو بن زید مناة بنی مالک بن النجار میں سے تھیں، اور بیایات میں سے تھیں۔

مسعود بن اوس کی اولاد میں سعد و ام عمر تھیں، ان دونوں کی والدہ حبیبہ بنت اسلم بن حریس بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن الحارث اوس میں سے تھیں۔ محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا۔

بروایت محمد بن اسحاق و ابوالمختار مسعود بن اوس بن اصرم بن زید ہے، ان دونوں نے زید کو اوس کا والد نہیں بیان کیا جیسا کہ محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ نے کیا۔

مسعود بن اوس بدو واحد و خندق اور تمام شاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے، وفات خلافت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں ہوئی، ان کی اولاد باقی نہ تھی۔
ان کے بھائی؛

۵۴

ابو حزمیہ بن اوس

ابن زید بن اصرم بن زید بن ثعلبہ بن غنم، ان کی والدہ عمرہ بنت مسعود ابن قیس بن عمرو بن زید تھیں، بدرواحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کاب تھے، وفات عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی، ان کی اولاد باقی نہ بچی اصرم بن زید بن ثعلبہ بن غنم کی تمام اولاد بھی وفات پا گئی، ان میں سے کوئی باقی نہ رہا۔

رافع بن حارث

ابن سواد بن زید بن ثعلبہ بن غنم، محمد بن عمر نے سواد کو اسی طرح کہا، عبد اللہ ابن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ وہ اسود بن زید بن ثعلبہ بن غنم تھے، رافع کا ایک بیٹا تھا جس کا نام حارث تھا، رافع بدرواحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کاب تھے، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی، اولاد باقی نہ رہی۔

معاذ بن حارث

ابن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم، ان کی والدہ عفرہ بنت

عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار تھیں وہ غفر کی طرف منسوب تھے۔

معاذ بن حارث کی اولاد میں عبید اللہ تھے ان کی والدہ حبیبہ بنت قیس بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر تھیں، ظفر کا نام کعب بن الخزرج بن عمرو تھا اور وہ البیت بن مالک بن الاوس تھے۔

حارث، عوف، سلمیٰ، یہی سلمہ ام عبد اللہ تھیں، اور رطلہ ان سب کی والدہ ام حارث بنت سبرہ بن رفاعة بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار تھیں۔

ابراہیم و عائشہ ان دونوں کی والدہ ام عبد اللہ بنت نمیر بن عمرو بن علی جہینہ میں سے تھیں۔

سارہ ان کی والدہ ام ثابت تھیں جو رطلہ بنت الحارث بن ثعلبہ بن الحارث بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار تھیں۔

محمد بن عمر نے کہا کہ روایت کی جاتی ہے کہ معاذ بن الحارث اور رافع ابن مالک الزرقی وہ پہلے انصار ہیں جو مکہ میں اسلام لائے، ان آٹھ آدمیوں میں ان کا شمار ہے جو انصار میں سب سے پہلے مکہ میں اسلام لائے۔ اور ان چھ آدمیوں میں یہ شامل ہیں جن کے متعلق روایت ہے کہ وہ سب سے پہلے انصار ہیں جو مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قدموں ہوئے اور اسلام لائے، ان سے پہلے کوئی اسلام نہ لایا تھا، محمد بن عمر نے کہا کہ چھ آدمیوں کا واقعہ تمام اقوال میں ہمارے نزدیک زیادہ ثابت ہے۔

معاذ بن الحارث بالاتفاق سب کی روایت میں دونوں عقبہ میں حاضر تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن الحارث بن عفرہ اور معمر بن الحارث کے درمیان عقدہ موافقہ کیا، وفات عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بعد علی ابن ابی طالب اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے زمانے میں ہوئی آج ان کی پس ماندہ اولاد ہے۔

ان کے بھائی:

مَعُوذِ بْنِ حَارِث

ابن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم، ان کی والدہ عفرہ بنت عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار تھیں۔
 معوذہ کی اولاد میں ربیع بنت معوذہ اور عمیرہ بنت معوذہ تھیں، ان دونوں کی والدہ ام یزید بنت قیس بن زعوراء بن حرام بن جندب بن عامر ابن غنم بن عدی بن النجار تھیں۔
 صرف محمد بن اسحاق نے روایت کی ہے کہ وہ ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، بدر میں شریک تھے، یہ وہی تھے کہ خود اور ان کے بھائی عوف بن الحارث نے ابو جہل کو مارا یہاں تک کہ ان دونوں نے اس کو ٹھہرا دیا، ابو جہل لعنہ اللہ نے اسی روز ان دونوں کی طرف پلٹ کر دونوں کو قتل کر دیا، ابو جہل بھی چت گر پڑا، عبد اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے مار ڈالا، معوذہ بن الحارث کی بھی کوئی اولاد نہ بچی۔
 ان دونوں کے بھائی۔

عوف بن حارث

ابن رفاعہ بن حارث بن سعد بن مالک بن غنم، ان کی والدہ عفرہ بنت عبید بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار تھیں۔
 انھیں ان چھ آدمیوں میں شمار کیا جاتا ہے جو انصاریں سے سب سے پہلے مکہ میں اسلام لائے، بروایت محمد بن عمروہ دونوں عقبہ میں حاضر

خدمت نبوی ہوئے، بروایت محمد بن اسحاق وہ عقبہ آخرہ میں ستر انصار کے ساتھ قدح ہوس ہوئے۔

ابو معشر و محمد بن عمرو و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ المانصاری کے مطابق وہ اور ان کے دونوں بھائی معوذ و سعادہ میں شریک ہوئے، محمد بن اسحاق ان میں ایک اضافہ کرتے تھے، وہ انھیں چار بھائی بتاتے تھے جو بدر میں حاضر ہوئے۔ وہ ان میں رفاعہ بن حارث بن رفاعہ کو بھی ملاتے تھے، محمد بن عمر نے کہا کہ یہ ہمارے نزدیک ثابت نہیں۔

عوف بن حارث بھی جنگ بدر میں شہید ہوئے، ابو جہل بن ہشام نے، بعد اس کے کہ اسے اور ان کے بھائی معوذ و فرزند ان حارث نے تلوار مار کے ٹھیکر دیا، قتل کر دیا، عوف کی باقی ماندہ اولاد ہے۔

محمد بن سیرین سے قتل ابو جہل کے بارے میں مروی ہے کہ فرزند ان عفران نے اسے قتل کیا، اور ابن مسعود نے پورے طور پر ارڈالا

نعمان بن عمرو

ابن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم، ان کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مہذول بن عمرو بنی مازن بن النجار میں سے تھیں، وہ نعمان تصغیر نعمان تھے،

نعمان کی اولاد میں محمد و عامر و سبرہ و لبابہ و کبشہ و مریم و ام حبیبہ و آمنہ اللہ تعالیٰ کے سب متفرق ام ولد سے تھیں، حکیمہ اور ان کی والدہ بنی ہبہم میں سے تھیں، صرف نب محمد بن اسحاق نے روایت کی کہ نعمان عقبہ آخرہ میں ستر انصار کے ساتھ حاضر ہوئے، بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

زید بن اسلم سے مروی ہے کہ شراب خواری کے بارے میں نعمان

یا فرزند نعیمان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا، آپ نے انھیں تازیانے مارے، پھر لایا گیا، آپ نے انھیں پھر تازیانے مارے، پھر لایا گیا، آپ نے انھیں پھر تازیانے مارے چار مرتبہ یا پانچ مرتبہ، ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ اس پر لعنت کر، کس قدر زیادہ شراب پیتا ہے اور کس قدر زیادہ اسے تازیانے مارے جاتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر لعنت نہ کرو وہ اللہ کو اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہے۔

ایوب بن محمد سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نعیمان کے لیے سوائے خیر کے کچھ نہ کہو کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتے ہیں، محمد بن عمر نے کہا کہ نعیمان بن عمرو زندہ رہے یہاں تک کہ معاویہ بن ابی سفیان کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی، کوئی اولاد باقی نہ رہی۔

عامر بن مَحَلَّاء

ابن حارث بن سواد بن مالک بن غنم ان کی والدہ عمارہ بنت خضاء ابن عسیرہ بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن النجار تھیں، بدر و احد میں حاضر ہوئے، ہجرت کے بتیویں پھیلنے شوال میں جنگ احد میں شہید ہوئے، ان کی پس ماندہ اولاد نہیں ہے۔

عبد اللہ بن قیس

ابن غلدہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم، ان کی اولاد میں عبد الرحمن و غیرہ تھیں جن کی والدہ شعاد بنت قیس بن غلدہ بن حارث بن سواد بن مالک

ابن غنم تھیں، ام مہمون بنت عبد اللہ ان کی والدہ کو ہم نہیں جانتے۔
عبد اللہ بن قیس بدر و احد میں شریک تھے، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ
الانصاری نے بیان کیا کہ وہ جنگ احد میں شہید ہوئے، محمد بن عمر نے کہا کہ وہ
جنگ احد میں شہید نہیں ہوئے، وہ زندہ رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تمام
مشاہدین رہے، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی
ان کی پس ماندہ اولاد نہیں ہے۔

عمر بن قیس

ابن زید بن سواد ابن مالک بن غنم، بروایت ابی معشر و محمد بن عمرو
عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری بدر میں حاضر تھے، موسیٰ بن عقبہ و محمد
ابن اسحاق نے جو ان کے نزدیک شریک تھے بدر تھے ان میں ان کا ذکر نہیں
کیا، سب نے کہا کہ وہ احد میں تھے اور اسی روز شہید ہوئے، انھیں
نوفل بن معاویہ الدبلی نے قتل کیا یہ واقعہ ہجرت کے بتیسویں مہینے شوال
میں ہوا، ان کی پس ماندہ اولاد ہے۔
ان کے فرزند:

قیس بن عمرو

ابن قیس بن زید بن سواد ابن مالک بن غنم، ان کی والدہ ام حیرام
بنت یحییٰ بن خالد بن زید بن حرام بن جذب بنی امدی بن النجار میں سے تھیں،
بروایت ابی معشر و محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری

قیس بدر میں شریک تھے، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق نے شرکائے بدر میں ان کا ذکر نہیں کیا، یہ سب نے کہا کہ وہ احد میں تھے اور اسی روز شہید ہوئے، ان کی پس ماندہ اولاد نہیں ہے، ان کے بھائی عبداللہ بن عمرو ابن قیس کی باقی ماندہ اولاد ہے۔
عبداللہ کی کنیت ابوآبی تھی، ان کی باقی اولاد بیت المقدس ملک شام میں ہے۔

ثابت بن عمرو

ابن زید بن عدی بن سواد بن مالک بن غنم، بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد ابن عمرو ابو معشر و عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری بدر میں وہ حاضر تھے، محمد بن اسحاق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جو ان کے نزدیک شرکائے بدر تھے، یہ سب نے کہا کہ وہ احد میں تھے اور اسی روز شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد نہیں ہے۔

حلفاء بنی غنم بن مالک بن النجار

عدی بن ابی الزغباء

ابو الزغباء کا نام سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن زہرہ بن بدیل ابن سعد بن عدی بن نصر بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس تھا،

یہ جنینیں سے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بسیس بن عمرو الجہنی کے ساتھ ان کو مخبر بنا کے بھیجا کہ قافلے کی خبر دریافت کریں یہ دونوں وارد بدر ہوئے، انھیں معلوم ہوا کہ قافلہ گزر گیا اور ان سے بچ گیا، تو واپس آ کے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی۔

عدی بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں وفات ہوئی، ان کی اولاد باقی نہیں ہے۔

ودیعہ بن عمرو

ابن جراؤ بن یربوع بن لعل بن عمرو بن غنم بن المرثعہ بن رشدان بن قیس بن یثیمہ، محمد بن اسحاق و محمد بن عمر نے بھی اسی طرح کہا، ابو معشر نے کہا کہ وہ رفاعہ بن عمرو بن جراؤ تھے جو بدر و احد میں شریک ہوئے۔

عصیمہ

اشجع کے حلیف تھے، محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمرو عبد اللہ ابن محمد بن ہمارۃ الافصاری نے شرکائے بدر میں ان کا ذکر کیا، موسیٰ بن عقبہ نے ان کا ذکر نہیں کیا، احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔

ابو الحمر

حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) تھے۔

۵۹ ربيع بنت معوذ بن غفراء سے مروی ہے کہ ابو الحمر، سولائے حارث بن رفاعہ بدر میں تھے۔

واد بن الحصین سے بھی اسی قسم کی روایت مروی ہے، محمد بن عمر نے کہا کہ ابو الحمر، احد میں بھی شریک تھے، کل تینیس آدمی؛

بنی عمرو بن مالک بن النجار اور بنی معاویہ بن عمرو فرزند انِ حدیلہ

حدیلہ ان کی والدہ تھیں

ابی بن کعب

ابن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار کنیت ابو المنذر اور والدہ صہیلہ بنت الاسود بن حرام بن عمرو بن مالک

ابن الجار میں سے تھیں۔

ابی بن کعب کی اولاد میں طفیل و محمد تھے ان کی والدہ ام الطفیل بنت الطفیل بن عمرو بن المنذر بن سبیع بن عبد شمس قبیلہ دوس میں سے تھیں۔ ام عمرو بنت ابی ہریرہ معلوم نہیں کہ ان کی والدہ کون تھیں۔

بآفاق رواۃ ابی بن کعب عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ حاضر ہوئے آبی اسلام کے قبل زمانہ جاہلیت میں بھی کتابت جانتے تھے حالانکہ کتابت عرب میں بہت کم تھی وہ اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتے تھے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ آپ ابی کو قرآن سنائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے سب سے بڑے قاری ابی ہیں،

سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آبی بن کعب و طلحہ بن عبید اللہ کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، نیکر محمد بن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب اور سعید بن زید بن عمرو بن طفیل کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔ آبی بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ عیسیٰ بن طلحہ سے مروی ہے کہ آبی بن کعب متوسط قامت زہرہ قد نہ دراز قد تھے۔

ابی بن عباس بن ہاشم بن سعد الساعدی نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابی بن کعب کے سر اور ڈاڑھی کا رنگ سفید تھا، ان میں بڑھاپے کا تغیر نہ تھا۔

ابی نصرہ سے مروی ہے کہ ہم میں سے کسی نے جس کا نام جابر یا جویر تھا کہا کہ میں نے عمر سے ان کی خلافت میں حاجت طلب کی ان کے پہلو میں ایک شخص تھا جس کا سر اور کمر بے سفید تھے، اس نے کہا کہ دنیا میں ہماری کفایت اور آخر تک کا ہمارا گوشہ ہے اور اسی میں ہمارے وہ اعمال ہیں جن کی ہمیں آخرت میں جزا دی جائے گی، عرض کی یا امیر المؤمنین

یہ کون ہے، فرمایا کہ یہ سید المسلمین (مسلمانوں کے سردار) ابی بن کعب ہیں۔
 غنئی بن ضمیرہ سے مروی ہے کہ میں نے ابی بن کعب کو دیکھا ہے ان کی
 ڈاڑھی اور سر کا رنگ سفید تھا۔

عتی السعدی سے مروی ہے کہ میں مدینے آیا تو ایک سفید سر اور ڈاڑھی
 والے شخص کے پاس بیٹھ گیا جو ابی بن کعب تھے۔

عمران بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ابی بن کعب نے عمر بن الخطاب
 رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ کو کیا عذر ہے جو مجھے عامل نہیں بناتے، فرمایا،
 میں تمھارے دین کا آلودہ ہونا پسند نہیں کرتا۔

انس بن مالک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ میری امت
 کے سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں۔

انس بن مالک سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب
 کو بلا کے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمھیں قرآن سناؤ،
 انھوں نے عرض کی، کیا اللہ نے آپ سے میرا نام لیا ہے،
 فرمایا کہ اللہ نے مجھ سے تمھارا نام لیا ہے، ابی فرط مسرت سے
 رونے لگے۔

تقادہ سے مروی ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ پھر آپ نے انھیں
 سورہ لہر لیکن سائی۔

ابی بن کعب سے مروی ہے کہ وہ قرآن آٹھ راتوں میں ختم کرتے تھے نیم الداری اے سات رات میں ختم کرتے
 ابی بن کعب سے مروی ہے کہ ہم قرآن کو آٹھ دن میں پڑھتے ہیں۔
 ابی بن کعب سے مروی ہے کہ میں تو قرآن آٹھ شب میں پڑھتا ہوں۔
 زہربن حبیش سے مروی ہے کہ ابی بن کعب میں کج خلقی تھی میں نے
 ان سے کہا کہ اے ابوالمنذر اپنی جانب سے میرے لیے نرمی کیجئے کیونکہ میں
 تو صرف آپ سے فائدہ حاصل کرتا ہوں۔

سروق سے مروی ہے کہ میں نے ابی بن کعب سے ایک مسئلہ پوچھا
 تو انھوں نے فرمایا کہ اے برادر زادے کیا ایسا ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں،

فرمایا، تو اس وقت تک ہم سے الگ رہو، جب تک ایسا ہو جب ہو گا تو ہم تمہارے لیے اپنی رائے سے اجتہاد کریں گے۔
عتی بن ضرہ سے مروی ہے کہ میں نے ابی بن کعب سے کہا کہ اسے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ لوگوں کو کیا ہوا کہ ہم تو دور سے آپ کے پاس بامید حدیث آتے ہیں کہ آپ ہمیں تعلیم دیں گے، مگر آپ ہمارے معاملے کو ذلیل سمجھتے ہیں گویا ہم لوگ آپ کے نزدیک ذلیل ہیں، فرمایا، واللہ اگر میں اس جگہ تک زندہ رہا تو اس دن میں ایک ایسی بات کہوں گا کہ میں پروانہ کروں گا کہ تم لوگ اس پر مجھے زندہ رہنے دیا قتل کر دو۔

جب روز جمعہ ہوا تو میں مدینہ منورہ آیا، اہل مدینہ کو دیکھا کہ بعض گلیوں میں ایک دوسرے کے پاس دوڑتے پھر رہے ہیں، میں نے کہا کہ ان لوگوں کی کیا حالت ہے، کسی نے پوچھا، کیا تم اس شہر کے باشندے نہیں ہو، میں نے کہا نہیں، اس شخص نے کہا کہ آج سید المسلمین ابی بن کعب کا انتقال ہو گیا، میں نے کہا کہ واللہ آج کے مثل میں نے اس شخص سے زیادہ چھپانے میں کسی کو نہیں دیکھا۔

عتی الحدی سے مروی ہے کہ میں گرد و باد کے دن مدینے آیا تو بعض لوگ بعض کے پاس دوڑ رہے تھے، پوچھا یہ کیا ہوا کہ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ بعض کے پاس دوڑتے ہیں، لوگوں نے کہا کہ کیا تم اس شہر کے باشندے نہیں ہو، میں نے کہا نہیں، لوگوں نے کہا کہ آج سید المسلمین ابی بن کعب کی وفات ہو گئی۔

جند بن عبد اللہ البجلی سے مروی ہے کہ میں طلب علم میں مدینے آیا، مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوا، وہاں لوگوں کے حلقے خیمے جو باتیں کر رہے تھے، میں بھی اہلقوں میں جاتے تھا، ایک حلقے میں آیا جس میں ایک دبلا پتلا آدمی تھا، بدن پر دو چادریں تھیں، گویا سفر سے آیا ہے،

میں نے اسے کہتے سنا کہ رب کعبہ کی قسم اصحاب العقدہ (صاحب جائداد و املاک) ہلاک ہو گئے، مجھے ان پر افسوس نہیں، میرے خیال میں اس نے کئی مرتبہ یہی کہا، میں اس کے پاس بیٹھ گیا، اس سے جو کچھ دریافت کیا گیا بیان کیا۔ پھر کھڑا ہوا اور چلا گیا، اس کے جانے کے بعد میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے، لوگوں نے کہا یہ سید المسلمین ابی بن کعب ہیں، میں ان کے پیچھے پیچھے چلا یہاں تک کہ وہ اپنے مکان پر آئے، نہایت خستہ حالت میں ایک پرانے مکان میں رہتے تھے، مرد زائد اور دنیا سے کنارہ کش ان کے مشاہدہ میں نے سلام کیا تو انہوں نے سلام کا جواب دیا، مجھ سے دریافت کیا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے کہا کہ اہل عراق میں سے، انہوں نے کہا کہ اہل عراق بہت سوال کرنے والے لوگ ہیں۔

جب انہوں نے یہ کہا تو میں غضب ناک ہو گیا، اور دوزانو بیٹھ کے اپنے ہاتھ اس طرح اٹھائے (انہوں نے منہ کے آگے ہاتھ اٹھا کے بتایا) پھر میں قبلہ رخ ہو گیا اور کہا کہ اے اللہ ہم تیرے آگے ان کی شکایت کرتے ہیں، ہم لوگ اپنا خرچ کرتے ہیں، اپنے بدن کو تھکاتے ہیں اور طالب علم کے لیے اپنی سواریوں کو سفر کراتے ہیں۔ پھر جب ان لوگوں سے ملتے ہیں تو یہ ہم سے ترش روئی کرتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں۔

انی روئے اور مجھے راضی کرنے لگے، کہنے لگے کہ تم پر افسوس ہے، میں اس جگہ نہیں گیا، میں اس جگہ نہیں گیا (جہاں تم پہنچ گئے) یعنی میرا یہ مطلب نہ تھا جو تم سمجھ گئے، پھر فرمایا کہ اے اللہ میں تجھ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر تو نے مجھے جمعے تک زندہ رکھا تو میں ضرور ضرور وہ بیان کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے جس میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا بھی خوف نہ کروں گا۔

جب انہوں نے یہ کہا تو میں ان کے پاس سے واپس آیا اور جمعہ کا انتظار کرنے لگا، پنجشنبہ ہوا تو اپنی کسی ضرورت سے نکلا، اتفاق سے

رستے لوگوں سے بھرے ہوئے تھے، کوئی رات ایسا ملتا تھا کہ لوگ بھرے ہوئے
 نہ ہوں، میں نے کہا کہ لوگوں کی یہ کیا حالت ہے، لوگوں نے کہا کہ ہم تمہیں
 مسافر سمجھتے ہیں، میں نے کہا، بیشک، لوگوں نے کہا کہ سید المسلمین ابی بن کعب
 کی وفات ہو گئی۔

جندب نے کہا کہ پھر میں عراق میں ابو موسیٰ سے ملا، ان سے ابی
 کی حدیث بیان کی، انھوں نے کہا ہائے افسوس، کاش وہ اتنا زندہ رہتے
 کہ تم ہمیں ان کا کلام پہنچاتے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ یہ احادیث وفات ابی کے بارے میں اس
 امر پر دلالت کرتی ہیں کہ ان کی وفات عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
 کی خلافت میں ہوئی جیسا کہ میں نے ان کے اعزا کو اور اپنے ایک سے
 زائد اصحاب کو کہتے سنا کہ ۲۲ھ میں مدینے میں ہوئی؛

میں نے ان لوگوں سے بھی سنا ہے جو کہتے تھے کہ ان کی وفات
 ۳۲ھ میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی، ہمارے
 نزدیک تمام اقوال میں سچا سب سے زیادہ ثابت ہے، اس لیے کہ عثمان
 ابن عفان نے انھیں قرآن جمع کرنے کا حکم دیا تھا۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ عثمان بن عفان نے قرآن جمع کرنے
 میں قریش اور انصار کے بارہ آدمیوں کو جمع کیا جن میں ابی بن کعب اور
 زید بن عاصب بھی تھے۔

انس بن معاذ

ابن انس بن قیس بن عبید بن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک
 ابن النجار، ان کی والدہ ام اناس بنت خالد بن خنیس بن بوذان بن
 عبدود بنی ساعدہ کے انصار میں سے تھیں، وہ بدرہ احد و خندق اور

تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، وفات عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی، ان کی کوئی اولاد باقی نہ رہی، یہ محمد بن عمر کا قول ہے۔

۶۳ عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ انس بن معاذ بدرواحہ میں شریک تھے، ان کے ہمراہ احد میں ان کے حقیقی بھائی ابو جحہ بھی حاضر تھے جن کا نام ابی بن معاذ تھا، دونوں کے دونوں غزوہ بدر میں بھی تھے اور اسی روز دونوں شہید ہوئے۔

بنی مغالہ کہ بنی عمرو بن مالک بن النجار میں سے تھے

اوس بن ثابت

ابن المنذر بن حرام بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک ابن النجار، حسان بن ثابت کاشاعر کے بھائی اور شداد بن اوس کے والد تھے، اوس بن ثابت کی والدہ سخطلی بنت حارثہ بن لوزان بن عبدود بنی ساعدہ میں سے تھیں، ثابت بن المنذر اپنے والد کے بعد سخطلی کے دوسرے شوہر تھے، اسلام سے پہلے عرب ایسا کرتے تھے اور اس میں کوئی عیب نہیں سمجھتے تھے، باتفاق رواۃ اوس ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر خدمت نبوی ہوئے۔

موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بن ثابت اور عثمان بن عفان کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، محمد بن اسحاق نے بھی اسی طرح کہا، محمد بن عمر نے کہا کہ

اوس بن ثابت بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے ہمراہ رہے وفات مدینے میں عثمان بن عفان کی خلافت میں ہوئی، بیت المقدس میں ان کی باقی اولاد سے عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ اوس بن ثابت جنگ احد میں شہید ہوئے، محمد بن عمر کو یہ نہیں معلوم ہوا ان کے بھائی؛

ابو شیخ

نام ابی بن ثابت بن المنذر بن حرام بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار تھا والدہ سخطی بنت حارثہ بن لوزان بن عبدود بنی ساعدہ میں سے تھیں، وہ اور اوس قیس بن عمرو النجاری کی خالہ کے اور سماک بن ثابت کی خالہ کے بیٹے تھے، سماک بن ثابت بنی حارثہ بن الخزرج میں سے تھے، ابو شیخ بدر واحد میں شریک تھے، جنگ یرمعونہ میں شہید ہوئے جو ہجرت کے چھتیسویں مہینے ماہ صفر میں ہوئی تھی، ان کی اولاد باقی نہ رہی۔

www.KitaboSunnat.com

ابو طلحہ

نام زید بن سہل بن اسود بن حرام بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار تھا، ان کی والدہ عبادہ بنت مالک بن عدی بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار تھیں۔ ابو طلحہ کی اولاد میں عبد اللہ ابو عمیر تھے، ان دونوں کی والدہ ام سلمہ بنت ثمان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی

بنی النجار تھیں۔

ابو طلحہ سے مروی ہے کہ نام زید تھا، انھیں نے یہ شعر کہا ہے:

انا ابو طلحہ و ما سمنی نہید
وکل یوم فی سراجی صید

(میں ابو طلحہ ہوں اور میرا نام زید ہے ہر روز میرا ہتھار شکار کرتا ہے)

محمد بن عمر نے کہا کہ تمام راوی اس بات پر متفق ہیں کہ ابو طلحہ تتر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر خدمت نبوی ہوئے، بدر واحد و خندق اور تمام شہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔

عاصم بن عمر بن قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طلحہ اور ارقم بن الارقم المخزومی کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔

ابن طلحہ سے مروی ہے کہ میں احد میں اپنا سر اٹھا کے دیکھنے لگا تو میں سے کسی کو نہ دیکھا جو نیند کی وجہ سے اپنی ڈھال کے نیچے نہ ہو گیا ہو۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ ابو طلحہ نے کہا کہ یوم احد میں بھی آن لوگوں میں تھا جن پر نیند نازل کی گئی، یہاں تک کہ میری تلوار میرے ہاتھ سے کئی مرتبہ گری۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لشکر میں ابو طلحہ کی آواز ہزار آدمی سے بہتر ہے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بلند آواز تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اصحاب میں سے تھے جو تیر انداز بیان کیے گئے ہیں۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم حنین میں فرمایا کہ جو شخص کسی کو قتل کرے تو اس کا اسباب اسی قاتل کے لئے ہے، ابو طلحہ نے اس روز میں آدمیوں کو قتل کیا اور سب کا سامان لے لیا۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج میں جب سر سند وایا تو آپ نے اپنی داہنی جانب سے شروع کیا، انھوں نے کہا اس طرح، اور آپ نے ان بالوں کو لوگوں میں تقسیم فرمادیا، ہر شخص کو ایک یا دو بال

یا اس سے کم یا زیادہ پہنچے، اپنی بائیں جانب بھی اسی طرح فرمایا، پھر فرمایا کہ ابو طلحہ کہاں ہیں، وہ سب بال آپ نے انھیں دیدیے، محمد نے کہا کہ میں نے عبیدہ سے بیان کیا کہ اس میں سے کچھ آل انس کے پاس موجود ہے، عبیدہ نے کہا کہ اس میں سے ایک بال کامیرے پاس ہونا روئے زمین کے تمام سونے چاندی سے زیادہ پسند ہے۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تو آپ نے سر منڈایا، سب سے پہلے جس نے کھڑے ہو کے آپ کے بال لیے وہ ابو طلحہ تھے، پھر اور لوگ کھڑے ہوئے اور انھوں نے بھی لیے۔ انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحہ کے پاس آئے، آپ نے ان کے سینے کو جن کی گنیت ابو عمیرہ تھی غلین دیکھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب انھیں دیکھتے تو مزاح فرماتے، فرمایا مجھے کیا ہوا اے ابو عمیرہ کہ تمہیں غلین دیکھتا ہوں، لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ان کی وہ چڑیا مرگئی جس سے یہ بھیدا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے ”ابا عمیرہ فاعل النعیر“ (اے ابو عمیرہ چڑیا کیا ہوئی)۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں روزہ کثرت سے رکھا کرتے تھے، انھوں نے آپ کے بعد سوائے سفر یا بیماری کے کبھی روزہ ترک نہیں کیا، یہاں تک کہ اللہ سے مل گئے۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ ابو طلحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چالیس سال تک برابر روزہ رکھتے رہے، سوائے عید فطر و اضحیٰ یا بیماری کے روزے ترک نہیں کرتے تھے۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ یوم اذین ابو طلحہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تیر اندازی کر رہے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سجھے آڑ میں تھے، وہ تیر انداز تھے جب اپنا سر اٹھا کر دیکھتے تھے کہ ان کا تیر کہاں گرا تو ابو طلحہ بھی اپنا سر اٹھاتے تھے اور کہتے تھے اسی طرح (دیکھتے رہتے) میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ

آپ کو کوئی تیر نہیں لگے گا، میرا سینہ آپ کے سینے کے آگے ہے، ابو طلحہ اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پیش کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا رسول اللہ میں طاقتور ہوں، اپنی ضروریات میں مجھے بھیجا کیجئے، اور آپ جو چاہیں مجھے حکم دیا کیجئے۔

انس سے مروی ہے کہ ابو طلحہ نے لقمہ کی وجہ سے اپنے بھی داغ لیا اور انس کو بھی داغ دیا۔

۶۶ ابو طلحہ سے مروی ہے کہ جنگ خیبر میں میں (اونٹ پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم نشین تھا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ابو طلحہ متوسط قامت کے اور گندم گوں رنگ کے تھے، ان میں بڑھاپے کا تغیر نہ تھا، وفات ۳۳ھ میں مدینہ میں ہوئی، عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی، وہ اس روز ستر برس کے تھے، اہل بصرہ روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے دریائی سفر کیا، اسی میں ان کی وفات ہو گئی، لوگوں نے انھیں کسی جزیرے میں دفن کر دیا۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ ابو طلحہ نے یہ آیت پڑھی ”انفرو اخفا فاثقلالا“ تم لوگ (جہاد میں) جاؤ تھوڑے سامان کے ساتھ یا بہت سامان کے ساتھ، تو انھوں نے کہا کہ میری رائے میں ہمارا رب ہمارے بوجھوں اور جوانوں کا (راہ خدا میں) سفر چاہتا ہے، اے لڑکوں کو مجھے سامان دیدو، مجھے سامان دیدو، ان کے لڑکوں نے کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو بکرؓ و عمرؓ رضی اللہ عنہما کے ساتھ جہاد کیا ہے اب ہم لوگ آپ کی طرف سے جہاد کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ مجھے سامان دیدو، وہ دریا میں سوار ہوئے، پھر ان کی وفات ہو گئی، لوگوں کو سات دن سے پہلے (دفن کے لئے) کوئی جزیرہ نہ ملا، (سات دن کے بعد جب جزیرہ ملا) تو لوگوں نے انھیں دفن کیا، ان میں کوئی تغیر نہیں ہوا تھا، جسم با تکل صحیح و سالم تھا۔

محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ مدینہ اور

بہنیں ابو طلحہ کی بقیہ اولاد تھی، عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا کہ آل ابی طلحہ اور آل نبیط بن جابر اور آل عقیبہ بن کدیم سوائے بنی منالہ و بنی عدیلہ کے باہم وارث ہوتے تھے۔

کل تین اصحاب:

بنی مبذول میں سے کہ عامر بن مالک بن النجار تھے

ثعلبہ بن عمرو

ابن محسن بن عمرو بن عقیق بن عمرو بن مبذول، وہ عامر بن مالک بن النجار تھے، ان کی والدہ کبشہ بنت ثنابت المنذر بن حرام بن عمرو بن زید مناة ابن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار حسان بن ثنابت شاعر کی بہن تھیں، ثعلبہ کی اولاد میں ام ثنابت تھیں، ان کی والدہ کبشہ بنت مالک ابن قیس بن حشر بن الحارث بن ثعلبہ بن مازن بن النجار تھیں، ثعلبہ بدر واحد و خندق اور تمام شاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ان کی وفات مدینہ میں عثمان بن عفان کی خلافت میں ہوئی، ان کی کوئی بقیہ اولاد نہ تھی۔

عبداللہ بن محمد بن عمارہ الانصاری نے کہا کہ ثعلبہ نے عثمان کو نہیں پایا، عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں جنگ جسر ابی عبیدہ میں شہید ہو گئے۔

حارث بن الصّمہ

ابن عمرو بن عقیق بن عمرو بن مبذول، کنیت ابو سعد تھی، ان کی والدہ نماضر بنت عمرو بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قیس عیلان میں سے تھیں۔ حارث بن الصّمہ کی اولاد میں سعد تھے جو جنگ صفین میں علی بن ابی طالب رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے مقتول ہوئے، ان کی والدہ ام الحکم خولہ بنت عقیقہ بن رافع بن امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل بن جشم، اوسل میں سے تھیں۔

ابو الجہم بن الحارث، جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے اور آپ سے روایت کی ہے، ان کی والدہ عقیلہ بنت کعب بن قیس بن عبیدہ ابن زید بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن النجار تھیں۔

موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن حارث التیمی نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن الصّمہ اور صہیب بن سنان کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔

عبد اللہ بن کُنف سے مروی ہے کہ حارث بن الصّمہ بدر کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے، الروح واحد پہنچے تو تھک گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مدینے واپس کر دیا، غنیمت و ثواب میں ان کا حصہ لگایا، وہ انہیں کے مثل ہو گئے جو اس میں حاضر تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ حارث احد میں شریک تھے، اس روز جب کہ لوگ بھاگے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے انہوں نے آپ سے موت پر بیعت کی، عثمان بن عبد اللہ بن المغیرہ المخزومی کو

قتل کیا اور اس کا اسباب لیا، جوندہ اور خود اور عمدہ تلوار تھی، اس روز ہم نے سوائے ان کے کسی کو نہیں سنا کہ اس نے اسباب چھین لیا ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو فرمایا۔ سب تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں جس نے اسے (عثمان بن عبد اللہ کو) ہلاک کیا، یوم احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ میرے چچا کیا ہوئے، حمزہ کیا ہوئے، حارث بن الصمہ ان کی تلاش میں نکلے، ویر کی تو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے حارث رجز پڑھتے تھے اور یہ شعر کہتے تھے:

کان رفیقاً وبناداً مہ

یا ابن الحارث بن الصمہ

رفیق تھا اور ہمارا ذمہ دار تھا

اے پروردگار حارث بن الصمہ

یلتمس الجنة فیما شہ

قد ضل فی محامہ مہمہ

جہاں وہ جنت تلاش کرتا ہے

جو خطرناک مقام میں مارا مارا پھرتا ہے

یہاں تک کہ علی بن ابی طالب حارث کے پاس پہنچے تو انہوں نے ان کو بھی پایا اور حمزہ کو مقتول پایا، دونوں نے واپس آکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی، حارث جنگ بیرعونہ میں بھی شریک تھے، جو ہجرت کے چھتیسویں چھینے صفر میں ہوئی، وہ اسی روز شہید ہوئے، آج حارث بن الصمہ کی بقیہ اولاد مدینے اور بغداد میں ہے۔

سہل بن عتیک

۶۸

— — — — —

ابن النعمان بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن منذر۔
ان کی والدہ جمیلہ بنت علقمہ بن عمرو بن ثقف بن الک بن منذر تھیں۔
سہل کے ایک بھائی تھے جن کا نام حارث بن عتیک تھا، ان کی

کننت ابو احرزم تھی، وہ بدر میں حاضر نہ تھے، ان کی والدہ بھی جمیلہ بنت علقمہ تھیں جو سہل کی والدہ تھیں، تنہا ابو معشر سہل بن عبید کہتے تھے، حالانکہ یہ ان کی یا ان کے راوی کی خطائے

سہل بن عتیک بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمر بن انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے تھے، سہل بن عتیک بدر و احد میں شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی، ان کے بھائی ابو احرزم جنگ جسرانی عبیدہ میں شہید ہوئے، انھوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی۔
تین آدمی۔

بنی عدی بن النجار

حارثہ بن سراقہ

ابن الحارث بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار ان کی والدہ ام حارثہ تھیں، نام بیچ بنت النضر بن غنم بن زید بن حرام ابن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم انس بن مالک بن النضر کی بیوی تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارثہ بن سراقہ اور السائب بن عثمان ابن مظعون کے درمیان عقد موافقہ کیا تھا، حارثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر میں شریک تھے اور اسی روز شہید ہوئے، جہان بن الحرقہ نے تیر مارا جو ان کے حلق میں لگا اور انھیں قتل کیا، حارثہ کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ (بدر میں) حارثہ بن سراقہ دیکھنے کے لیے نکلے، ان کے پاس ایک تیرا یا جس نے انہیں قتل کر دیا، ان کی والدہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کو حارثہ سے میرا تعلق معلوم ہے، اگر وہ جنت میں ہوں تو میں صبر کروں ورنہ آپ کی جو رائے ہو وہ کروں، فرمایا، اے والدہ حارثہ، ایک جنت نہیں ہے بلکہ بہت سی جنتیں ہیں، اور حارثہ اس کے افضل یا اعلیٰ فردوس میں ہیں۔

عمرو بن ثعلبہ

ابن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار کنیت ابو حکیم تھے، والدہ ام حکیم بنت النضر بن ضمضم بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم ابن عدی بن النجار، انس بن مالک اور عمرو بن ثعلبہ کی اچھوتی تھیں، عمرو بن ثعلبہ حارثہ بن سراقہ کی خالہ کے بیٹے تھے، عمرو کی اولاد میں حکیم تھے جن سے ان کی کنیت تھی، دوسرے عبد الرحمن تھے، دونوں اولاد مر گئے، دونوں کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

محرز بن عامر

ابن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔ ان کی والدہ سعدی بنت خیشمہ بن النحلث بن مالک بن کعب بن النخاط ابن کعب بن مالک بن حارثہ بن غنم بن السلم اوس میں سے تھیں اور سعد بن خیشمہ کی بہن تھیں۔

محرز کی اولاد میں اسماء اور کلثم تھیں، ان کی والدہ ام ہبل بنت ابی حارہ

عمرو بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار تھیں، محرز بدر میں شریک تھے، ان کی وفات اس صبح کو ہوئی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجدر وانہ ہوئے، انھیں شرکائے اعد میں شمار کیا جاتا ہے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

سلیط بن قیس

ابن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار۔
ان کی والدہ زغیبہ بنت زرارہ بن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار، ابی امامہ اسعد بن زرارہ کی بہن تھیں۔
سلیط کی اولاد میں ثبیتہ تھیں، ان کی والدہ سخیلہ بنت الصمہ بن عمرو ابن عتیک بن عمرو بن منذول عارث بن الصمہ کی بہن تھیں،
سلیط بن قیس اور ابو صرہ جب اسلام لائے تو دونوں بنی عدی بن النجار کے بت توڑے تھے۔ سلیط بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، جنگ جبر ابی عبیدہ میں سلسلہ میں شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

ابو سلیط

ان کا نام اسیۃ بن عمرو تھا، عمرو کی کنیت ابو خارجہ بن قیس بن مالک ابن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار تھی۔ ان کی والدہ آمنہ بنت اوس ابن عجرہ تھیں بلی میں اسے تھیں جو بنی عوف بن الخرج کے حلیف تھے۔
ابو سلیط کی اولاد میں عبد اللہ اور فضالہ تھے، ان دونوں کی والدہ

عمرو بن حنیہ بن ضمرہ بن النخار بن عمرو بن منذر بن تھیل۔
ابو سلیمان بدر واحد میں شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

عامر بن امیہ

ابن زید بن الحساس بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النخار
عامر کی اولاد میں ہشام بن عامر تھے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
صحبت پائی تھی اور بصرہ میں مقیم ہو گئے تھے، ان کی والدہ بہراؤ میں سے تھیں،
عامر بدر واحد میں شریک آئے، جنگ احد میں شہید ہوئے، ان کی
بقیہ اولاد نہ تھی۔

ثابت بن خضاء

ابن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن النخار، ان کی
بقیہ اولاد نہ تھی بروایت محمد بن عمر الاسلمی بدر میں شریک تھے، کتاب نبی الانصاف
میں جوہم نے عبد اللہ بن محمد بن عمار الانصاری سے لکھی ہے عمرو بن مالک
ابن عدی کے یہاں کوئی ولادت نہیں پائی۔

قیس بن السکن

ابن قیس بن زعوراء بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النخار
ان کی کنیت ابو زید تھی، لوگ بیان کرتے ہیں کہ وہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قرآن جمع کیا تھا۔
 قیس بن الکن کی اولاد میں زیادہ اسحاق اور خولہ تھے، ان کی والدہ
 ام خولہ بنت سفیان بن قیس بن زعوراء بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم
 ابن عدی بن النجار تھیں۔
 قیس بن الکن بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، جنگ جسرانی عبیدہ میں شہید ہوئے۔ ان کی
 بقیہ اولاد نہ تھی۔

ابو الاعور

نام کعب بن الحارث بن ظالم بن عبس بن حرام بن جندب بن عامر بن
 غنم بن عدی بن النجار تھا، ان کی والدہ ام نیار بنت ایاس بن عامر بن غلبہ
 بلی میں سے تھیں جو قبیلہ اوس کے بنی عارثہ بن الحارث کے حلفاء تھے۔
 ابو الاعور بدر واحد میں شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
 عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ ابو الاعور کا نام حارث
 ابن ظالم بن عبس تھا، کعب کی جو کتابوں میں مذکور ہیں ابو الاعور کے چچا تھے
 جو نسب انہیں جانتا تھا اس نے ان کا وہی نام رکھ دیا حالانکہ یہ خطا ہے۔

حرام بن ملحان

ملحان کا نام مالک بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم
 ابن عدی بن النجار تھا، ان کی والدہ ملیکہ بنت مالک بن عدی بن زید مناتہ
 ابن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار تھیں، بدر واحد و بیر معونہ میں شریک تھے،

بیرمونه میں، جو ہجرت کے چھتیسویں مہینے صفر میں ہوا شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا کہ ہمارے ساتھ ایسے آدمیوں کو بھیجئے جو ہمیں قرآن و حدیث کی تعلیم دیں، آپ نے انصار کے ستر آدمی بھیجے جو قاری کہلاتے تھے، ان میں میرے مامو حرام بھی تھے، یہ لوگ قرآن پڑھتے رات کو باہم درس دیتے اور سیکھتے دن کو پانی لاکر مسجد میں رکھتے، لکڑیاں جنگل سے جیتا اور بیچ کر اہل صفہ و فقراء کے لیے غلہ خریدتے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں لوگوں کو ان کے پاس بھیجا، ان لوگوں نے انھیں روکا اور منزل پہنچنے سے پہلے ہی سب کو قتل کر دیا، ان لوگوں نے کہا کہ اے اللہ ہمارے نبی کو ہماری طرف سے پہنچا دے کہ ہم تجھ سے مل گئے، ہم تجھ سے راضی ہو گئے اور تو ہم سے راضی ہو گیا۔

انس کے مامو حرام کے پاس ایک شخص چھپے سے آیا اور نیزہ مارا جو ان کے پار ہو گیا، حرام نے کہا کہ رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بھائیوں سے فرمایا کہ تمھارے بھائی قتل کر دیے گئے، انھوں نے یہ کہا کہ اے اللہ ہماری طرف سے ہمارے نبی کو پہنچا دے کہ ہم لوگ تجھ سے ملے، ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ کے بھائی حرام کو ستر آدمیوں کے ساتھ نبی عامر کی طرف بھیجا، جب وہ لوگ آئے تو میرے مامو نے ان سے کہا کہ اگر تم لوگ مجھے اس دو تو میں تمھارے آگے آؤں تاکہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پہنچاؤں، ورنہ تم لوگ مجھ سے قریب رہو، وہ آگے بڑھے، ان لوگوں نے انھیں امن دیدیا، جس وقت وہ ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کر رہے تھے تو انھوں نے کسی کو اشارہ کیا جس نے ان کے نیزہ مار کے پار کر دیا، انھوں نے

کہا اللہ اکبر، رب کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا، وہ لوگ ان کے بقیہ ساتھیوں پر ٹیٹ پڑے اور قتل کر دیا، سوائے ایک لنگڑے آدمی کے جو پہاڑ پر چر رہا تھا۔

انس سے مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور خبر دی کہ وہ لوگ اپنے پروردگار سے ملے، وہ ان سے راضی ہوا اور اس نے انہیں راضی کر دیا۔

انس نے کہا کہ ہم لوگ (قرآن میں) پڑھتے تھے **بَلِّغُوا قَوْمَنَا** انا قد لقینا ربنا خرضی عنا وارضانا“ (ہماری قوم کو پہنچا دو کہ ہم اپنے پروردگار سے مل گئے، وہ ہم سے راضی ہوا اور اس نے ہمیں راضی کر دیا) اس کے بعد یہ (آیت) منسوخ ہو گئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس صبحوں کو رعل و ذکوان دینی لیجان اور عقیقہ کے لیے جنھوں نے اللہ کی اور رحمن کی نافرمانی کی تھی بدو عاکہ۔ عاصم بن بہدلہ سے مروی ہے کہ ابن مسعود نے فرمایا کہ جس کو اس قوم کے پاس آنا پسند ہو جنھوں نے مشاہدہ (حال رب) کیا تو وہ ان لوگوں کے پاس آئے۔

ان کے بھائی:

سَلِیم بن لِحْمان

لحمان کا نام مالک بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم ابن عدی بن النجار تھا، ان کی والدہ کنیکہ بنت مالک بن عدی بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار تھیں، یہ دونوں زوجہ ابطلحہ والدہ انس بن مالک ام سلیم بنت لِحمان کے بھائی تھے، ام حرام زوجہ عبادہ بن الصامت کے بھی بھائی تھے۔

سلیم بدر و احد اور یوم بیر معونہ میں شریک تھے، وہ اسی روز شہداء

انصار کے ساتھ شہید ہوئے یہ واقعہ ہجرت کے چھتیسویں چھینے صفر میں ہوا ان کی بقیہ اولاد نہ تھی خالد بن زید بن حرام کی اولاد بھی تمام ہو چکی تھی ان میں سے کوئی نہ رہا

حلفائے نبی عدی بن النجار

سواد بن غزیزہ

ابن وہب بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاۃ بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم کاب تھے یہ وہی شخص ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لائٹھی بھونکی پھر انھیں دے دی اور فرمایا کہ انتقام لے لو ایلایا (بیت المقدس میں ان کی بقیہ اولاد ہے)۔

حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواد بن عمرو کو چادر اوڑھے ہوئے دیکھا (اسماعیل راوی نے اسی طرح کہا یعنی بجائے سواد ابن غزیزہ سواد بن عمرو کہا) تو فرمایا ”خط حظ درس درس“

پھر آپ نے لکڑی یا سوک ان کے شکم میں بھونکی وہ کھسک گئی اور ان کے شکم میں نشان پڑ گیا عرض کی یا رسول اللہ قصاص لوں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصاص لے لو آپ نے اپنا شکم مبارک ان کے لیے کھول دیا انصار نے کہا کہ اے سواد رسول اللہ (سے انتقام لو گے؟) انھوں نے کہا کہ کسی کی جلد کو میری جلد پر فضیلت نہیں ہے آپ نے ان کے لیے اپنا شکم کھول دیا انھوں نے اسے بوسہ دیا اور کہا کہ میں اسے چھوڑتا ہوں تاکہ آپ اس کے بدلے قیامت میں میری شفاعت کریں حسن نے کہا کہ اس وقت انھیں ایمان نے پالیا۔

جلد بارہ آدمی:

بنی مازن بن النجار

قیس بن ابی صعصعہ

نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمر بن غنم بن مازن تھا ان کی والدہ شیبہ بنت عاصم بن عمر بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار تھیں۔

قیس کی اولاد میں الفا کہ اور ام الحارث تھیں ان کی والدہ امہ بنت معاذ بن عمرو بن الجحوح بن زید بن حرام بن غنم بن کعب بن سلمہ ابن الحارث تھیں، آج قیس کی بقیہ اولاد نہیں ہے۔

قیس کے تین بھائی تھے جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی وہ لوگ بدر میں شریک نہ تھے ان میں سے حارث بن ابی صعصعہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے، ابو کلاب وجابر فرزندان ابی صعصعہ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے، ان سب کی والدہ ام قیس تھیں جو شیبہ بنت عاصم ابن عمرو بن عوف بن مبذول تھیں۔

بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابی معشر و محمد بن عمر قیس بن ابی صعصعہ سیر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے تھے قیس بدر و احد میں بھی شریک تھے۔

عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں قیس بن ابی صعصعہ کو ساتھ لشکر یعنی فوج پیادہ پر عامل بنایا تھا۔

عبداللہ بن کعب

ابن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن ازن، کنیت ابو الحارث
تھے، ان کی والدہ زباب بنت عبداللہ بن حبیب بن زید بن ثعلبہ بن زید
مناة بن حبیب بن عبد حارث بن مالک بن عصب بن جشم بن خزرج تھیں۔
عبداللہ بن کعب کی اولاد میں حارث تھے، ان کی والدہ زغیبہ
بنت اوس بن خالد بن الجعد بن عوف بن مبذول تھیں، حارث بن عبداللہ
کے بیٹے عبداللہ یوم الحمرہ میں مقتول ہوئے۔

عبداللہ بن کعب بدر میں شریک تھے، یوم بدر میں مخاضہ پر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے عامل تھے، احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ رہے، وفات عثمان بن عفان کی خلافت میں ہوئی بقیہ اولاد مدینے
و بعد اوستی تھی۔

محمد بن سعد نے کہا کہ میں نے بعض انصار سے سنا کہ عبداللہ بن کعب
کی کنیت ابو یحییٰ تھی اور وہ ابو لیلی المازنی کے بھائی تھے۔

ابوداؤد

۷۴

نام عمیر بن عامر بن مالک بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن
ازن تھا، ان کی والدہ نائلہ بنت ابی عاصم بن غزیہ بن عطیہ بن خنساء
ابن مبذول بن عمرو تھیں۔
ابوداؤد کی اولاد میں داؤد اور سعد اور حمزہ تھے، ان کی والدہ
نائلہ بنت سراقہ بن کعب بن عبد العزیٰ بن غزیہ بن عمرو بن عبد بن عوف

ابن غنم بن مالک بن النجار تھے، جعفر تھے، ان کی والدہ کلب میں سے تھیں،
ابوداؤد کی بقیہ اولاد تھی مگر زمانہ قریب میں ختم ہو گئی، ان میں سے کوئی
نہ رہا۔
ابوداؤد بدر و احد میں شریک تھے۔

سراقہ بن عمرو

ابن عطیہ بن خُصاء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن، ان کی والدہ
عقیقہ بنت قیس بن زعور او بن حرام بن جذب بن عامر بن غنم بن عدی
ابن النجار تھیں۔
بدر و احد و خندق و حَیْیَہ و خیبر و عمرہ قضا و غزوہ مونہ میں شریک
تھے، دیگر انصار کے ساتھ غزوہ موتہ میں شہید ہوئے، یہ جمادی الاولیٰ
۸ء میں ہوا، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

قیس بن مُخَلَّد

ابن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن عارت بن ثعلبہ بن مازن بن النجار
ان کی والدہ غیطلہ بنت مالک بن صُرْمہ بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم
ابن عدی بن النجار تھیں۔
قیس بن مخلد کی اولاد میں ثعلبہ تھے، ان کی والدہ زغیبہ بنت اوس
ابن خالد بن الجعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار
تھیں۔
قیس بن مخلد بدر و احد میں شریک تھے، احد میں شہید ہوئے

جو ہجرت کے بتیسویں مہینے شوال میں ہوا تھا، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی، عبید
ابن حارث بن ثعلبہ بن مازن کی اولاد بھی ہلاک ہو گئی، ان میں سے کوئی
باقی نہ رہا۔

حلفاء بنی مازن بن النجار

عصیمہ

بنی اسد بن خزیمہ بن مدرکہ کے حلیف تھے، بدر میں شریک تھے،
ان کی بقیہ اولاد نہ تھی،
کل چھ آدمی؛

بنی دینار بن النجار

نعمان بن عبد عمرو

ابن مسعود بن عبد الاشہل بن حارث بن دینار، ان کی والدہ سمیراء
بنت قیس بن مالک بن کعب بن عبد الاشہل بن حارث بن دینار تھیں۔
بدر و احد میں شریک تھے، احد ہی میں شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد
نہ تھی۔

ان کے بھائی:

صَحَّاک بن عبد عمرو

ابن مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار، ان کی والدہ بھی سمیرا بنت قیس بن مالک بن کعب بن عبد الاشہل تھیں۔
 بدر و احد میں شریک تھے ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
 نعان اور صَحَّاک کے ایک حقیقی بھائی تھے جن کا نام قطیبہ بن عبد عمرو بن مسعود تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی اور بیر معونہ میں شہید ہوئے۔

جابر بن خالد

ابن مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار، اولاد میں عبد الرحمن ابن جابر تھے، ان کی والدہ عمیرہ بنت سلیم بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب ابن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار تھیں۔
 جابر بن خالد بدر و احد میں شریک تھے، وفات اس حالت میں ہوئی کہ بقیہ اولاد نہ تھی۔

کعب بن زید

ابن قیس بن مالک بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار

ان کی والدہ لیلیٰ بنت عبد اللہ بن ثعلبہ بن جثثم بن الک بن سالم بنی الجلیلی
میں سے تھیں۔
کعب کی اولاد میں عبد اللہ اور جمیلہ تھیں، ان کی والدہ ام رباع
بنت عبد عمرو بن مسعود بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار تھیں، یہ انعمان
وضحاک و قطبہ فرزندان عبد عمرو کی بہن تھیں۔
کعب بن زید بدر و احد و بصرہ معونہ میں شریک تھے، اس روز وہ
زخمی اٹھا کر لائے گئے، خندق میں شریک ہوئے اور اسی روز شہید ہو گئے،
ضرار بن الخطاب الغہری نے قتل کیا، یہ واقعہ ذوالقعدہ ۳۵ھ میں ہوا کعب
ابن زید کی بقیہ اولاد تھی۔

سلیم بن حارث

ابن ثعلبہ بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار انعمان وضحاک
و قطبہ فرزندان عبد عمرو بن مسعود کے ان کی والدہ سمیرا بنت قیس بن
الک بن کعب بن عبد الاشہل کے ذریعے سے اخانی بھائی تھے۔
سلیم بن حارث کی اولاد میں حکم و عمیرہ تھیں، ان کی والدہ سہیبہ
بنت ہلال بن کوثر بنی سلیم بن منصور میں سے تھیں۔
سلیم بن حارث بدر و احد میں شریک تھے، احد میں ہجرت کے
بیسویں چھینے شوال میں شہید ہوئے ان کی بقیہ اولاد تھی۔

سعید بن سہیل

ابن الک بن کعب بن عبد الاشہل بن حارثہ بن دینار موسیٰ بن

عقبہ و محمد بن عمر و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے اسی طرح کہا نسب
انصار میں بھی وہ سعید بن ہبیل ہیں، لیکن محمد بن اسحاق و ابو معشر نے کہا کہ
وہ سعد بن ہبیل تھے۔
بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی کوئی اولاد نہ تھی،
ان کی ایک بیٹی ہزلیہ تھیں جو مر چکی تھیں۔

حلفائے بنی دینار بن النجار

بجیر بن ابی نجبہ

ہلی کے حلیف تھے اور کہا جاتا ہے کہ جہینہ کے حلیف تھے، بنی دینار
ابن النجار کہتے تھے کہ وہ ہمارے مولیٰ تھے۔
بجیر بدر و احد میں شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی، ان سب
لوگوں کی اولاد ہلاک ہو چکی تھی سوائے سلیم بن حارث کی اولاد کے۔
جلہ سات آدمی؛

بنی حارث بن الخزرج اور بنی کعب بن حارث بن الخزرج

سعد بن الربیع

ابن عمرو بن ابی زہیر بن الک بن امرئ القیس بن الک الاغر

ابن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج، ان کی والدہ ہزیلہ بنت عتبہ بن عمرو بن فہج ابن عامر بن جشم بن الحارث بن الخزرج تھیں۔

سعد کی اولاد میں ام سعد تھیں جن کا نام جمیلہ تھا، وہ خارجہ بن زید بن ثابت بن ضحاک کی والدہ تھیں، جمیلہ کی والدہ عمرہ بنت حزم بن زید بن نوزان ابن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن النجار، عمارہ و حزم فرزند ان حزم کی بہن تھیں۔

تمام راوی متفق ہیں کہ سعد بن الربیع عقبہ میں موجود تھے، وہ بارہ نقباء میں سے ایک تھے، سعد جاہلیت میں بھی لکھتے تھے حالانکہ کتابت عرب میں بہت کم تھی۔

موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن الربیع اور عبد الرحمن بن عوف کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا، ایسا ہی محمد بن اسحاق نے بھی کہا۔

اس بن مالک سے مروی ہے کہ جب عبد الرحمن بن عوف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینے میں آئے تو آپ نے ان کے اور سعد ابن الربیع کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، سعد انھیں اپنے گھر لے گئے، کھانا منگایا اور دونوں نے کھایا، انھوں نے ان سے کہا کہ میری دو بیویاں ہیں، تم اللہ کی راہ میں میرے بھائی ہو، تمھارے کوئی عورت نہیں ہے، میں ایک چھوڑ دیتا ہوں، تم اس سے نکاح کر لو، انھوں نے کہا واللہ نہیں، سعد نے کہا میرے باغ چلو کہ اس کا آدھا حصہ میں تمھیں دے دوں، انھوں نے کہا کہ نہیں، اللہ تمھارے مال اور اہل و عیال میں برکت کرے، مجھے بازار کا راتہ بتاؤ، وہ بازار گئے، گھی اور نشیر خریدا اور فروخت کیا، مدینے کے کسی راستے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قدموں ہوئے، بدن پر زردی کا دھبہ تھا، فرمایا، ٹھیرو، عرض کی، یا رسول اللہ میں نے انصار کی لڑکی سے گٹھلی بھر سونے پر نکاح کیا ہے، فرمایا ولیمہ کرو خواہ ایک ہی بکری پر ہو۔

محمد بن عمر نے کہا کہ سعد بن الربیع بدرواۃ میں شریک تھے، عروہ

احد میں شہید ہوئے، بقیہ اولاد نہ تھی، عمرو بن ابی زہیر بن مالک کی اولاد بھی ہلاک ہو چکی تھی ان میں سے کوئی باقی نہ رہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے یوم احد میں سعد بن الربیع کو اس طرح دیکھا کہ ان کے بارہ نیزے لگے تھے۔

۷۸ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ جب یوم احد ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس سعد بن الربیع کی خبر کون لائے گا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں، وہ گیا اور مقتولین میں گھومنے لگا، سعد بن الربیع نے پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے اس نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے کہ تمہاری خبر لاؤں، انہوں نے کہا کہ خدمت نبوی میں جاؤ، میرا سلام کہو اور خبر دو کہ مجھے بارہ نیزے مارے گئے ہیں جو قتل کی حد تک پار ہو گئے ہیں، قوم کو آگاہ کر دو کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں قتل کر دیے گئے کہ ان میں سے ایک بھی زندہ رہا تو ان کے لیے اللہ کے نزدیک کوئی عذر نہ ہوگا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ سعد بن الربیع کی انھیں زخموں سے وفات ہو گئی، اسی روز خارجہ بن زید بن ابی زہیر بھی شہید ہوئے، دونوں ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے، معاویہؓ نے نہر نظامہ جاری کی تو ان کے منادی نے مدینے میں ندا دی کہ احد میں جس کا کوئی شہید ہو تو وہ حاضر ہو، لوگ اپنے شہداء کے پاس گئے، انہوں نے ان کو اس طرح زور تازہ پایا کہ کوئی تغیر نہ ہوا تھا، سعد بن الربیع اور خارجہ بن زید کی قبر کنارے تھی وہ چھوڑ دی گئی اور اس پر مٹی ڈال دی گئی۔

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ سعد بن الربیع کی بیوی اپنی دونوں بیٹیوں کو جو سعد سے تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائیں اور عرض کی، یا رسول اللہ یہ دونوں سعد کی بیٹیاں ہیں، ان کے باپ غزوہ احد میں شہید ہو گئے، چچا نے مال لے لیا اور ان دونوں کے لیے کچھ بچھوڑا، واللہ ان کے لیے مال نہ ہوگا تو ان کی شادیاں نہ ہوں گی فرمایا،

اس معاملے میں اللہ فیصلہ کرے گا، اللہ نے آیت میراث نازل فرمائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چچا کو بلایا اور فرمایا کہ سعد کی بیٹیوں کو دو ثلث دو ان کی والدہ کو آٹھواں حصہ دو اور جو بچے وہ نکھارا ہے۔

خارجہ بن زید

ابن ابی زہیر بن مالک بن امرئ القیس بن مالک الاغر بن ثعلبہ ابن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج، کنیت ابو زید نضلی، اور والدہ السیدہ بنت عامر بن عبید بن غیان بن عامر بن خطمہ اوس میں سے تھیں،

خارجہ کی اولاد میں زید بن خارجہ تھے، یہ وہی ہیں جن سے عثمان بن عفان کے زمانے میں ان کی موت کے بعد کلام سنا گیا، حبیبہ بنت خارجہ جن سے ابو بکر صدیقؓ نے نکاح کیا، ان سے ان کے یہاں ام کلثوم پیدا ہوئیں، ان دونوں کی والدہ ہزلیہ بنت عتبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن جشم بن الحارث بن الخزرج تھیں اور وہ دونوں سعد بن الربیع کے اخیانی بھائی تھے۔

خارجہ بن زید کی بقیہ اولاد تھی جو سب مر گئی، زید بن ابی زہیر ابن مالک کی بھی سب اولاد مر گئی، ان میں سے کوئی باقی نہ رہا، خارجہ بن زید ابن ابی زہیر بالاتفاق سب کی روایت میں عقبہ میں آئے تھے۔

سعد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خارجہ بن زید بن ابی زہیر اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، ایسا ہی محمد بن اسحاق نے بھی کہا، خارجہ بن زید بدر و احد میں شریک تھے، غزوہ احد میں شہید ہوئے، وہ نیزوں کی گرفت میں آ گئے،

دس سے زائد زخم لگے، ان کے پاس سے مروان بن امیہ گذرا، اس نے انھیں پہچانا، اور حملہ کر کے قتل کر دیا، پھر انھیں شلہ کیا، اور کہا کہ یہ ان لوگوں میں سے ہے جس نے بدر میں میرے باپ علی پر برا بھلا کہتا تھا، یعنی امیہ بن خلف پر، اب میں اس قابل ہوا کہ اپنا دل ٹھنڈا کروں، جب کہ اصحاب بنی محمد کے منتخب لوگوں کو قتل کر لیا، میں نے ابن قوفل کو قتل کیا، میں نے ابن ابی نہیر یعنی خارجہ بن زید کو قتل کیا، اور میں نے اوس بن ارقم کو قتل کیا۔

عبداللہ بن رواحہ

— — — — —

ابن ثعلبہ بن امرئ القیس بن عمرو بن امرئ القیس بن مالک الاغر ابن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج، ان کی والدہ کبشہ بنت واقد بن عمرو بن الاطنابہ بن عامر بن زید مناة بن مالک الاغر تھیں۔ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن رواحہ کی کنیت ابو محمد تھی، محمد بن عمرؓ نے کہا کہ میں نے کسی کو کہتے سنا کہ ان کی کنیت ابو رواحہ تھی، ممکن ہے کہ ان کی دونوں کنیتیں ہوں، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی، وہ نعمان بن بشیر بن سعد کے مامو تھے۔ عبداللہ بن رواحہ جاہلیت کے زمانے میں لکھتے تھے، حالانکہ اس زمانے میں عرب میں کتابت بہت کم تھی۔

بالاتفاق سب کی روایت میں عبداللہ عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ حاضر ہوئے، انصار کے بارہ نقباء میں سے ایک (نقیب) تھے، بدر واحد و خندق و حدیبیہ و خیبر و عمرہ قضا میں شریک تھے، انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر سے اہل عالیہ کو اس فتح کی خوشخبری دینے کے لیے آگے بھیج دیا تھا جو آپ کو اللہ نے عطا فرمائی تھی، عالیہ بنی عمرو بن عوف و خطمہ و وائل (کئی آبادی) ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (احد کے بعد) موعودہ غزوہ بدر کے لئے روانہ ہوئے تو مدینے میں انہیں اپنا جانشین مقرر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خیبر میں تیس سواروں کے ہمراہ بطور سریت امیر بن رازم یہودی کی طرف بھیجا، جس کو انھوں نے قتل کر دیا، پھر انھیں غرض (کھجوروں کا اندازہ کرنے والا) بنا کے خیبر بھیجا، جہاں غزوہ موتہ میں شہید ہونے تک برابر ان لوگوں کی پیداوار کا اندازہ کرتے رہے۔

الشجعی سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کو اہل خیبر کے پاس بھیجا تھا، انھوں نے ان لوگوں کی کھجوروں کا اندازہ کیا۔ سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں اونٹ پر داخل ہوئے، آپ عصا سے حجر اسود کو بوسہ دے رہے تھے، ہمراہ عبد اللہ بن رواحہ بھی تھے جو آپ کی اونٹنی کی نیل کپڑے ہوئے تھے اور یہ (اشعار) کہہ رہے تھے:

خلوانبی الکفار عن سبیلہ - نحن ضبناکم علی تاویلہ - ضربا یزید العلم مقبیلہ
اے اولاد کفار آپ کے راستے سے ہٹ جاؤ۔ ہم نے آپ کے رجوع کرنے پر تمہیں ایسی مار دی جو مردوں کو مقام تترت سے بڑھا
ہمارے اشیاء سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ناقہ، عصباء، پر اس طرح طواف کیا کہ آپ کے پاس ایک عصا تھا، جب آپ حجر اسود پر گزرتے تھے اس سے (مس کر کے) حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے، عبد اللہ بن رواحہ رجز پڑھتے تھے کہ:

خلوانبی الکفار عن سبیلہ - خلوا فان الخیر مع رسولہ - قد انزل الرحمن فی تدریلہ

ضربا یزید العلم مقبیلہ ویزید الخلیل عن خلیلہ
اے اولاد کفار آپ کا راستہ غالی کر دو۔ کیونکہ خیبر اس کے رسول کے ساتھ ہے۔ اللہ نے قرآن میں نازل کر دی، ایسی بار جو مردوں کو مقام تترت سے بڑھاؤ۔ اور دوست سے دوست کو بھلاؤ۔
قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ سے فرمایا کہ اترو اور ہمارے اونٹوں کو حرکت دو

(یعنی رجز پڑھو) عرض کی، یا رسول اللہ میں نے یہ کلام (یعنی رجز کہنا) ترک کر دیا ہے، عمرؓ نے کہا سنو اور اطاعت کرو، اور یہ کہتے ہوئے (اپنے اونٹ سے اترے):

یا رب لولا انت ما اهتدينا ولا تصدقنا ولا حولنا
اے پروردگار اگر تو نہ ہوتا تو ہم لوگ راستہ نہ پاتے ۔ تو خیرات کرتے نہ ناز پڑھتے
فانزلن سكينتنا علينا وثبت الاقدامان لا قينا

ان الكفار قد بلغوا علينا

ہم پر سکیں (سکون و اطمینان) نازل فرما ۔ اور جب ہم (دشمن کا) مقابلہ کریں تو ہمارے قدم ثابت رکھ
کیونکہ کفار نے ہم پر بغاوت کی ہے
وکیع نے کہا کہ دوسرے راوی نے اتنا اور اضافہ کیا
وان اسرا دوا فتنہ ایبنا۔ (جب انھوں نے فتنے کا ارادہ کیا تو ہم نے انکار کیا)
راوی نے کہا کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ ان پر
رحمت کر، اس پر عمرؓ نے کہا کہ (رحمت) واجب ہو گئی۔

محمد بن عبید کی حدیث میں یہ ہے ع اللہم لولا انت ما اهتدينا
(اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے)۔

محب بن عمرؓ نے کہا کہ عبد اللہ بن رواحہ نے صرف عمرہ قضا میں شہ
میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیت اللہ کا طواف کیا تھا، اور عبد اللہ
بن رواحہ شاعر تھے۔

مدرک بن عمارہ نے عبد اللہ بن رواحہ سے روایت کی کہ میں مسجد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میں اس وقت گذرا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے
ہوئے تھے، اصحاب میں سے کچھ لوگ کنارے پر تھے، جب انھوں نے مجھے
دیکھا تو انکار کیا کہ اے عبد اللہ بن رواحہ، اے عبد اللہ بن رواحہ، مجھے
معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا ہے، میں آپؐ کی

طرف گیا تو آپ نے فرمایا 'یہاں بیٹھو' میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا، فرمایا کہ جب تم شعر کہنا چاہتے ہو تو کیوں کر کہتے ہو؟ گویا آپ اس سے تعجب فرما رہے تھے، عرض کی: غور کر لوں تو کہوں (یعنی کوئی کلام موزوں کر لوں تو سنائوں) فرمایا مشرکین ہی کو اختیار کرنا، حالانکہ میں نے کچھ طیارہ کیا تھا پھر بھی غور کیا اور یہ شعر ناث ہے

خبرونی اثمان العباء متی کنت بطریق اودانت لکم مضراً

(یعنی اے اثمان عبا، عبا کی قیمتو) مجھے اس وقت کی خبر دو جب تم لوگ بطریق (پادری) تھے یا قبیلہ مضر کے لوگ تمہارے نزدیک رہتے تھے)۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میرے کلام کو ناپسند فرمایا، اس لیے کہ میں نے آپ کی قوم کو اثمان عبا کر دیا تھا، پھر عرض کی: ہے

۱ یا ہاشم الخیر ان اللہ فضلکم علی البریۃ فضلاً ما لہ غیرہ

اے ہاشم خیر! اللہ نے تم کو مخلوق پر وہ فضیلت دی ہے جو تمہارے اعیاد کے لیے نہیں

۲ انی تفرست فیک الخیراء خذ خراسۃ خالفتہم فی الذی نظروا

میں تپ کے اندر اپنی فراست سے خیر دریافت کر لی۔ جسے میں نے ایسی فراست سے معلوم کیا جو نظر کرنے والوں کے مخالفت ہے۔

۳ ولو سألت او استنصرت بعضهم فی جبل مرہ ما آووا ولا نصراً

اور اگر آپ طلب کریں ان میں سے کسی سے مدد یا میں نے اپنے امیر عظیم بن نذرہ و ٹھکانا دیں یا مدد کریں

۴ فثبت اللہ ما آتاکم من حسن تثبیت موسیٰ ونصر کالذی نصرنا

اللہ نے جو نیکیاں آپ کو دیں انھیں اس طرح قائم رکھے۔ جس طرح موسیٰ کی اور ان کی مدد کہ جن کی مدد گئی وہ قائم رہی

آپ مسکراتے ہوئے متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہیں بھی اللہ ثابت قدم رکھے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی ”الشَّعْرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ“ (مگر وہ لوگ شعراء کی پیروی کرتے ہیں) تو عبد اللہ بن رواحہ نے کہا کہ اللہ کو معلوم ہے کہ میں انہیں (شعراء) میں سے ہوں، پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ”الا الذین آمنوا و عملوا الصالحات“ ختم آیت تک (مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے)۔

عبادہ بن الصامت سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن رواحہ کی عیادت فرمائی، مگر وہ اپنے بستر سے نہ اٹھے، فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہداء کون ہیں، لوگوں نے عرض کی کہ مسلم کا قتل شہادت ہے، فرمایا نبی امت کے شہداء کہ ہیں، قتل مسلم شہادت ہے، مرض شکم شہادت ہے، غرق شہادت ہے، جس عورت کو اس کا چپچل میں قتل کر دے تو یہ بھی شہادت ہے۔

نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ پر غشی طاری ہوئی تو ان کی بہن رونے لگیں اور کہنے لگیں کہ ہائے پہاڑ، ہائے یہ ہائے وہ، اور ان کی خوبیاں شمار کرنے لگیں، جب افاقہ ہو اتوا بن رولہ نے کہا کہ تم نے جو کچھ کہا (اس سے) سوائے اس کے کہ مجھے کہا جائے کہ تم ایسے ہو (اور کیا فائدہ)۔

۸۲ حسن سے مروی ہے کہ ابن رواحہ پر غشی طاری ہوئی تو ان کی عورتوں میں سے کسی نے کہا کہ ہائے پہاڑ، ہائے عزت، ان سے کہا گیا کہ تم اس کے پہاڑ ہو، تم اس کی عزت ہو، جب افاقہ ہوا تو انھوں نے کہا کہ تم نے جو کچھ کہا اس کی مجھ سے باز پرس کی جائے گی۔ ابو عمران الجونی سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ پر غشی طاری ہوئی تو ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور

فرمایا، اے اللہ! اگر ان کی موت آگئی ہے تو ان پر آسان کر دے، اور اگر ان کی موت نہ آئی ہو تو انہیں شفا دے، جب کچھ آرام محسوس ہوا تو عرض کی، یا رسول اللہ! میری والدہ کہتی تھیں، ہائے بہار! ہائے پشت! اور فرشتہ لو ہے کا گرز اٹھا کر کہتا تھا کہ تم ایسے ہو، اگر تمیں کہہ دیتا کہ ہاں تو وہ اس سے مجھے پارہ پارہ کر دیتا۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن رواحہ نے کسی جنگ کے موقع پر (یہ شعر) کہے:

يا نفس الا سلامك تكبر حين الجنه - احلف بالله لننله - طائعه اولئك كهنه

(اے نفس! کیا میں تجھے نہیں دیکھتا کہ جنت کو ناپسند کرتا ہے۔ بخدا تو اس میں نازل ہوگا۔ خوشی ہے یا اے ناپسند کرنے والے!)

عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ جب موتہ میں جعفر بن ابی طالب شہید ہو گئے تو ان کے بعد جھنڈا عبد اللہ بن رواحہ نے لے لیا، وہ بھی شہید ہو گئے، اور آگے بڑھ کے جنت میں داخل ہو گئے، انصار پر یہ شاق گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ان کے زخم لگا تو بزدلی کی، بعد کو اپنے نفس پر عتاب کیا اور بہادری کی، وہ اسی روز شہید ہو گئے، موتہ کے امراء میں سے تھے، جنت میں داخل ہو گئے، اور اپنی قوم کے آگے ہو گئے، غزوہ موتہ جمادی الاولیٰ میں ہوا تھا۔

خلاۃ دین سوید

ابن ثعلبہ بن عمرو بن حارثہ بن امرئ القیس بن مالک الاعرج بن ثعلبہ

ابن کعب۔

ان کی والدہ عمرہ بنت سعد بن قیس بن عمرو بن امرئ القیس بنی حارث

ابن الحزرج میں سے تھیں۔

خلاد سب کی روایت میں عقبہ میں حاضر ہوئے تھے، ان کی اولاد میں السائب بن خلاد تھے، جنھوں نے بنی صلیٰ اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی، اور عمر بن الخطابؓ نے یمن پر عامل بنایا تھا، دوسرے احکم بن خلاد تھے، ان دونوں کی والدہ لیلیٰ بنت عبادہ بن ولیم، سعد بن عبادہ کی بہن تھیں، ان دونوں کی اولاد ختم ہو چکی تھی، حارثہ بن امرئ القیس بن مالک الاعرجی اولاد بھی ختم ہو چکی تھی، ان میں سے کوئی باقی نہ رہا۔

۸۳ خلاد بکر واحد و خندق اور یوم بنی قریظہ میں شریک تھے، اسی روز شہید ہوئے، بنی قریظہ کی ایک عورت بنانہ نے ان پر چلی گرا دی، جس نے ان کا سر بھاڑ دیا، بنی صلیٰ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے لیے دو شہیدوں کا ثواب ہے، ان کے بدلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو قتل کر دیا، نانہہ القریظی کی بیوی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۳۵ھ میں ذوالقعدہ کے اوخر سے ذی الحجہ کے اوائل تک پندرہ دن بنی قریظہ کا محاصرہ کیا، یہاں تک کہ وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اترے۔

عبد الجیز بن اسماعیل بن محمد بن ثابت بن قیس بن شماس نے اپنے باپ دادا سے روایت کی کہ یوم قریظہ میں انصار کے ایک شخص شہید ہوئے، جن کا نام خلاد تھا، ان کی ماں کو لایا گیا اور کہا گیا کہ اے والدہ، خلاد، خلاد قتل کر دیے گئے، وہ نقاب ڈالے ہوئے آئیں تو ان سے کہا گیا کہ خلاد تو قتل کر دیے گئے اور تم نقاب ڈالے ہوئے ہو، انھوں نے کہا کہ اگر مجھ سے خلاد کم کر دیے گئے تو میں اپنی حیا کو کم نہ کروں گی، بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو، ان کے لیے دو شہیدوں کا اجر ہے، کہا گیا کہ یا رسول اللہ یہ کس لیے، تو آپ نے فرمایا اس لیے کہ اہل کتاب نے انھیں قتل کیا۔



بشیر بن سعد

ابن شعلبہ بن غلاس بن زید بن مالک الاعرج بن ثعلبہ بن کعب ان کی والدہ انیسہ بنت خلیفہ بن عدی بن عمرو بن امرئ القیس بن مالک الاعرج تھیں بشیر کی اولاد میں نعلان تھے، انھیں سے ان کی کنیت (ابو النعلان) تھی اور آئینہ، ان دونوں کی والدہ عمرہ بنت رواحہ، عید اللہ بن رواحہ کی بہن تھیں، بشیر کی بقیہ اولاد تھی، بشیر جاہلیت میں بھی عربی لکھتے تھے، حالانکہ کتابت عرب میں بہت کم تھی، بشیر سب کی روایت میں عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

عبد اللہ بن الحارث بن الفضل نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان ۳ھ میں بشیر بن سعد کو فدک میں نبی مرہ کی جانب تیس آدمیوں کے ہمراہ بطور سریر بھیجا، ان سے مرہین نے مقابلہ کیا اور بہت سخت قتال کیا، بشیر کے ساتھیوں کو مصیبت پہنچائی اور ان میں سے جو بھاگا وہ بھاگا، بشیر نے نہایت سخت قتال کیا، یہاں تک کہ ان کے سینے میں تلوار لگ گئی اور کہا گیا کہ وہ مر گئے، جب شام ہوئی تو وہ بمشکل فدک تک آئے، اور وہاں چند روز تک ایک یہودی کے یہاں رہے، پھر مدینے واپس آ گئے،

بشیر بن محمد بن عبد اللہ بن زید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشیر بن سعد کو تین سو آدمیوں کے ہمراہ بطور سریر فدک و وادی القریۃ کی درمیاں میں و جبار کی جانب بھیجا، وہاں کچھ آدمی غطفان کے تھے

جو عیینہ بن حصن الفزاری کے ساتھ جمع ہو گئے تھے، بشر ان سے ملے، ان کی جماعت کو منتشر کر دیا، ان پر فتح مند ہوئے، اور قتل کیا، قید کیا اور غنیمت حاصل کی، عیینہ اور اس کے ساتھی ہر طرف بھاگے، یہ سر پہ سوال سہ میں ہوا تھا۔

عاصم بن عمر بن قتادہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرہ قضا کے لیے ذی القعدہ سہ میں روانہ ہوئے تو ہتیار آگے بھیج دیے اور اُس پر بشیر بن سعد کو عامل بنایا، بشیر عین التمر میں خالد بن ولید کے ساتھ تھے اور اسی روز شہید ہوئے، یہ خلافت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں ہوا۔

ان کے بھائی:

سماک بن سعد

— — — — —

ابن ثعلبہ بن خلاص بن زید بن مالک الاعرج، ان کی والدہ امیہ بنت خلیفہ بن عدی بن عمرو بن امرئ القیس تھیں۔
بدرواحد میں شریک تھے، جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

سبیع بن قیس

— — — — —

ابن عبسہ بن امیہ بن مالک بن عامرہ بن عدی بن کعب بن الخزرج ابن الحارث بن الخزرج، ان کی والدہ خدیجہ بنت عمرو بن زید بن عبدہ ابن عبید بن عامرہ بن عدی بنی حارث بن الخزرج میں سے تھیں۔
سبیع کی اولاد میں عبد اللہ تھے، ان کی والدہ بنی جدارہ میں سے

تھیں، وہ مر گئے اور کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔
 سبيع بدر و احد میں شریک تھے، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری
 کہتے تھے کہ وہ سبيع بن قیس بن ماکشہ بن امیہ تھے۔
 اُن کے بھائی:

عبادہ بن قیس

ابن عبسہ بن امیہ بن مالک بن عامرہ بن عدی بن کعب یہ دونوں
 ابوالدرداء کے چچا تھے، عبادہ کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
 عبادہ بدر و احد و خندق و حدیبیہ و خیبر و جنگ موتہ میں شریک تھے
 اور اُسی روز جمادی الاولیٰ ۳۳ء میں شہید ہوئے۔
 عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے بیان کیا کہ سبيع بن قیس کے
 ایک حقیقی بھائی تھے جن کا نام زید بن قیس تھا، وہ بدر میں شریک نہ تھے،
 انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی۔

۸۵

یزید بن الحارث

ابن قیس بن مالک بن احمر بن حارثہ بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج
 ابن الحارث بن الخزرج، ان کی والدہ قسم بن قبیلہ قضاعہ کے بلقین بن جسر
 میں سے تھیں، وہ (یزید) انھیں کی طرف منسوب تھے، یزید قسم اور یزید بن
 قسم کہا جاتا تھا، یزید کی اولاد تمام ہو چکی تھی، آج ان کا کوئی نہیں ہے۔
 حارثہ بن ثعلبہ بن کعب کی اولاد بھی تمام ہو گئی، ان میں سے بھی
 کوئی باقی نہ رہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یزید بن الحارث اور

ذوالمیدین عمیر بن عبد عمرو الخزاعی کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا یہ دونوں بدر میں شریک تھے اور اسی روز دونوں شہید ہو گئے، جس نے یزید بن الحارث کو شہید کیا وہ نوفل بن معاویہ الدبلی تھا، بدر کا غزوہ ہجرت کے اٹھارہ مہینے کے بعد، اررمضان کو جمعے کے دن صبح کے وقت ہوا تھا۔

بنی حشتم وزید فرزدان حارث بن الخزرج جنھیں نوام (جوڑواں) کہا جاتا تھا

دیوان میں اُن دونوں کی ولایت ایک ہی تھی یہ اس مسجد کے لوگ تھے جو
السنخ میں تھی

خصوصیت کے ساتھ وہی اصحاب السنخ تھے

خبیب بن یساف

ابن غلبہ بن عمرو بن خدیج بن عامر بن حشتم بن الحارث بن الخزرج اُن کی والدہ سلمی بنت مسعود بن شیبان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ تھیں۔
خبیب کی اولاد میں ابوکثیر تھے، اُن کا نام عبد اللہ تھا، اُن کی والدہ جمیلہ بنت عبد اللہ بن ابی بن سلول بنی عوف بن الخزرج کے بنی الجہلی میں سے تھیں۔

عبدالرحمن ام ولد سے تھے۔
انیسہؓ ان کی والدہ زینب بنت قیس بن شماس بن مالک تھیں،
ان سب کی اولاد تھی، مگر سب ہلاک ہو گئے۔

جُذَیْب بن عبدالرحمن بن جُذَیْب نے اپنے باپ دادا سے روایت
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی عزوے کا ارادہ فرما رہے تھے کہ میں
اور میری قوم کا ایک شخص آپ کے پاس آیا، ہم نے اسلام قبول نہیں
کیا تھا، ہم نے کہا کہ ہم اس سے شرماتے ہیں کہ کسی مشہدین ہماری قوم
حاضر ہو اور ہم ان کے ساتھ نہوں، فرمایا، تم دونوں اسلام لائے ہو، عرض
کی، نہیں، فرمایا، تو ہم مشرکین سے مشرکین پر بد نہیں چاہتے، ہم لوگ
اسلام لائے اور ہمارے آپ کے ساتھ ہو گئے، میں نے ایک شخص کو قتل کیا، اس نے
مجھے ایک تلوار ماری، اس کے بعد میں نے اس کی بیٹی سے نکاح کیا تو وہ
مجھ سے کہا کرتی تھی کہ وہ شخص مجھ سے جدا نہ کیا گیا جس نے تجھیں یہ تلوار
پہنائی، میں اس سے کہا کرتا تھا کہ وہ شخص تجھ سے جدا نہ ہو جس نے تیرے
باپ کو عجلت کے ساتھ دوزخ کی طرف بھیج دیا۔

۸۶

عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف
روانہ ہوئے، جب حرۃ الوبرہ پہنچے تو ایک ایسا شخص ملا جس کی
بہادری و جرات بہت مشہور تھی، اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب
اسے دیکھا تو خوش ہوئے، قریب پہنچا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض
کی کہ میں اس لیے آیا ہوں کہ آپ کی پیروی کروں اور آپ کے ساتھ جان
دوں، فرمایا، کیا اللہ اور اس کے رسول پر تیرا ایمان ہے عرض کی نہیں، فرمایا،
واپس جا، ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہو گئے، الشجرہ میں تھے کہ وہی
شخص پھر ملا، اس نے سابق کی طرح گفتگو کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی
اسے وہی جواب دیا جو پہلے فرمایا تھا اس نے کہا نہیں، فرمایا، واپس جا،
ہم ہرگز کسی مشرک سے مدد نہ لیں گے، وہ لوٹ گیا، پھر اس نے آپ کو

البعیداء میں پایا اور وہی کہا جو پہلی مرتبہ کہا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسے وہی جواب دیا جو پہلی مرتبہ دیا تھا کہ آیا اللہ اور اس کے رسول پر تیرا ایمان ہے اس نے کہا جی ہاں، فرمایا کبیرے ساتھ چلو۔
 محمد بن عمر نے کہا کہ وہ غیب بن یساف تھے جن کے اسلام میں اتنی دیر ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف روانہ ہو گئے، وہ آپ سے ملے اور راستے میں اسلام لائے، بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے، عثمان بن عفان کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی، وہ غیب بن عبد الرحمن بن غیب بن یساف کے دادا تھے، عبد اللہ بن عمر اور شعبہ وغیرہ نے روایت کی ہے غیب کی تمام اولاد ہلاک ہو گئی، کوئی باقی نہیں رہا۔

سفیان بن نسر

ابن عمرو بن الحارث بن کعب بن زید بن الحارث بن الخزرج، محمد بن عمر اور عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے اسی طرح کہا، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر سے جو روایت ہے اس میں سفیان بن بشر ہے، ممکن ہے کہ ان کے راویوں نے ان سے اس نام کو یاد نہ رکھا ہو، سفیان بدر و احد میں شریک تھے، ان کی اولاد بھی جو سب مر گئے۔

عبد اللہ بن زید

ابن عبد ربیع بن ثعلبہ بن زید بن الحارث بن الخزرج عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ ان کے آبا و اجداد میں ثعلبہ نہیں ہیں،

بلکہ وہ عبداللہ بن زید بن عبدیہ بن زید بن الحارث تھے، ثعلبہ بن عبد ربہ زید کے بھائی اور عبداللہ کے چچا تھے، لوگوں نے انھیں ان کے نسب میں داخل کر دیا، حالانکہ یہ خطا ہے۔

عبداللہ بن زید کی اولاد میں محمد تھے، ان کی والدہ سعدہ بنت کلیب ابن یساف بن عنبہ بن عمرو، ضیب بن یساف کے بھائی کی بیٹی تھیں، اور ام حمید بنت عبداللہ، ان دونوں کی والدہ اہل یمن میں سے تھیں، عبداللہ بن زید کی باقی اولاد دینے میں تھی اور بہت کم تھی۔

محمد بن عبداللہ بن زید سے مروی ہے کہ ان کے والد کی کنیت ابو محمد تھی، وہ ایسے آدمی تھے جو زیست قامت تھے، بلند بالا، محمد بن عمر نے کہا کہ عبداللہ بن زید اسلام کے قبل ہی عربی لکھتے تھے حالانکہ اس وقت عرب میں کتابت بہت کم تھی۔

عبداللہ بن زید سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، غزوہ فجع میں بنی حارث بن الخزرج کا جھنڈا انہیں کے پاس تھا، یہ وہی شخص ہیں جن کو خواب میں اذان کا طریقہ دکھایا گیا۔

عامر الشجعی سے مروی ہے کہ عبداللہ بن زید نے خواب میں اذان سنی، بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی۔

محمد بن عبداللہ بن زید سے مروی ہے کہ ان کے والد (منی میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قربانی کے وقت حاضر تھے، ہمراہ انصار کے ایک اور شخص بھی تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی تقسیم کر دی اور ان کے ساتھی کو کچھ نہیں ملا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر میں اپنا سر منڈایا، اور بال لوگوں کو تقسیم کیے، اپنے ناخن کٹوائے وہ انھیں اور ان کے ساتھی کو دیے، انھوں نے کہا کہ وہ ہمارے پاس ہیں جو ہندی اور نیل میں رنگے ہوئے ہیں (یعنی سرخ ہیں)۔

محمد بن عبداللہ بن زید سے مروی ہے کہ میرے والد عبداللہ بن زید

کی وفات مدینہ میں ۳۲۰ھ میں ہوئی، اس وقت وہ چونسٹھ سال کے تھے،
عثمان بن عفان نے ان کے جنازے کی نماز کے کی نماز پڑھی۔
ان کے بھائی؛

حُرَیث بن زید

ابن عبد ربہ -
بشیر بن محمد بن عبد اللہ بن زید نے اپنے والد سے روایت کی کہ
حریث بن زید بدر میں شریک تھے، محمد بن عمر اور ہمارے تمام اصحاب
اس کے قائل ہیں، ایسا ہی موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو مسر نے بھی
کہا کہ حریث کے متعلق کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ وہ بدر میں شریک تھے،
احادیث بھی حاضر تھے ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
کل چار اصحاب:

بنی جدارہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج

تمیم بن عیسار

ابن قیس بن عدی بن امیہ بن جدارہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج
ان کی والدہ زُغَبیہ بنت رافع بن معاویہ بن عبید بن الازجر تھیں انجس
خدارہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج تھے، زُغَبیہ سعد بن معاذ اور اسعد

ابن زرارہ کی خالہ تھیں۔
 تنیم کی اولاد میں ربعی اور جمیلہ تھیں، ان دونوں کی والدہ بنی عمرو بن
 وقش شاعر میں سے تھیں،
 تنیم بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی اولاد
 نہ تھی۔

یزید بن المزین

ابن قیس بن عدی بن امیہ بن جدارہ، محمد بن عمر نے اسی طرح بیان کیا
 ہے، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و عبد اللہ بن محمد بن عمارہ الانصاری
 نے کہا کہ وہ یزید بن المزین تھے، ابو معشر نے اپنی کتاب میں ان کا ذکر نہیں کیا،
 ان کی اولاد میں عمرو اور رملہ تھے، دونوں لا ولد مر گئے، ان کی بقیہ اولاد
 نہ رہی، عدی بن امیہ بن جدارہ کی اولاد بھی ختم ہو گئی، ان میں سے بھی کوئی نہ رہا،
 یزید بن المزین بدر و احد میں شریک تھے۔

عبد اللہ بن عمیر

ابن حارثہ بن ثعلبہ بن خلاص بن امیہ بن جدارہ، جن کو موسیٰ بن عقبہ
 و محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمر نے شرکائے بدر میں بیان کیا ہے،
 عبد اللہ بن محمد بن عمارہ الانصاری نے ان کا ذکر نہیں کیا، ان کا نسب
 بھی معلوم نہیں ہوا۔
 کل تین اصحاب:

بنی الابیجر خدرہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج

عبد اللہ بن الربیع

ابن قیس بن عامر بن عباد بن الابیجر، ان کا نام خدرہ بن عوف بن الحارث بن الخزرج تھا، بعض نے کہا کہ خدرہ الابیجر کی والدہ ہیں، واللہ اعلم۔
عبد اللہ بن الربیع کی والدہ فاطمہ بنت عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن النجار تھیں، عبد اللہ کی اولاد میں عبد الرحمن اور سعد تھے، ان دونوں کی والدہ قبیلہ طے میں سے تھیں، ان کی بقیہ اولاد ختم ہو گئی تھی، کوئی پس ماندہ نہ تھا، عباد بن الابیجر کی اولاد بھی ختم ہو گئی تھی، کوئی باقی نہ تھا،

عبد اللہ بن الربیع، سب کی روایت میں، ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے تھے، بدر و احد میں بھی شریک تھے،

حلفائے بنی الحارث بن الخزرج

عبد اللہ بن عباس

ان کی بقیہ اولاد نہ تھی، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو مشر و محمد

بن عمر نے ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے، ان کا نسب ہم سے نہیں بیان کیا گیا، لوگوں نے کہا وہ حلیف تھے۔

عبداللہ بن عوف

ان کے حلیف تھے، محمد بن اسحاق و موسیٰ بن عقبہ و ابو معشر و محمد بن عمر نے ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی، عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری کہا کرتے تھے کہ یہ دونوں حلیف ایک ہی تھے، ان کا نام عبداللہ بن عمیر تھا جو ان کے حلیف تھے۔ دو آدمی بنی الحارث بن الخزرج کے حاضرین بدر نو آدمی تھے۔

بنی عوف بن الخزرج اور بنی الجبلی جو سالم بن غنم بن عوف بن الخزرج تھے

ان کا پیٹ بڑا ہونے کی وجہ سے نام الجبلی (حاملہ) ہوا

عبداللہ بن عبداللہ

ابن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک بن سالم کہ الجبلی تھے، ان کی والدہ حوالہ بنت المنذر بن حرام بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک بن النجار بنی مغالہ میں سے تھیں، عبداللہ بن ابی الخزرج کا سردار تھا جاہلیت کے آخر زمانے میں

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت میں مدینے آیا تھا، عبد اللہ بن ابی کی قوم نے اس کے لیے جواہرات جمع کیے تھے کہ اسے تاج پہنائیں؛ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے تشریف لائے اور اسلام ظاہر ہو گیا تو تمام قومیں آپ کی طرف بڑھیں، عبد اللہ بن ابی نے حسد و بغاوت اور نفاق کیا، اس کی بزرگی جاتی رہی، وہ ابن سلول تھا،

سلول خزاعہ میں سے ایک عورت تھی جو ابی بن مالک بن الحارث اور عبد اللہ بن ابی کی ماں تھی، وہ ابو عامر امیہ کی خالہ کا بیٹا تھا، ابو عامر بھی ان لوگوں میں تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتا تھا، آپ پر ایمان لاتا تھا اور لوگوں سے آپ کے ظاہر ہونے کا وعدہ کرتا تھا، زمانہ جاہلیت میں عابدین گیتا تھا، اس نے ٹاٹ پہن لیا تھا، اور ربہانیت اختیار کر لی تھی، جب اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کر دیا تو اس نے حسد کیا، بغاوت کی اور اپنے کفر پر قائم رہا، مشرکین کے ساتھ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کے لیے آیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام فاسق (بدکار و گناہگار) رکھا۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی بن سلول سے جس کا نام حباب تھا فرمایا کہ تم عبد اللہ ہو کیونکہ حباب شیطان کا نام ہے۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک شخص کا نام حباب تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبد اللہ رکھا اور فرمایا کہ حباب شیطان کا نام ہے۔

ابی بکر بن محمد بن عمرو بن خرم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حباب شیطان ہے۔ اشعبی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، حباب شیطان ہے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ

کامل ان لوگوں کے نزدیک وہ ہوتا تھا جو عسری لکھتا تھا اور نیزہ اندازی اور پیرنا اچھا جانتا تھا، یہ سب باتیں اوس بن خولی میں جمع تھیں۔
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بن خولی اور شجاع بن وہب الاسدی کے درمیان جو اہل بدر میں اسے تھے عقد موافقہ کیا تھا، اوس بدر واحد و خندق اور تمام مشاہدین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر کام تھے۔

ابی الحویرث سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرہ قضاء کے لیے مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے ہتھیاروں پر دو سو آدمیوں کو چھوڑا جن پر اوس بن خولی امیر تھے۔

لوگوں نے بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور انھوں نے آپ کو غسل دیئے کا ارادہ کیا تو انصار آئے اور دروازے پر ندادی "اللہ! اللہ! ہم لوگ آپ کے ماموں ہیں، لہذا ہم میں سے بھی کسی کو آپ کے پاس حاضر ہونا چاہئے" ان سے کہا گیا کہ تم لوگ اپنے میں سے کسی ایک شخص پر اتفاق کر لو، انھوں نے اوس بن خولی پر اتفاق کیا، وہ اندر آئے اور آپ کے غسل و کفن میں اہل بیت کے ہمراہ موجود رہے۔

اوس بن خولی کی وفات مدینے میں عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ جب ابو طالب کی وفات کا وقت آیا تو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا، اور کہا کہ اے بھائی کے بیٹے جب میں مر جاؤں تو تم اپنے ماموؤں کے پاس آ جانا جو بنی النجار میں سے ہیں، کیونکہ جو کچھ ان کے مکانات میں ہے اس کی وجہ سے وہ سب سے زیادہ حفاظت کرنے والے ہیں۔

زید بن ودیعہ

ابن عمرو بن قیس بن جزی بن عدی بن مالک بن سالم الجبلی، ان کی والدہ ام زید بنت حارث بن ابی الجرباء بن قیس بن مالک بن سالم الجبلی تھیں۔
 زید بن ودیعہ کی اولاد میں سعد و امامہ و ام کلثوم تھیں، ان کی والدہ زینب بنت سہل بن صعب بن قیس بن مالک بن سالم الجبلی تھیں۔
 سعد بن زید بن ودیعہ عمر بن الخطاب کی خلافت میں عراق آ گئے تھے اور عتقر قوف میں اترے، ان کی اولاد بھی وہیں چلی گئی، جن کو بنو عبد الوہد ابن بشر بن محمد بن موسیٰ بن سعد بن زید بن ودیعہ کہا جاتا تھا، ان میں سے مدینہ میں کوئی نہ تھا۔
 زید بن ودیعہ بعد و احد میں شریک تھے۔

رفاعہ بن عمرو

ابن زید بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن سالم الجبلی، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن عمر نے اسی طرح روایت کی ہے۔
 محمد بن اسحاق نے کہا کہ رفاعہ کی کنیت ابو الولید تھی، محمد بن عمر نے کہا کہ رفاعہ کے دادا زید کی کنیت ابو الولید تھی، اسی لیے رفاعہ بن ابو الولید کہا جاتا تھا جو اپنے دادا کی طرف منسوب تھے۔
 عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ وہ رفاعہ بن ابی الولید تھے، ابی الولید کا نام عمرو بن عبد اللہ بن مالک بن ثعلبہ بن جشم بن مالک

ابن سالم الجبلی تھا، ان کی والدہ دام رفاعہ بنت قیس بن مالک بن ثعلبہ
ابن جشم بن مالک بن سالم الجبلی تھیں، رفاعہ بن عمرو کی اولاد مرچکی تھی۔
ابو معشر کی روایت میں اور محمد بن عمرو کے بعض نسخوں میں رفاعہ بن الہام
ابن عمرو بن زید ہے، واللہ اعلم۔
رفاعہ سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر تھے،
بدر و احد میں شریک تھے

معبد بن عبادہ



ابن قشیر بن القدم بن سالم بن مالک بن سالم الجبلی، ان کی کنیت ابو حنیصہ
تھی، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و محمد بن عمرو و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصار
نے اسی طرح کہا ہے، ابو معشر نے کہا کہ ان کی کنیت ابو عصیمہ تھی،
معبد بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد
نہ تھی۔

حلفاء بنی سالم الجبلی بن غنم



عقبہ بن وہب



ابن کلہ بن الجعد بن ہلال بن الحارث بن عمرو بن عدی بن جشم بن
عوف بن ہشام بن عبد اللہ بن غطفان جو مضر کے قیس عیلان میں سے تھے۔

عقبہ سب سے پہلے اسلام لائے والے انصار کے ساتھ اسلام لائے،
 بالاتفاق سب کی روایت میں وہ دونوں عقبہ میں حاضر ہوئے، مکے میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہو گئے اور آپ کے ہمراہ وہیں
 رہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو وہ بھی
 آپ کے ہمراہ رہے، اسی وجہ سے عقبہ کو انصاری ہاجری کہا جاتا ہے
 ان کی بقیہ اولاد تھی جو سعد بن زید بن وویعہ کی اولاد کے ساتھ تھے
 عتق قوف میں تھے۔

عقبہ بدر و احد میں شریک تھے، کہا جاتا ہے کہ عقبہ بن وہب وہ
 شخص ہیں جنہوں نے یوم غزوہ احد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 رخسار سے خود کی کڑیاں کھینچی تھیں، ایک روایت یہ بھی ہے کہ ابو عبیدہ
 ابن الجراح نے کھینچی تھیں، جس سے ان کے سامنے کے دو دانت
 ٹوٹ گئے تھے۔

محمد بن عمر نے عبد الرحمن بن ابی الزناد سے روایت کی کہ ہماری
 رائے ہے کہ دونوں نے مکے انہیں کھینچا اور نکالا۔

عامر بن سلمہ

ابن عامر بن عبد اللہ جو اہل یمن کے حلیف تھے، بدر و احد میں شریک
 تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

عاصم بن العکیر

مزینہ کے حلیف تھے، بدر و احد میں شریک ہوئے، ان کی بقیہ اولاد

نہ نھنی - کل آٹھ آدمی:

تو اقل جو بنو غنم و بنو سالم فرزندان عوف بن عمرو بن عوف بن الخزرج تھے

عبادہ بن الصامت

ابن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف
ابن الخزرج، کنیت ابو الولید تھی۔

۹۴ ان کی والدہ قرۃ العین بنت عبادہ بن نضله بن مالک بن العجلان
ابن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن الخزرج تھیں۔
عبادہ بن الصامت کی اولاد میں ولید تھے، ان کی والدہ جمیلہ بنت
ابی صعصعہ تھیں، ابی صعصعہ عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم
ابن مازن بن النجار تھے۔

محمد ان کی والدہ ام حرام بنت لمحان بن خالد بن زید بن حرام بن
جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن النجار تھیں۔

عبادہ سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے،
وہ بارہ نقباء میں سے ایک تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادہ
بن الصامت اور انی مرثد الغنوی کے درمیان عقد موافقہ کیا تھا، عبادہ
بدرو احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ
تھے، عبادہ عقبی، نقیب، بدری، انصاری تھے۔

عبادہ بن الولید بن عبادہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ عبادہ

ابن الصامت لم یسے مولے خوبصورت آدمی تھے، ملک شام میں رملہ میں ۳۲۴ھ میں ان کی وفات ہوئی، اس وقت بہتر سال کے تھے، ان کی بقیہ اولاد تھی، محمد بن سعد نے کہا کہ میں نے کسی کو کہتے سنا کہ وہ زندہ رہے یہاں تک کہ شام میں خلافت معاویہ بن ابی سفیان میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کے بھائی:

اوس بن الصامت

ابن قیس بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم، ان کی والدہ قرۃ العین بنت عبادہ بن فضل بن مالک بن النجیلان تھیں۔ اوس کی اولادیں الربیع تھے، ان کی والدہ خولہ بنت ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف تھیں، وہی وہ جھگڑانے والی تھیں جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے قرآن میں نازل کیا: "قد سمع اللہ قول الی تجادک فی زوجھا" (اللہ نے اس عورت کا قول سنا جو آپ سے اپنے شوہر کے بارے میں جھگڑا کرتی ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس بن الصامت اور مرثد بن ابی مرثد الغنوی کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، اوس بدروا عد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زمانہ ورازتک زندہ رہے، بیان کیا گیا ہے کہ انھوں نے عثمان بن عفان کو پایا۔

عبد الحمید بن عمران بن ابی انس نے اپنے والد سے روایت کی کہ اسلام میں سب سے پہلے جس نے ظہار کیا وہ اوس بن الصامت تھے (ظہار کے معنی یہ ہیں کہ اپنی بیوی کو کسی ایسی عورت کے (جو اس شخص پر عیشہ کے لیے حرام ہو جیسے ماں بیٹی بہن وغیرہ ہیں) کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا

جس کی طرف بلا ضرورت نظر کرنا حرام ہے، شلاہشت و شکم اور ران وغیرہ۔ انھیں خفیف سا جنون تھا، کبھی افاقہ بھی ہو جاتا تھا، انھوں نے ہوش کی حالت میں اپنی بیوی خولہ بنت ثعلبہ سے جھگڑا کیا اور کہا کہ تم مجھ پر ایسی ہو جیسی میری ماں کی بیٹھ، پھر ناوم ہوئے اور کہا کہ میری رائے میں تم مجھ پر حرام ہو گئیں، انھوں نے کہا کہ تم نے طلاق کا تو ذکر نہیں کیا۔

۹۵ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ آئیں اور جو کچھ انھوں نے کہا تھا اس سے آپ کو خبر دی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مرتبہ جھگڑا کیا، پھر کہا کہ اے اشہ میں اپنی تنہائی کی شدت کی اور مجھ پر ان کے فراق کی مشقت کی تجھ سے شکایت کرتی ہوں، عایشہؓ نے کہا کہ میں بھی روئی اور گھر میں جو لوگ تھے وہ بھی ان پر رحم کر کے اور ترس مکھا کے روئے اللہ نے اپنے رسول پر وحی نازل، آپ کا غم دور ہوا اور آپ مسکرا رہے تھے، فرمایا اے خولہ اللہ نے تمھارے معاملے میں وحی نازل کی جس میں یہ ہے ”قد سمع اللہ قول التي تجادلك في زوجها“ آپ نے فرمایا کہ اپنے شوہر کو حکم دو کہ وہ ایک غلام آزاد کریں، عرض کی ان کے پاس نہیں ہے، فرمایا کہ انھیں حکم دو کہ سسل دو یعنی تک روزے رکھیں، عرض کی انھیں اس کی بھی طاقت نہیں، فرمایا کہ انھیں حکم دو کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا لائیں، عرض کی یہ بھی ان کے پاس کہاں ہے، فرمایا کہ انھیں حکم دو کہ ام المیزنہ بنت قیس کے پاس آئیں اور ان سے نصف وسق کھجور لیں اور ساٹھ مسکینوں کو خیرات دیں۔ وہ اوس کے پاس واپس گئیں، انھوں نے دریافت کیا کہ تمھارے پیچھے کیا ہے (یعنی کیا حکم لائیں)، انھوں نے کہا خیر ہے، تم برے آدمی ہو پھر انھیں خبر دی۔ وہ ام المیزنہ کے پاس آئے اور ان سے لے کر ہر مسکین کو دو دو کھجور دینے لگے۔

نعمان بن مالک

ابن ثعلبہ بن دعد بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف
ابن الخزرج۔

ثعلبہ بن دعد وہ ہیں جن کا نام قو قُل تھا، قو قُل کے لیے غلبہ نوحا،
خائف جب ان کے پاس آتا تھا تو اس سے کہتے تھے کہ تو جہاں چاہے
چڑھ جاتے ہو اس لیے بنو غنم و بنی سالم کا نام اس وجہ سے قوا قُل ہو گیا،
اسی طرح وہ دیوان میں بھی بنی قو قُل پکارے جاتے تھے۔

نعمان بدر و احد میں شریک تھے اسی روز شہید ہوئے صفوان
ابن امیہ نے شہید کیا، نعمان بن مالک کی بقیہ اولاد نہیں تھی، یہ محمد بن عمر
کا قول ہے۔

لیکن عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ بدر میں جو شریک تھے
وہ نعمان الاعرج بن مالک بن ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم تھے،
احد میں شہید ہوئے، ان کی والدہ عمرہ بنت زیاد بن عمرو بن زمرہ بن عمرو
ابن عمارۃ بن مالک بنی غنیمہ میں سے تھیں جو بلی کے حلیف تھے، وہ المجذر
ابن زیاد کی بہن تھیں۔

وہ شخص جن کو قو قُل پکارا جاتا تھا نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد
ابن فہر بن ثعلبہ بن غنم تھے جن کا محمد بن عمر نے ذکر کیا، اور یہ بدر میں شریک
نہ تھے، نہ ان کی بقیہ اولاد تھی۔

عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کتاب نسب الانصار میں
نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن دعد کا نسب اور نعمان الاعرج بن مالک بن
ثعلبہ بن اصرم کا نسب بیان کیا ہے، ان کی اولاد کا اور اولاد کی اولاد کا بھی ذکر

کیا ہے۔

مالک بن الدخشم

۹۶

ابن مالک بن الدخشم بن مِرْحَنَه بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف بن الخزرج،
ان کی والدہ عمیرہ بنت سعد بن قیس بن عمرو بن امرئ القیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب
ابن الخزرج بن حارث بن الخزرج تھیں۔

مالک بن الدخشم کی اولاد میں الفریعہ تھیں، ان کی والدہ جمیلہ بنت
عبد اللہ بن ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک بن سالم الجملی بن غنم
تھیں، اور وہ عبد اللہ بن ابی بن سلول تھا۔

مالک بن الدخشم بروایت موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و محمد بن عمر
عقبہ میں حاضر ہوئے تھے، لیکن ابو معشر نے کہا کہ مالک عقبہ میں حاضر
نہیں ہوئے۔

داؤد بن الحصین سے مروی ہے کہ مالک بن الدخشم عقبہ میں حاضر
نہیں ہوئے۔

لوگوں نے بیان کیا کہ مالک بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے تبوک سے انھیں عاصم بن عدی کے ساتھ بھیجا، ان دونوں نے مسجد خضراء
کو جو بنی عمرو بن عوف میں تھی آگ لگا دی، مالک سکی وفات جب ہوئی تو ان کی
اولاد نہ تھی۔

نوفل بن عبد اللہ

ابن نوفل بن مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو

ابن عوف بن الحزرج۔

مالک بن العجلان اپنے زمانے میں الحزرج کے سردار تھے، وہ اُچھے
ابن العجلان کی خالہ کے بیٹے تھے، نوفل بن عبد اللہ بدر واحد میں شریک تھے،
احد میں شہید ہوئے، جو ہجرت کے تبعیسیوں جیتے شوال میں پیش آیا۔ ان کی
بقیہ اولاد نہ تھی۔

عُتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ

ابن عمرو بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف، ان کی والدہ فزینہ
میں سے تھیں۔

عُتْبَانُ کی اولاد میں عبد الرحمن تھے، ان کی والدہ لیلیٰ بنت رثاب
ابن حنیف بن رثاب بن امیہ بن زید بن سالم بن عمرو بن عوف بن الحزرج تھیں۔

عبد الواحد بن ابی عون سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے عُتْبَانُ بن مالک اور عمر بن الخطاب کے درمیان عقد مواخاۃ کیا، ایسا ہی
محمد بن اسحاق نے بھی کہا۔

عُتْبَانُ بن مالک بدر واحد و خندق میں شریک تھے، نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے زمانے میں ان کی نظر جاتی رہی تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے درخواست کی کہ آپ ان کے پاس آئیں اور ان کے گھر کے کسی مقام
میں نماز پڑھیں تاکہ وہ اسے جائے نماز بنالیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایسا ہی کیا۔

انشاء اللہ محمود سے مروی ہے کہ عُتْبَانُ بن مالک الانصاری کی نظر
جاتی رہی تھی، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز جماعت میں شریک
نہ ہونے کو پوچھا فرمایا کہ آیا تم اذان سنتے ہو، عرض کی، جی ہاں، آپ نے

انھیں اجازت نہیں دی۔

عتبان بن مالک سے مروی ہے کہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! رات تاریک ہوتی ہے بارش اور آندھی ہوتی ہے، اس لیے اگر آپ میرے مکان پر تشریف لاتے اور اس میں نماز پڑھتے (تو کیسا اچھا ہوتا)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور فرمایا کہ تم کہاں چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں، تو میں نے آپ سے گھر کے ایک کنارے اشارہ کر دیا، آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور ہم نے بھی آپ کے پیچھے پڑھی۔

محمد بن عمر نے کہا کہ آج تک مدینے میں اس مکان میں لوگ نماز پڑھتے

ہیں۔

عتبان بن مالک کی وفات وسط خلافت معاویہ میں ابی سفیان میں ہوئی، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی، عمرو بن العجلان بن زید کی اولاد بھی لا ولد مرگئی، ان میں سے کوئی باقی نہ رہا۔

ملیل بن وبرة

منزل

ابن خالد بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم۔
ملیل کی اولادیں زید اور حبیبہ تھیں، ان دونوں کی والدہ ام زینب بنت فضل بن مالک بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم، عباس بن عبادہ بن فضلہ کی چھوٹی تھیں،
ملیل بدر واحد میں شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

عصمہ بن الحُصین

ابن وبرة بن خالد بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم۔

عصمہ کی اولاد میں دو بیٹیاں جن کا نام عفرہ و اسماء تھیں دونوں کی شادی انصار میں ہوئی تھی۔

عصمہ بروایت محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری بدر میں شریک تھے، اگرچہ محمد بن اسحاق و ابو مسشر نے ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جو ان کے نزدیک شریک تھے لوگوں نے بیان کیا کہ وہ احد میں شریک تھے جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی خالد بن العجلان بن زید کی اولاد بھی لا ولد مگر گئی، ان میں سے کوئی باقی نہ رہا۔

ثابت بن ہزال

ابن عمرو بن قریب بن غنم بن امیہ بن لوزان بن سالم بن عوف بن عمرو ابن عوف بن الخزرج۔

ثابت بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، جنگ یمامہ میں شہید ہوئے جو ۱۲ھ میں ابو بکر صدیق کی خلافت میں ہوئی تھی، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی جو سب مر گئے، لوزان بن سالم ابن عوف کی اولاد بھی لا ولد مگر گئی، ان میں سے کوئی باقی نہیں ہے۔

ربیع بن ایاس

ابن عمرو بن غنم بن امیہ بن لوزان بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف ابن الخزرج؛
بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔
ان کے بھائی؛

وَذَفَّ بْنَ إِيَّاسَ

ابن عمرو بن غنم بن امیہ بن لوزان بن سالم۔
 بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ہمراہ تھے، جنگ یمامہ میں جو ۱۲ھ میں ابو بکر صدیق رحمۃ اللہ علیہ کی خلافت
 میں ہوئی تھی شہید ہوئے، ان کی لقیہ اولاد نہ تھی، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ
 الانصاری نے کتاب نسب الانصار میں ربیع اور ذفہ فرزدان ایاس کا
 ذکر نہیں کیا، ابن عمرو بن غنم بن امیہ کی کوئی اولاد نہ تھی۔

القوافلہ کے وہ حلفا جو بنی غصینہ میں سے تھے کہ بنو عمرو بن عمارہ

غصینہ ان کی والدہ تھیں جن کی طرف وہ منسوب ہوئے،
 وہ بلی میں سے تھیں

مَجْذَرُ بْنُ ذِيَادٍ

ابن عمرو بن زمزمر بن عمرو بن عمارہ بن مالک بن عمرو بن بشیرہ بن شنؤ
 ابن القصر بن تیمم بن عوذ مناة بن ناج بن تیمم بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قیس
 ابن قرآن بن بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاہ۔

مجدر کا نام عبداللہ تھا انھوں نے جاہلیت میں سوید بن الصامت کو قتل کر دیا تھا، ان کے قتل نے جنگ بعاث کو برا لگینہ کھینچ کر دیا اور حارث بن سوید بن الصامت اسلام لے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجذر بن زیاد اور عاقل بن ابی البکر کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔

حارث بن سوید مجذر بن زیاد کی غفلت کی تلاش میں تھے کہ ان کے والد کے عرصہ انھیں قتل کریں، دونوں احد میں شریک ہوئے، جب لوگ اس جولاں گاہ میں دوبارہ حملہ آور ہوئے تو حارث بن سوید ان کے پاس پیچھے سے آئے اور گردن مار کے انھیں دھوکے سے قتل کر دیا۔

جبریل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور خبر دی کہ حارث بن سوید نے مجذر بن زیاد کو دھوکے سے قتل کر دیا، انھوں نے آپ کو حکم دیا کہ آپ انھیں ان کے بدلے قتل کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن سوید کو مجذر بن زیاد کے بدلے کر دیا۔

جس شخص نے مسجد کعبہ کے دروازے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے گردن ماری وہ عویم بن ساعدہ تھے، مجذر بن زیاد کی مدینہ اور بغداد میں بقیہ اولاد ہے۔

انی وجہ سے مروی ہے کہ مقتولین احد کے جو تین آدمی ایک قبر میں دفن کئے گئے وہ مجذر بن زیاد، نعان بن مالک اور عبدہ بن الحساس تھے،

عبدہ بن الحساس



ابن عمرو بن زمرہ بن عمرو بن عامر بن مالک۔
مجزر بن زیاد کے چچا زاد بھائی اور ان کے خیانی بھائی تھے، محمد بن عمرو عبداللہ بن محمد بن عامر انصاری نے اسی طرح عبدہ بن الحساس کہا، لیکن محمد بن اسحاق والیہ عشر نے عبدہ بن النخشاہ کہا۔

بدرو احد میں شریک تھے، ہجرت کے تیسویں چھینے شوال میں غزوہ
احد میں شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

بجاث بن ثعلبہ



ابن خرمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ بن مالک۔
بدرو احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد
نہ تھی۔

عبد اللہ بن ثعلبہ



ابن خرمہ بن اصرم بن عمرو بن عمارہ بن مالک۔
بدرو احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

غنیہ بن ربیعہ



ابن خالد بن معاویہ، پہرا میں سے تھے، جو بنی غضینہ کے حلیف تھے۔
ابن محمد بن عبد اللہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ غنیہ بن ربیعہ
بدرو احد میں شریک تھے، محمد بن عمر نے کہا کہ ہمارے اصحاب سب اس بات پر
متفق ہیں کہ اس حلیف کا معاملہ ثابت ہے، محمد بن عمر نے کہا کہ وہ عبیدہ
ابن ربیعہ بن جبر تھا جو بنی کعب بن عمرو بن محمون بن مام مناة بن شعیب
ابن دریم بن القین بن اہوؤ بن بہراء تھے، عبد اللہ بن محمد بن عمارہ الانصاری

نے کہا کہ وہ ہنر تھے اور بنی سلیم بن منصور میں سے تھے، بدر و احد میں شریک تھے۔

عمرو بن اباس

ابن زید بن حاتم جو اہل یمن کے عثمان کے حلیف تھے، بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
کل سترہ آدمی:

بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج

المنذر بن عمرو

ابن خنیس بن لؤذان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن الخزرج بن ساعدہ،
ان کی والدہ ہند بنت المنذر بن الجموح بن زید بن حارث بن کعب بن غنم بن
کعب بن سلمہ تھیں، منذر اسلام کے قبل عربی لکھتے تھے، حالانکہ عرب میں
کتابت بہت کم تھی، پھر اسلام لائے،
سب کی روایت میں وہ سترہ نصار کے ساتھ عقبہ میں شریک ہوئے،
وہ نقباء میں سے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروایت محمد بن عمر منذر
ابن عمرو اور طلیب بن عمیر کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔
لیکن محمد بن اسحاق نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منذر بن

عمر و ابوذر غفاری کے درمیان عقد مواخاۃ کیا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ اس طرح کیونکر ہو سکتا ہے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر سے پہلے ہی اپنے اصحاب کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا اور ابوذر اس زمانے میں مدینے سے باہر تھے، وہ نہ بدر میں حاضر تھے نہ احد میں نہ خندق میں، وہ تو اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینے آئے بدر میں جب آیت میراث نازل ہو گئی مواخاۃ ختم ہو گئی، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس میں سے کیا تھا۔

۱۰۱

منذر بن عمرو بدر و احد میں شریک تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اصحاب بیہیمونہ پر امیر بنا کے بھیجا تھا، وہ اسی روز شہید ہوئے یہ واقعہ ہجرت کے چھتیسویں مہینے صفر میں پیش آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ منذر نے اپنے کو موت کے لیے پیش کر دیا، فرماتے تھے کہ وہ موت کی طرف چلے گئے حالانکہ وہ اسے جانتے تھے، منذر کی نقیہ اولاد نہ تھی۔

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک اور دوسرے اہل علم سے مروی ہے کہ منذر بن عمرو الساعدی بیہیمونہ میں شہید ہوئے، یہ وہی ہیں جن کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ موت کے لیے آگے ہو گئے، عامر بن الطفیل نے ان لوگوں پر بنی سلیم کو پکارا، وہ لوگ ان کے ساتھ روانہ ہو گئے، انھوں نے سب کو قتل کر دیا، سوائے عمرو بن امیہ الضمری کے جنھیں عامر بن الطفیل نے گرفتار کر لیا تھا، پھر انھیں بھیج دیا، جب وہ بنی سلیم کے پاس آئے تو ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم انھیں میں سے ہو۔

ابو دجانہ

نام سماک بن خرشہ بن لوزان ابن عبد و دین زید بن ثعلبہ بن الخزرج

ابن ساعدہ تھا، ان کی والدہ حزمہ بنت حراہ بنی سلیم بن منصور کے نبی زغبہ میں سے تھیں۔

ابودجانہ کی اولاد میں خالد تھے، ان کی والدہ آمنہ بنت عمرو بن الاجش بنی سلیم بن منصور کے نبی ہنزی میں سے تھیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابودجانہ اور عقبہ بن غزوہ ان کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا، ابودجانہ بدر میں شریک تھے، غزوہ بدر میں ان کے سر پر ایک سرخ عمامہ تھا۔

موشی بن محمد بن ابراہیم نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابودجانہ لشکروں میں سرخ عمامے سے پہچانے جاتے تھے، جو غزوہ بدر میں بھی ان کے سر پر تھا، محمد بن عمر نے کہا کہ ابودجانہ اعداء میں بھی شریک تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے، آپ سے انھوں نے موت پر بیعت کی۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ اُحد میں ایک تلوار لی اور فرمایا یہ تلوار کون لیتا ہے، لوگوں نے ہاتھ پھیلا دیے، ہر شخص کہہ رہا تھا کہ میں، فرمایا اے اس کے حق کے ساتھ کون لے گا، ساری قوم رک گئی، ابودجانہ (سماک بن خرشہ) نے کہا کہ میں اُسے اس کے حق کے ساتھ لوں گا، وہ انھوں نے لے لی اور اس سے مشرکین کی کھوپریاں پھاڑ دیں۔

زید بن اسلم سے مروی ہے کہ غزوہ اُحد میں جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار ابودجانہ کو اس شہر پر عطا فرمائی کہ وہ اس کا حق ادا کریں گے تو وہ بطور رجز کہہ رہے تھے:

۱۔ اَنَا الَّذِي عَاهَدَ فِي خَيْلٍ
مِنْ وَهْ شَخْصٍ هُوَ كَمْجٍ سِيَّيْلٍ
۲۔ اَلَا اَكُوْنَ اٰخِرَ الْاَقْوَالِ
مِنْ بَاجِنَةِ دُلُوْكَ اٰخِرِمْ نَهْ هُوَ كَمْجٍ
بِالشَّعْبِ ذِي السَّفْحِ لَذِي النِّجْلِ
بَاغِ خَرَامِ كَيْسٍ يَهْزُ كَيْسِيَّ بِي رَسْمٍ مِّنْ عَهْدِيَّ
اَضْرَبْ بِسَيْفِ اَللّٰهِ وَالْمَسْوُولِ
(یہ عہد لیا ہے کہ) اللہ اور رسول کی تلوار سے مارو

۱۔ اَنَا الَّذِي عَاهَدَ فِي خَيْلٍ
مِنْ وَهْ شَخْصٍ هُوَ كَمْجٍ سِيَّيْلٍ
۲۔ اَلَا اَكُوْنَ اٰخِرَ الْاَقْوَالِ
مِنْ بَاجِنَةِ دُلُوْكَ اٰخِرِمْ نَهْ هُوَ كَمْجٍ

میسون بن مهران سے مروی ہے کہ غزوہ احد میں جب لوگ واپس ہوئے تو علیؑ نے فاطمہؑ سے کہا کہ تم بغیر خوف مذمت تلوار لے لو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (اے علیؑ) اگر تم نے قتال اچھی طرح کیلئے ہے (تو اس میں تم متغیر و گھٹیں ہو جاؤ) وہ حارث بن الصمہ اور ابو وجانہ نے بھی اچھی طرح کیا ہے اور یہ اعدا کا دن تھا۔

زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ابو وجانہ مریض تھے ان کے پاس لوگوں کی آمد ہوئی، پوچھا گیا کہ کیا بات ہے جو آپ کا چہرہ اس قدر چمکتا ہے؟ انھوں نے کہا کہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں جو دو باتوں سے زیادہ قابل و ثواب ہو، ایک تو یہ کہ میں وہ کلام نہیں کرتا جو میرے لیے مفید نہ ہو، دوسرے یہ کہ میرا قلب مسلمانوں کے لیے درست ہے۔

مجر بن عمرؓ نے کہا کہ ابو وجانہ بیمار میں شریک تھے، وہ ان لوگوں میں تھے جنہوں نے سیدہ کذاب کو قتل کیا ابو وجانہ اسی روز، ۳۱ سالہ خلافت ابو بکر صدیقؓ میں شہید ہوئے، آج ابو وجانہ کی بقیہ اولاد مدینہ و نجد اور میں ہے۔

ابو اسید الساعدی

نام مالک بن ربیعہ بن الیدحی بن عامر بن عوف بن حارثہ ابی عمرو ابن الخزرج بن ساعدہ تھا، ان کی والدہ عمرہ بنت الحارث بن جبل بن امیہ بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج بن ساعدہ تھیں،

ابو اسید کی اولاد میں اسید اکبر اور منذر تھے، ان دونوں کی والدہ سلامہ بنت وہب بن سلامہ بن امیہ بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج بن ساعدہ تھیں۔

خلیف بن ابی اسیدؓ ان کی والدہ سلامہ بنت ضمضم بن معاویہ

ابن سکن تھیں جو قیس کے بنی فزارہ میں سے تھیں۔
 اسید اصغر ان کی والدہ ام ولد تھیں۔
 میمونہ ان کی والدہ فاطمہ بنت الحکم تھیں جو بنی ساعدہ پر بنی قشہ
 میں سے تھیں۔
 حنانہ ان کی والدہ رباب تھیں جو قیس عیلان کے بنی محارب بن حفصہ
 میں سے تھیں۔
 حفصہ و فاطمہ ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں۔
 حمزہ ان کی والدہ سلامہ بنت والان بن معاویہ بن سکن بن خدیج تھیں
 جو قیس عیلان کے بنی فزارہ میں سے تھیں۔
 ابو اسید بدر احد و خدیق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے ہم رکاب تھے، یوم فتح مکہ میں بنی ساعدہ کا جھنڈا ان کے پاس
 تھا۔

۱۰۳
 ابی بن عباس بن سہیل بن سعد الساعدی نے اپنے والد سے روایت کی
 کہ میں نے ابو اسید الساعدی کو ان کی نظر جانے کے بعد دیکھا، قصیر و
 پست قد تھے، سر اور ڈاڑھی کے بال سفید تھے، میں نے ان کے سر کو
 دیکھا کہ اس میں بہت بال تھے،
 عبید اللہ بن ابی رافع سے مروی ہے کہ میں نے ابو اسید کو دیکھا
 کہ اپنی موچیں کترواتے تھے جیسا کہ میرے بھائی سمٹا لے تھے،
 عثمان بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو اسید کو دیکھا کہ
 اپنی ڈاڑھی زور لگتے تھے، ہم لوگ مکتب میں تھے،
 عثمان بن عبید اللہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو اسید و ابو ہریرہ
 و ابو قتادہ و ابن عمر کو دیکھا، ہمارے پاس سے گزرتے تھے، ہم لوگ
 مکتب میں تھے، ہم لوگ ان کی بغیر کی خوشبو محسوس کرتے تھے (بغیر ایک
 مرکب خوشبو جس کا جزو اعظم زعفران ہے)، اسی سے وہ لوگ ڈاڑھیاں
 رنگتے تھے۔

حمز بن ابی اسید وزیر بن المنذر بن ابی اسید سے مروی ہے کہ
ان دونوں نے (وفات کے وقت) ابوالاسید کے ہاتھ سے سونے کی انگوٹھی
آٹامی حالانکہ وہ بدری تھے،
محمد بن عمر نے کہا کہ ابوالاسید الساعدی کی سترہ سالہ عمر میں عام الجعاۃ میں
مدینہ میں وفات ہوئی، اس وقت اٹھتر سال کے تھے، ان کی بقیہ اولاد
مدینہ و بغداد میں ہے۔

مالک بن مسعود

ابن الیہدی بن عامر بن عوف بن حارثہ بن عمرو بن الخزرج بن ساعدہ
بدرواحد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد تھی،

عبد رب بن حق

ابن اوس بن قیس بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ۔ موسیٰ
ابن عقبہ و ابی معشر و محمد بن عمر کی روایت میں ان کا نام و نسب اسی طرح
ہے، محمد بن اسحاق نے عبد اللہ بن حق کہا ہے، لیکن عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ
الانصاری نے کہا کہ وہ عبد رب بن حق بن اوس بن عامر بن ثعلبہ بن وثن بن
ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ تھے۔
عبد رب بن حق بدرواحد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان
بقیہ اولاد نہ تھی۔

حلفاء بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج

۱۶۴

زیاد بن کعب

ابن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مودعہ بن عدی بن غنم
ابن الربیعہ بن رشدان بن نفیس بن جمینہ -
بدرواحد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
ان کے بھائی کے بیٹے:

ضمہ بن عمرو

ابن عمرو بن کعب بن عمرو بن عدی بن عامر بن رفاعہ بن کلیب بن مودعہ
بدرواحد میں شریک تھے، اسی روز ہجرت کے بتیویں جہنمے سوال
میں شہید ہوئے۔
لوگوں نے بیان کیا کہ ان کی بقیہ اولاد تھی جن میں بعض بس بن عمرو
ابن ثعلبہ الجہنی کی طرف منسوب تھے۔

بس بن عمرو

ابن ثعلبہ بن خزیمہ بن زید بن عمرو بن سعد بن ذبیان بن رشدان بن

قیس بن جہینہ -

بدرو احد میں شریک تھے ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

کعب بن جہار

ابن مالک بن ثعلبہ جو غسان کے حلیف تھے،
محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے اسی طرح بیان کیا،
لیکن محمد بن اسحاق و ابو یوسف نے انہیں جہینہ کی طرف منسوب کیا، موسیٰ بن عقبہ
نے ان کا اور ان کے والد کا نام بیان کیا اور انہیں کسی عرب کی طرف
منسوب نہیں کیا،

کعب بن جہار بدرو احد میں شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
کل نو آدمی؛

تھے
بنی حثم بن الحریج کہ نبی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن سارہ بن زید بن حثم

بعدہ بنی حرام بن کعب بن خنم بن کعب بن سلمہ

عبد اللہ بن عمرو بن حرام

ابن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن خنم بن کعب بن سلمہ۔
کنیت ابو جابر تھی، ان کی والدہ الرباب بنت قیس بن القحیم بن امیہ

ابن نان بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ نخعیں رباب کی والدہ ہند بنت مالک
ابن عامر بن بیاضہ نخعیں،

عبد اللہ بن عمرو کی اولاد میں جابر تھے، یہ عقبہ میں موجود تھے، ان کی
والدہ انیسہ بنت عمنہ بن عدی بن نان بن ثابی بن عمرو بن سواد نخعیں۔

عبد اللہ بن عمرو دستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے وہ
بارہ نقیبوں میں سے تھے، بدر واحد میں شریک تھے، اسی روز ہجرت کے
بتیسویں چھتے سوال میں شہید ہوئے۔

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ جب میرے والد احد میں شہید
ہو گئے تو میں ان کے پاس آیا، چادر ڈھکی ہوئی تھی، ان کا چہرہ کھول کر
اُسے بوسہ دینے لگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے تھے مگر آپ نے
منع نہیں فرمایا،

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ جب غزوہ احد میں میرے والد
شہید ہو گئے تو میں چادر ان کے چہرے سے ہٹانے لگا اور رونے لگا
اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے منع کرنے لگے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے
منع نہیں کرتے تھے، میری بیوی فاطمہ بنت عمرو بھی ان پر رونے لگیں تو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان پر رو یا ان پر نہ رو، انھیں ملا کر برابر اپنے
بازوؤں سے ڈھانکے رہیں گے یہاں تک کہ تم لوگ انھیں اٹھاؤ۔

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ غزوہ احد میں میرے والد اور
مامو شہید ہو گئے تو میری والدہ ان دونوں کو ادنٹ پر مدینے
لے آئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے ندا دی کہ شہداء کو
ان کی قتل گاہوں میں دفن کرو، وہ دونوں واپس کیے گئے، اور دونوں اپنی
اپنی قتل گاہ میں دفن ہوئے۔

مالک بن انس سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو اور عمرو بن الجموح کو ایک
ہی کفن میں کھدایا گیا اور ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔
جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب شہداء احد

کو دفن کرنے کے لیے نکلے تو آپ نے فرمایا، انھیں مع ان کے زخموں کے کھنڈا دو، کیونکہ میں ان پر گواہ ہوں، کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اللہ کی راہ میں زخمی کیا جائے اور وہ قیامت کے دن اس طرح نہ آئے کہ خون بہتا ہو، رنگ زعفران جیسا اور خوشبو مشک سی ہو۔

۱۰۶ جابر نے کہا کہ میرے والد کو ایک ہی چادر کا کفن دیا گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ ان لوگوں میں کون زیادہ حافظ قرآن تھا جب کسی شخص کی طرف اشارہ کیا جاتا تھا تو آپ قبر میں اس کے ساتھی سے پہلے اُسے مقدم کرتے تھے۔

لوگوں نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عمرو بن حرام غزوہ احد میں مسلمانوں کے سب سے پہلے شہید تھے جنھیں سفیان بن عبد شمس ابو الاعور اسلمی کے باپ نے قتل کیا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکست کے قبل ہی ان پر نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا کہ عبد اللہ بن عمرو اور عمرو بن الجموح کو ایک ہی قبر میں دفن کرو، اس لیے کہ دونوں کے درمیان صفائی و محبت تھی، دوبارہ ارشاد ہوا کہ ان دونوں کو جو دنیا میں باہم دوست تھے ایک ہی قبر میں دفن کرو۔

عبد اللہ بن عمرو سرخ آدمی تھے، چند یا سر بال نہ تھے، لانے نہ تھے، عمرو بن جموح لانے تھے، دونوں پہچان لیے گئے، اور دونوں ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے، قبر سیلاب زدہ رقبے میں تھی، اس میں سیلاب داخل ہو گیا، قبر کھود دی گئی تو ان پر چادریں پڑی جنھیں عبد اللہ کے چہرے پر زخم لگا تھا، ان کا ہاتھ اپنے زخم پر تھا، ہاتھ زخم پر سے بیٹا گیا تو خون جاری ہو گیا، پھر ہاتھ اپنے مقام پر واپس کر دیا گیا تو خون رک گیا۔ جابر نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو ان کی قبر میں دیکھا تو گویا وہ سو رہے تھے، ان میں قلیل یا کثیر کوئی تغیر نہ ہوا تھا۔

یوحنا گیا کہ کیا تم نے ان کے کفن دیکھے تھے، جواب دیا کہ انھیں صرف ایک چادر میں کفن دیا گیا تھا جس سے چہرہ تو چھپا تھا اور پاؤں پر درمل

گھاس ڈال دی گئی تھی، ہم نے چادر کو بھی اسی طرح پایا جس طرح وہ شروع میں تھی، گھاس جو ان کے پاؤں پر تھی وہ بھی انہی ہڈیت پر تھی، حالانکہ دفن اور اس واقعے کے درمیان چھالیس سال کا زمانہ گزرا تھا۔

جابر نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ لیا کہ ان کو شترک سے مسطر کر دیا جائے تو ان لوگوں نے انکار کیا اور کہا کہ ان میں کوئی نئی بات نہ کرو، وہ دونوں اس مقام سے دوسرے مقام پر منتقل کر دیے گئے، یہ اس لیے کیا گیا کہ پانی کا سوتہ ان پر سے گزر رہا تھا، وہ لوگ اس حالت میں نکالے گئے کہ تیز و تازہ تھے اور کوئی تیر نہ ہوا تھا۔

جابر سے مروی ہے کہ جس وقت معاویہؓ نے نہر جاری کی تو ہمیں ہمارے شہداء اُحد کی طرف پکارا گیا، ہم نے انہیں چالیس سال کے بعد نکالا تو ان کے جسم نرم تھے، ہاتھ پاؤں بھی ڈھیلے تھے۔

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ قبر میں میرے والد کے ساتھ ایک اور شخص بھی دفن کیے گئے تھے، میرا دل خوش نہ ہوا یہاں تک کہ انہیں نکال کر تنہا دفن کر دیا۔

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ ان کے والد نے ان سے کہا کہ مجھے امید ہے کہ میں صبح کو پہلا شخص ہوں گا جسے شہادت ہوگی، انہیں عبد اللہ کی بیٹیوں کے حق میں خیر کی وصیت کرتا ہوں، وہ شہید ہو گئے تو ہم نے دو دو آدمیوں کو ایک ایک قبر میں کیا، میں نے انہیں بھی ایک دوسرے شخص کے ساتھ ایک ہی قبر میں دفن کیا، ہم چھ چھینے تک ٹھہرے، میرا دل نہ مانتا تھا تا وقتیکہ میں انہیں تنہا دفن نہ کروں، اس لیے انہیں قبر سے نکالا، زمین نے سوائے ذرا سی ان کے کان کی لو کے اور کسی چیز کو نہیں کھایا تھا۔

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میرے والد کے ساتھ ان کی قبر میں ایک یا دو آدمی دفن کیے گئے، اس سے میرے دل میں بے چینی تھی میں نے انہیں چھ چھینے کے بعد نکالا اور دوسری جگہ منتقل کر دیا، میں نے ان کی کسی چیز کو

متغیر نہیں پایا سوائے چند بالوں کے جو ان کی ڈاڑھی میں تھے اور زمین کے متصل تھے۔

جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ جب ان کے والد کی وفات ہوئی تو ان پر قرض تھا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میرے والد اپنے اوپر قرض چھوڑ گئے، ہمارے پاس سوائے ان کے باغ کی پیداوار کے کچھ نہیں ہے، باغ کی دو سال کی پیداوار بھی اس مقدار کو نہیں پہنچے گی جو ان پر ہے، لہذا میرے ساتھ چلئے کہ قرض خلو جھ سے بد کلامی نہ کریں، آنحضرتؐ کچھ روکے کھلیاؤں میں سے ایک کھلیاں کے گرد گھومے اور دعا کی، وہاں بیٹھے سمجھئے اور فرمایا کہ قرض خواہ کہات ہیں، تجنا ان کا تھا آپ نے انہیں ادا کر دیا، پھر بھی اتنا ہی بچ گیا تھا آپ نے انہیں دیا تھا۔

خراش بن الصمہ

ابن عمرو بن الجموح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ ان کی والدہ ام حبیب بنت عبد الرحمن بن ہلال بن عیینہ بن الاطم اہل ملائف میں سے تھیں، خراش کو قائد الفرسین (دو گھوڑوں کا بھینچنے والا) کہا جاتا تھا۔

خراش کی اولاد میں سلمہ تھے، ان کی والدہ فکیہہ بنت یزید بن قحطی ابن صخر بن خضام بن سنان بن عبید بنی سلمہ میں سے تھیں۔

عبد الرحمن و عایشہ، ان دونوں کی والدہ ام ولد تھیں، خراش کی بقیہ اولاد تھی جو سب مر گئے، کوئی باقی نہ رہا،

ابن جابر سے مروی ہے کہ معاذ بن الصمہ بن عمرو بن جموح خراش کے بھائی بدر میں شریک تھے، محمد بن عمر نے کہا کہ یہ ثناء بنت ہے اور نہ

اس پر اتفاق کیا گیا ہے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ خراش بن الصیثمہ ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تھے جو تیر انداز بن کیے گئے ہیں، وہ بدر و احد میں شریک تھے، انھیں غزوہ احد میں دس زخم لگے تھے۔

عمیر بن حرام

ابن عمرو بن الجوح بن زید بن حرام بن کعب جو بروایت محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری بدر میں شریک تھے، موسیٰ بن عقبہ و محمد ابن اسحاق و ابو معشر نے ان کا ذکر مشرکائے بدر میں نہیں کیا، ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

عمیر بن الحکم

ابن الجوح بن زید بن حرام بن کعب ان کی والدہ النوار بنت عامر ابن نابی بن زید بن حرام بن کعب تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمیر بن الحکم اور عبیدۃ بن الحارث کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا، دونوں غزوہ بدر میں شہید ہوئے۔ عکرمہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر میں ایک خیمہ میں تھے، آپ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر اس جنت کی طرف جاؤ جس کی وسعت آسمان و زمین کے برابر ہے، اور پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے، عمیر بن الحکم نے کہا کہ خوب، خوب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کیوں تعجب کرتے ہو، عرض کیا میں امید کرتا ہوں کہ اس کا

اہل ہوں گا، فرمایا، بیشک تم اس کے اہل ہو، انھوں نے اپنے ترکش سے کھجوریں جھاڑیں اور انھیں چبانے لگے، پھر کہا کہ واللہ اگر میں ان کے چبانے تک زندہ رہا تو یہ بڑی طویل زندگی ہے کھجوریں پھینک دیں اور قتال کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

عاصم بن عمرو بن قتادہ سے مروی ہے کہ اسلام میں انصار کے رب سے پہلے شہید عمیر بن الحکم میں جن کو خالد بن الاعلم نے شہید کیا۔
محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ عمیر بن الحکم کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

معاذ بن عمرو

ابن الجحوح بن زید بن حرام بن کعب، ان کی والدہ ہند بنت عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب انھیں۔
معاذ کی اولاد میں عبد اللہ اور امامہ تھیں، ان دونوں کی والدہ ثبیثہ بنت عمرو بن سعد بن مالک بن حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن الخزرج بنی ساعدہ میں سے تھیں۔

معاذ رب کی روایت میں عقبہ میں حاضر تھے، بدر و احد میں شریک تھے وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
ان کے بھائی؛

مَعْوِذُ بْنُ عَمْرٍو

ابن الجحوح بن زید بن الحرام ان کی والدہ ہند بنت عمرو بن حرام

ابن ثعلبہ بن حرام تمھیں

بروایت موسیٰ بن عقبہ و ابی معشر و محمد بن عمر بدر میں شریک تھے
محمد بن اسحاق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جو ان کے نزدیک بدر میں
حاضر تھے، وہ احد میں بھی شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
ان دونوں کے بھائی:

خُلاَّد بن عمرو

۱۰۹

ابن الجحوم بن زید بن حرام، ان کی والدہ ہند بنت عمرو بن حرام
ابن ثعلبہ بن حرام تمھیں، تمام راوی متفق ہیں کہ وہ بدر میں شریک تھے، احد
میں بھی حاضر تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

جَبَاب بن المنذر

ابن الجحوم بن زید بن حرام بن کعب۔
کنیت ابو عمرو تھی، ان کی والدہ الشموں بنت حق بن امیہ بن حرام
تمھیں،

جباب کی اولاد میں خشرم اور ام جہیل تمھیں، دونوں کی والدہ زینب
بنت صیفی بن سحر بن غنصاء بنی عبید بن سلمہ میں سے تھیں، جباب وہی تھے
جن کے مامو عمرو بن الساعدی ایک نقیب تھے، وہ جباب (بمعونہ
میں شہید ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تیرے تھے تاکہ
مرجائیں، جباب بدر میں شریک تھے۔
ابن عباس سے مروی ہے کہ غزوہ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ایک مقام پر نزول فرمایا، جاب بن المنذر نے کہا کہ یہ منزل نہیں ہے آپ نہیں ایسے مقام پر لے چلیے جہاں پانی قوم کے قریب ہو کہ ہم اس سے پانی حوض بنالیں، اس میں برتن ڈال دیں، پانی استعمال کریں، اور پھر اسی اس کے سوا جتنے کنوئیں ہوں انھیں پاٹ دیں۔

جبریل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور کہا کہ رائے یہی ہے جس کا جاب بن المنذر نے مشورہ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جاب تم نے عقل کا مشورہ دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ نے بھی کیا۔

یہی بن سعید سے مروی ہے کہ یوم بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا تو جاب بن المنذر کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ ہم باہر جنگ ہیں، میری رائے یہ ہے کہ ہم سب کنوئیں پاٹ دیں سوئے اس ایک کنوئیں کے جس پر ہم ان لوگوں سے مقابلہ کریں۔

آپ نے یوم قرینہ اور یوم النضیر میں بھی لوگوں سے مشورہ طلب کیا تو جاب بن المنذر کھڑے ہوئے اور کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ ہم محلات کے درمیان اتریں تاکہ ان کی خبر ان سے اور ان کی خبر ان سے منقطع ہو جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں کا قول اختیار کیا۔

عمر بن العجم سے مروی ہے کہ یوم بدر میں خزرج کا جھنڈا جاب بن المنذر کے پاس تھا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ جاب بن المنذر جب بدر میں شریک ہوئے تو وہ تینتیس سال کے تھے، سب نے ان کے بدر میں شریک ہونے پر اتفاق کیا۔

محمد بن اسحاق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جو ان کے نزدیک بدر میں شریک تھے، حالانکہ ہمارے نزدیک یہ ان کا وہم ہے اس لیے کہ بدر میں جاب بن المنذر کا معاملہ مشہور ہے، جاب احد میں بھی شریک تھے، اس روز وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ثابت قدم رہے،

جس وقت انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں سعد بن عبادہ سے بیعت کرنے کے لیے جمع ہوئے تو یہ بھی وہاں موجود تھے، ابو بکر اور عمرو ابو عبیدہ ابن الجراح اور دوسرے ہمارے بھی آئے، ان لوگوں نے گفتگو کی تو حباب بن المنذر نے کہا کہ ”انا جذیلہما المحکات وعذیقہما المہرب“ (میں وہ شاخ ہوں جس سے لڑتے اپنا جسم کھجاتے ہیں اور وہ میوہ نورس ہو رہا جو بابرکت ہے) ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر ہم میں سے ہو، پھر ابو بکر سے بیعت کر لی گئی اور سب لوگ منتشر ہو گئے۔

حباب بن المنذر کی وفات عمر بن الخطاب کی خلافت میں ہوئی، ان کی نقیہ اولاد نہ تھی۔

عقبة بن عامر

ابن نمی بن زید بن حرام بن کعب،
ان کی والدہ حفصہ بنت اسد بن زید بن امیہ بن سنان بن کعب بن
عدی بن کعب بن سلمہ تھیں، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
محققہ حفصہ اولیٰ میں موجود تھے انھیں ان چھ آدمیوں میں بیان
کیا جاتا ہے جو مکہ میں اسلام لائے، وہ اول انصار تھے جن کے قبل کوئی نہ تھا،

۱۔ یہ محاورہ ایسے وقت استعمال کرتے ہیں جب اپنے آپ کو مرجع الیہ ظاہر کرنا ہو۔

۱۰۰۔ الحباب بن المنذر یوم بیر معونہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے
 ہی میں شہید ہو چکے تھے، اس لیے یہ سب وہم راوی ہے۔

محمد بن عمرؓ نے کہا کہ ہمارے نزدیک یہی ثابت ہے۔
عقبہ بدر واحد میں شریک تھے، انہوں نے اس روز اپنے خود میں
سبز ٹی بطور نشان کے لگالی تھی خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، پیام میں بھی شریک تھے اور اسی روز سلمہ
میں شہید ہوئے، یہ واقعہ ابوبکر صدیق رحمۃ اللہ علیہ کی خلافت میں ہوا۔

ثابت بن ثعلبہ



ابن زید بن حارث بن حرام بن کعب -
ان کی والدہ ام اناس بنت سعد تھیں جو بنی عذرہ پھر بنی سعد ہندیم
پھر قضاہ میں سے تھیں
یہی ہیں جن کو ثابت بن الجذع کہا جاتا ہے الجذع ثعلبہ بن زید تھے، ان کا یہ نام ان کا
شدت قلب و خود رانی کی وجہ سے رکھا گیا، کیونکہ جِدَع کے معنی درخت کے
خشک تنے کے ہیں،

ثابت کی اولاد میں عبد اللہ حارث اور ام اناس تھیں، ان کی والدہ
امامہ بنت عثمان بن غلہ بن عکد بن عامر بن زریق خزرج میں سے تھیں، ان لوگوں کی
بقیہ اولاد تھی جو ختم ہو گئی۔

محمد بن سعد نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ ایک قوم زمانہ قریب
سے ان کی طرف (ثابت کی طرف) منسوب ہے، وہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ ثابت
ابن ثعلبہ الجذع تھے۔

سب کی روایت میں ثابت ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر
ہوئے تھے ثابت بدر واحد و خندق و حدیبیہ و خیبر و فتح مکہ و یوم طائف
میں موجود تھے اور اسی روز شہید ہوئے۔



عمیر بن الحارث

ابن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب ابروایت موسیٰ بن عقبہ عمر بن الحارث بن لبدہ بن ثعلبہ بن الحارث تھے، ان کی والدہ کبشہ بنت نافیہ تھیں بن حرام بنی سلمہ میں سے تھیں۔
تمام راوی متفق ہیں کہ وہ عقبہ میں موجود تھے بدر و احد میں بھی شریک تھے، جب ان کی وفات ہوئی تو ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

حرام بن کعب کے موالی

تمیم مولاے خراش

ابن الصمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم مولاے خراش ابن الصمہ اور جباب مولاے عقبہ بن غزوہ ان کے درمیان عقد مواخاتہ کیا تھا تمیم بدر و احد میں شریک تھے، جس وقت ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

حبیب بن الاسود

جو بنی حرام کے مولیٰ تھے، محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمر نے بھی اسی طرح حبیب بن الاسود کہا، موسیٰ بن عقبہ نے اپنی روایت میں حبیب بن سعد کہا جو بنی حرام کے مولیٰ تھے، وہ بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت بقیہ اولاد نہ تھی۔

بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ جو (دیوان میں) علیحدہ پکارا جاتے تھے

بشر بن البراء

ابن معرور بن صخر بن خنساء بن سنان بن عبید ان کی والدہ غلیہ بنت قیس بن ثنابت بن خالد الشیمع کی شاخ بنی دہمان میں سے تھیں۔ سب کی روایت میں عقبہ میں حاضر ہوئے تھے اور ان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے تھے جو تیر انداز بیان کیے گئے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشر بن البراء بن معرور اور واقد بن عبد اللہ التیمی حلیف بنی عدی کے درمیان عقد موافقہ کیا تھا، بشر بدر و احد و خندق و حدیبیہ و خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

۱۱۲ ہر کاب تھے انھوں نے یوم خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ وہ زہراؓ کو دیکھی کھائی جو آپ کو یہودیہ نے ہدیہ دی تھی بشر نے اپنا لقمہ نکلا تو وہ اس جگہ سے بیٹے بھی نہ تھے کہ رنگ بدل کر طیلان کی طرح سبز ہو گیا، درد نے انھیں ایک سال تک اس طرح بتلا رکھا کہ بغیر کروٹ بدلوائے کروٹ تک نہ بدل سکتے تھے پھر اسی سے ان کی شہادت ہو گئی کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے مقام سے بیٹے نہ تھے کہ ان کی وفات ہو گئی۔

عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بنی سلمہ تمھارا سردار کون ہے، ان لوگوں نے کہا کہ الجعد بن قیس، ان میں اور کوئی برائی نہیں سوائے اس کے کہ بخل ہے، فرمایا کہ بخل سے زیادہ اور کون مرض ہوگا، تمھارے سردار بشر بن البراء ابن معرور ہیں۔

عبداللہ بن الجعد



ابن قیس بن صخر بن خضاء بن سنان بن عبید، ان کی والدہ ہند بنت سہل جہینہ کی شاخ بنی الربعہ میں سے تھیں، ان کے انخیانی بھائی معاذ ابن جبل تھے۔

عبداللہ بدر واحد میں شریک تھے، ان کے والد الجعد بن قیس کی کنیت ابو وہب تھی، اس نے بھی اسلام ظاہر کیا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد بھی کیے تھے، حالانکہ وہ منافق تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک کیا تو اسی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی ”وَمَنْهُمْ مَنْ يَقُولُ اَنْذَنْ لِي وَلَا تَقْتُلْنِي اَلَا فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوا“ (ان لوگوں میں وہ بھی ہے جو کہتا ہے کہ میں اجلت دیدیجئے اور میں فتنے میں نہ ڈالیئے۔ دیکھو خبر داریہ لوگ فتنے میں پڑ گئے ہیں۔)

عبداللہ بن الجعد کی بقیہ اولاد تھی، ان کے بھائی محمد بن الجعد بن قیس کی بقیہ اولاد تھی۔

سنان بن صفی

ابن صخر بن خضاء بن سنان بن عبید، ان کی والدہ نائلہ بنت قیس بن النضر بن سنان بن سلمہ میں سے تھیں، سنان بن صفی کی اولاد میں مسعود تھے، ان کی والدہ ام ولد تھیں۔
سنان سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، بدر و احد میں بھی شریک تھے، جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

عقبہ بن عبداللہ

ابن صخر بن خضاء بن سنان بن عبید، ان کی والدہ بسرہ بنت زید بن امیہ ابن سنان بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ تھیں۔
بدر و احد میں شریک تھے، جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

طفیل بن مالک

ابن خضاء بن سنان بن عبید، ان کی والدہ اسماء بنت النضر بن کعب بن سواد بن سلمہ میں سے تھیں۔
طفیل بن مالک کی اولاد میں عبداللہ اور الربیع تھے، دونوں کی والدہ دوم

بنت قرق بن خضاء بن سنان بن عبید بن سلمہ میں سے تھیں،
طفیل بن مالک سب کی روایت میں عقبہ میں شریک تھے، بدر واحد
میں بھی تھے، ان کی بقیہ اولاد تھی جو سب کے سب ختم ہو گئے اور اولاد لدم گئے۔

طفیل بن النعمان

ابن خضاء بن سنان بن عبید، ان کی والدہ خضاء بنت رثاب بن النعمان
ابن سنان بن عبید تھیں جو جابر بن عبد اللہ بن رثاب کی چھوٹی تھیں۔
طفیل سب کی روایت میں عقبہ میں حاضر تھے، بدر واحد میں شریک
تھے، احد میں انھیں تیرہ زخم لگے تھے، غزوہ خندق میں بھی شریک تھے اور اسی
روز شہید ہوئے، وحشی نے انھیں شہید کیا۔

وحشی کہا کرتے تھے کہ حمزہ بن عبد المطلب اور طفیل بن نعمان کا اللہ
نے میرے ہاتھ سے اکرام کیا اور ان کے ہاتھوں سے میری توہین نہیں کی
کہ میں کفر کی حالت میں قتل کروایا جاتا۔

طفیل بن النعمان کی اولاد میں ایک بیٹی تھیں جن کا نام الزبج تھا،
ان سے ابو یحییٰ عبد اللہ بن عبد مناف بن النعمان بن سنان بن عبید نے
نکاح کیا ان سے ان کے یہاں ولادت ہوئی، الزبج کی والدہ اسماء بنت
قرط بن خضاء بن سنان بن عبید تھیں۔ طفیل بن النعمان کی بقیہ اولاد تھی۔

عبد اللہ بن عبد مناف

ابن النعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔
کنیت ابو یحییٰ تھی، ان کی والدہ حمیمہ بنت عبید بن ابی کعب۔

ابن اقصیٰ بن کعب بن سواد بنی سلمہ میں سے تھیں عبد اللہ بن عبد مناف کی ایک بیٹی تھیں جن کا نام بھی خیمہ تھا، ان کی والدہ الربیع بنت الطفیل بن النعمان ابن خضاء بن سنان بن عبیدہ تھیں۔
عبد اللہ بن عبد مناف بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

جابر بن عبد اللہ

ابن رثابہ بن النعمان بن سنان بن عبیدہ، ان کی والدہ ام جابر بنت زہیر بن ثعلبہ بن عبیدہ بنی سلمہ میں سے تھیں۔
جابر کو ان چھ آدمیوں میں بیان کیا جاتا ہے جو انصار میں سب سے پہلے مکہ میں اسلام لائے، جابر بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے، انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔

ابن کلبی نے اس آیت ”يَخْوُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ“ (اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے باقی رکھتا ہے) تفسیر میں ان سے بیان کیا کہ ”يَخْوُ مِنَ الرِّزْقِ وَيُزِيدُ فِيهِ وَيَخْوُ مِنَ الْاَجَلِ وَيُزِيدُ فِيهِ“ (رزق میں سے مٹا دیتا ہے اور اس میں زیادہ کر دیتا ہے)۔

میں نے ان سے پوچھا کہ یہ آپ سے کس نے بیان کیا تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے ابو صالح نے جابر بن عبد اللہ بن رثابہ الانصاری سے اور انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

جابر بن عبد اللہ بن رثابہ الانصاری سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت ”لَسْمِ الْبَشَرِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ“

(ان کے لیے حیات دنیا و آخرت میں خوش خبریاں ہیں) کی تفسیر میں فرمایا کہ یہ رویا صالح (سچے خواب) میں جنہیں بندہ دیکھتا ہے یا اسے دکھائے جاتے ہیں؛

خلید بن قیس

ابن النعمان بن سنان بن عبید ان کی والدہ ادا م بنت القین بن کعب بن سواد بنی سلمہ میں سے تھیں، محمد بن اسحاق و محمد بن عمر نے خلید کو اسی طرح کہا ہے موسیٰ بن عقبہ و ابو معشر نے خلیدہ بن قیس کہا، ان کے سوا دو سروں نے خالدہ بن قیس کہا، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ وہ خالد بن قیس تھے، ان کے ساتھ ان کے ایک حقیقی بھائی بھی جن کا نام خلاؤ تھا، بدر میں شریک تھے؛

موسیٰ بن عقبہ و محمد بن عمر و محمد بن اسحاق و ابو معشر نے شرکائے بدر میں خلاؤ کا ذکر نہیں کیا، میں بھی اسے ثابت نہیں سمجھتا، خلید بن قیس بدر و احد میں شریک تھے، جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

یزید بن المنذر

ابن مروح بن خناس بن سنان بن عبید - سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یزید بن المنذر اور عامر بن الربیعہ جلیف بنی عدی بن کعب کے درمیان عقد موافقہ کیا، یزید بن المنذر بدر و احد میں شریک تھے، جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔ ۱۱۵
عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے بیان کیا کہ زمانہ قریب سے

ایک قوم نے یزید بن المنذر کی طرف اپنا انتساب کیا ہے، یہ باطل ہے۔
ان کے بھائی:

مقتل بن المنذر

ابن سرج بن خناس بن سنان بن عبید، سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، بدر و احد میں بھی شریک تھے، جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

عبد اللہ بن النعمان

ابن بلدہ بن خناس بن سنان بن عبید، محمد بن عمر نے اسی طرح بلدہ کہا، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر نے بلدہ کہا، عبد اللہ بن محمد ابن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ بلدہ وہ ہیں جو ابو قتادہ بن ربیع بن بلدہ کے چچا زاد بھائی تھے۔
عبد اللہ بن النعمان بدر و احد میں شریک تھے، جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

جبار بن صخر

ابن امیہ بن خنساء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ، ان کی والدہ غنیکہ بنت خرشہ بن عمرو بن عبید بن عامر بن میاضہ تھیں، جبار کی

جبار بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم کاب تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں خاص رکھجوروں کا اندازہ کریں والا بنا کے خیر وغیرہ بھیجا کرتے تھے، جبار جس وقت بدر میں شریک ہوئے تو بتیس سال کے تھے، ان کی وفات سلمہ میں مدینہ میں عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

ضحاک بن حارثہ

ضحاک کی اولاد میں یزید تھے، ان کی والدہ امامہ بنت محث بن
یزید بن ثعلبہ بن عبید بنی سلمہ میں سے تھیں، ایک زمانے سے ضحاک کی اہلیہ
اولاد مر چکی تھی،

تختناک سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، بدر میں بھی شریک تھے۔

سوادین رزن

ابن زید بن ثعلبہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ، ان کی والدہ ام قیس بنت الحسین بن کعب بن سواد بنی سلمہ میں سے تھیں۔

محمد بن عمرو عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے ان کا نام و نسب اسی طرح بیان کیا، موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ وہ اسود بن رزن بن ثعلبہ تھے، انھوں نے زید کا ذکر نہیں کیا، محمد بن اسحاق و ابو معشر نے سواد بن زریق ابن ثعلبہ کہا یہ ہمارے نزدیک ان کے راویوں کی نام کے پڑھنے میں خطا ہے۔ سواد بن رزن کی اولاد میں ام عبد اللہ بنت سواد مباہیات میں سے تھیں، ام رزن بنت سواد یہ بھی مباہیات میں سے تھیں، ان کی والدہ خنساء بنت رثاب بن النعمان بن سنان بن عبیدہ تھیں۔ سواد بن رزن بدر واحد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

حلفاء بنی عبید بن عدی اور ان کے موالی

حمزة بن الحمیر

اشجع کے پھر بنی دہمان کے حلیف تھے، محمد بن عمر نے اسی طرح کہا، محمد بن عمر نے کہا کہ میں نے خارجہ بن الحمیر سنا ہے، محمد بن اسحاق نے کہا کہ وہ خارجہ بن الحمیر تھے، موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ وہ حارثہ بن الحمیر تھے۔ اور ابو معشر سے مختلف روایتیں ہیں، ان کے بعض راویوں نے کہا کہ وہ حربہ بن الحمیر تھے۔

اس پر سب کا اتفاق ہے کہ وہ اشجع پھر بنی دہمان حلیف بنی عبید ابن عدی میں سے تھے، بدر واحد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

ان کے بھائی،

عبداللہ بن الحُمَیر

جو اشجع پھر بنی دہان میں سے تھے، ان کے نام میں سب کا اتفاق ہے، ان کے بارے میں کسی کا اختلاف نہیں کہ بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

نعمان بن سنان

بنی عبید بن عدی کے مولیٰ تھے، اس پر سب کا اتفاق ہے بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ

قطبہ بن عامر

ابن حدیدہ بن عمرو بن سواد، کنیت ابو زید تھی، ان کی والدہ زینب بنت عمرو بن سنان بن عمرو بن مالک بن ہشہ بن قطبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن افضل بن عمرو تھیں جو اسلم میں سے تھے،

قطبہ کی اولاد میں ام حبیل تھیں کہ مباہلات میں شمار تھا، ان کی والدہ ام عمرو بنت عمرو بن خلید بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ تھیں۔

قطبہ سب کی روایت میں دونوں عقبہ میں حاضر تھے، ان کو ان چھ آدمیوں میں بیان کیا جاتا ہے جن کے متعلق مروی ہے کہ وہ انصار میں سب سے پہلے مکے میں اسلام لائے کہ ان کے قبل کوئی مسلمان نہ ہوا تھا، محمد بن عمر نے کہا کہ ہمارے نزدیک یہ تمام اقوال میں سب سے زیادہ ثابت ہے۔

قطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان اصحاب میں تھے جو تیر انداز بیان کئے گئے ہیں، بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے، غزوہ فتح میں نبی سلمہ کا جھنڈا انھیں کے پاس تھا، غزوہ احد میں ان کے نوزخم لگے تھے۔

ابن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قطبہ بن عامر بن حدیدہ کو بیس آدمیوں کے ہمراہ خثعم کے ایک قبیلے کی طرف نواح تنابہ میں بھیجا اور حکم دیا کہ ان لوگوں پر دفعۃً حملہ کر دیں۔

یہ لوگ الحاضر تک پہنچے اور سو گئے، بیدار ہو کے بڑھے اور دفعۃً حملہ کر دیا، اس قوم نے بھی حملہ کیا، باہم شدید لڑائی ہوئی جس میں فریقین کو بکثرت زخم لگے۔

قطبہ کے ساتھی غالب رہے اور جس کو چاہا قتل کیا، ان کے اونٹ اور بکریاں مدینہ ہنسکالائے، خثعم نکالنے کے بعد ان کے حصے میں فی کس چار اونٹ تھے، ایک اونٹ دس بکریوں کے مساوی قرار دیا گیا، یہ ساری صفحہ ۹ میں ہوا تھا۔

ابو معشر نے کہا کہ قطبہ بن عامر نے غزوہ بدر میں دونوں صفوں کے درمیان ایک پتھر پھینک دیا اور کہا کہ اس وقت تک میں بھی

نہ بھاگوں گا جب تک کہ یہ پیچھے نہ بھاگے، قطیبہ زندہ رہے یہاں تک کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔
ان کی بقیہ اولاد تھی۔
ان کے بھائی؛

یزید بن عامر

۱۱۸

ابن حدیدہ بن عمرو بن سواد؛
کنیت ابو المنظر تھی، ان کی والدہ زینب بنت عمرو بن سنان
تھیں، وہی قطیبہ بن عامر کی والدہ بھی تھیں۔
یزید بن عامر کی اولاد میں عبد الرحمن اور منذر تھے، ان دونوں
کی والدہ عائشہ بنت جری بن عمرو بن عامر بن عبد رزاح بن ظفر اوس
میں سے تھیں۔
یزید بن عامر سب کی روایت میں شترانصار کے ساتھ عقبہ
میں حاضر ہوئے، بدر و احد میں بھی شریک تھے، مدینہ اور بغداد میں
ان کی بقیہ اولاد تھی۔

سلیم بن عمرو

ابن حدیدہ بن عمرو بن سواد، ان کی والدہ ام سلیم بنت عمرو
ابن عباد بن عمرو بن سواد بنی سلمہ میں سے تھیں؛
تمام راویوں کا اتفاق ہے کہ وہ شترانصار کے ساتھ عقبہ میں
شریک ہوئے، بدر و احد میں بھی حاضر تھے، ہجرت کے بتیسویں مہینے

بماہ شوال غزوہ احد میں شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

ثعلبہ بن عنمہ

—

ابن عدی بن سنان بن نابی بن عمرو بن سواد ان کی والدہ جہیمہ بنت الیقین بن کعب بنی سلمہ میں سے تھیں؛
سب کی روایت میں وہ ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، جب اسلام لائے تو وہ اور مساذ بن جبل اور عبد اللہ بن انیس بنی سلمہ کے بت توڑ رہے تھے؛
بدر واحد و خندق میں شریک تھے، اسی روز شہید ہوئے، بیٹیہ ابن ابی وہب المخزومی نے شہید کیا۔

عبس بن عامر

—

ابن عدی بن سنان بن نابی بن عمرو بن سواد، ان کی والدہ ام النہین بنت زہیر بن ثعلبہ بن عبید بنی سلمہ میں سے تھیں؛
سب کی روایت میں وہ ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، بدر واحد میں بھی شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

ابو الیسر جن کا نام کعب بن عمرو تھا

—

ابن عباد بن عمرو بن سواد، ان کی والدہ نسیبہ بنت قیس بن الاسود

ابن مرقی بنی سلمہ میں سے تھیں؛
 ابوالیسر کی اولاد میں عمیر تھے، ان کی والدہ ام عمرو بنت عمرو بن
 حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ تھیں، یہ جابر بن
 عبد اللہ اور یزید بن ابی الیسر کی پھوپھی تھیں، ان کی والدہ لبابہ بنت
 الحارث بن سعید مزینہ میں سے تھیں۔
 جیب، ان کی والدہ ام ولد تھیں۔
 عائشہ، ان کی والدہ ام الرباع بنت عبد عمرو بن مسعود بن عبد اللہ
 تھیں۔

ابوالیسر سب کی روایت میں عقبہ میں حاضر ہوئے، جس وقت
 وہ بدر میں شریک ہوئے تو بیس سال کے تھے، احد و خندق اور تمام
 مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے؛
 ابوالیسر قصیر و پست قد بڑے پیٹ والے آدمی تھے، ان کی
 وفات ۳۵ھ میں مدینہ میں ہوئی، یہ معاویہ بن ابی سفیان رحمہ اللہ کی
 خلافت کا زمانہ تھا، ان کی بقیہ اولاد مدینہ میں تھی۔

سہل بن قش



ابن ابی کعب بن ارقم بن کعب بن سواد، ان کی والدہ نائلہ
 بنت سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبد الاشہل اوس میں
 سے تھیں، کعب بن مالک بن ابی کعب بن ارقم شاعر کے چچا زاد
 بھائی تھے۔

سہل بدر و احد میں شریک تھے، ہجرت کے بتیسویں مہینے ماہ
 شوال یوم احد میں شہید ہوئے، احد میں مشہور قبر والے ہیں، ان کی
 اولاد میں ایک مرد اور ایک خاتون باقی تھیں۔

بنی سواد بن غنم کے موالی

عنترہ مولائے سلیم

ابن عمرو بن حدیدہ بن عمرو بن سواد۔
 بدر واحد میں شریک تھے، اسی روز شہید ہوئے، نوفل بن معاویہ
 الدہلی نے شہید کیا، موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ وہ عنترہ بن عمرو تھے جو سلیم
 ابن عمرو کے مولیٰ تھے۔

بقیہ بنی سلمہ

معبد بن قیس

ابن صفی بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ
 ان کی والدہ الزہرہ بنت زبیر بن حرام بن ثعلبہ بن عبید بن سلمہ
 میں سے تھیں، محمد بن عمرو و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے
 اسی طرح ان کا نام و نسب بیان کیا اور اسی طرح کتاب
 نسب الانصار میں بھی ہے لیکن موسیٰ بن عقبہ

و محمد بن اسحاق و ابو معشر، سعد بن قیس بن صخر کہتے تھے، وہ لوگ صیفی کا ذکر نہیں کرتے تھے۔
سعد بن درو احد میں شریک تھے، جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

عبداللہ بن قیس

ابن صیفی بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ، محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمرو و عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے عبداللہ بن قیس کا ان لوگوں کے ساتھ ذکر کیا ہے جو بدر میں شریک تھے، موسیٰ بن عقبہ نے اپنی کتاب میں ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جو بدر میں موجود تھے، عبداللہ احد میں بھی شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

عمرو بن طلحہ

ابن زید بن امیہ بن نان بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمرو و عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے ان کا ذکر شرکاء بدر کے ساتھ کیا ہے، لیکن موسیٰ بن عقبہ نے اپنی کتاب میں ان کو شرکاء بدر میں شمار نہیں کیا۔ وہ احد میں بھی شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

مَعَاذِ بْنِ جَبَل

ابن عمرو بن اوس بن عائذ بن عدی بن کعب بن عمرو بن اوتی
ابن سعد برادر سلمہ بن سعد ان کی والدہ ہند بنت سہل بنی الرعبہ کی
شاخ جہینہ میں سے تھیں، ان کے اخیانی بھائی عبد اللہ بن الجعد بن
قیس اہل بدر میں سے تھے۔

معاذ کی اولاد میں ام عبد اللہ تھیں جن کا شمار مباہیات میں
تھا، ان کی والدہ ام عمرو بنت خالد بن عمرو بن عدی بن سان بن
نابی بن عمرو بن سواد بنی سلمہ میں سے تھیں۔

ان کے دو بیٹے تھے ایک عبد الرحمن اور دوسرے کانام
ہم سے نہیں بیان کیا گیا، نہ ان دونوں کی والدہ کانام ہم سے بیان
کیا گیا معاذ کی کنیت ابو عبد الرحمن تھی۔

وہ سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں آئے تھے
معاذ بن جبل جب اسلام لائے تو وہ اور ثعلبہ بن عمرو اور عبد اللہ بن ابیہ
بنی سلمہ کے بت توڑ رہے تھے۔

۱۲۱ ابن ابی عون سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
معاذ بن جبل اور عبد اللہ بن مسعود کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا،
جس میں ہمارے نزدیک کوئی اختلاف نہیں ہے، لیکن خاص محمد بن
اسحاق کی روایت میں جس کا ان کے سوا کسی نے ذکر نہیں کیا،
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل اور جعفر بن ابی طالب
کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا۔
محمد بن عمر نے کہا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے، حالانکہ مواخاۃ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے مدینے تشریف لانے کے بعد بدر سے پہلے ان لوگوں میں ہوتی تھی، غزوہ بدر کے بعد جب آیت میراث نازل ہو گئی تو مواخاۃ جاتی رہی جعفر بن ابی طالب نے اس سے پہلے ہی مکے سے مکہ حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان جب عقد مواخاۃ کیا تھا تو وہ مکہ حبشہ میں تھے اور سات سال کے بعد آئے لہذا یہ محمد بن اسحاق کا وہم ہے۔

معاذ جب بدر میں شریک ہوئے تو جیسا کہ ان کی قوم سے مروی ہے وہ میں یا انیس سال کے تھے، معاذ احد و خندق اور تمام مشاہد میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چمکاب رہے۔

ابن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ جس وقت معاذ بن جبل کے قرض خواہوں نے ان پر سختی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرض خواہوں کے لئے انھیں ان کے مال سے جدا کر کے مین بھیج دیا اور فرمایا کہ امید ہے کہ اللہ تمھارا نقصان پورا کر دے گا، محمد بن عمر نے کہا کہ یہ واقعہ ربیع الآخر ۳ء کا ہے۔

معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے مین بھیجا تو فرمایا کہ اگر تمھارے پاس کوئی مقدمہ آئے تو اس کا فیصلہ کا ہے سے کرو گے، عرض کی، جو کتاب اللہ میں ہے اس سے فیصلہ کروں گا، فرمایا اگر کتاب اللہ میں نہ ہو؟ عرض کی کہ اس سے فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ نے فیصلہ کیا ہے، فرمایا کہ اگر رسول اللہ کے بھی فیصلے میں نہ ہو؟ عرض کی، اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوتاہی نہ کروں گا، آنحضرتؐ نے میرے سینے پر برکت کے لیے مارا، اور فرمایا کہ سب تعریفیں اسی اللہ کے لئے ہیں، جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد کو اس بات کی توفیق دی جس سے وہ رسول اللہ کو راضی کرے۔

ابن ابی نجیح سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مین کے

پاس معاذ کو بھیجا اور لکھا کہ میں نے تم پر ایسے شخص کو بھیجا ہے جو میرے بہترین اصحاب میں سے ہے، اور ان میں بہترین صاحب علم اور صاحب دین ہے۔

یہی بن سعید سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل نے کہا کہ جس وقت میں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو سب سے آخر جو وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی وہ یہ تھی کہ لوگوں کے ساتھ اپنے اخلاق اچھے رکھنا۔

۱۲۲ بشیر بن یسار سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل لنگڑے آدمی تھے، جب معلم بنا کر میں بھیجے گئے تو انھوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور نماز میں اپنا پاؤں پھیلا دیا، قوم نے بھی اپنے پاؤں پھیلا دیے، جب نماز پڑھ لی تو انھوں نے کہا کہ تم لوگوں نے اچھا کیا، لیکن دوبارہ نہ کرنا، میں نے تو صرف اس لئے اپنا پاؤں نماز میں پھیلا دیا کہ مجھے تکلیف ہے۔

تحقیق سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو مین پر عامل بنایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے تو معاذ مین ہی کے عامل تھے، عمر اس سال حج پر عامل تھے، معاذ لے آئے تو ان کے ساتھ رفیق تھا اور غلام ملحدہ تھے۔

عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ اے ابو عبد الرحمن! یہ غلام کس کے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ میرے ہیں، فرمایا وہ کہاں سے تمھارے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ مجھے ہدیہ دیے گئے ہیں، عمرؓ نے کہا کہ میرا کہنا مانو اور انھیں ابو بکرؓ کے پاس بھیج دو، اگر وہ خوشی سے ان کو تمھیں دیدیں تو وہ تمھارے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ میں اس میں آپ کا کہنا نہیں مانوں گا کہ ایک شے جو مجھے ہدیہ دی گئی ہے میں اسے ابو بکرؓ کے پاس بھیج دوں۔

رات کو سوئے، صبح ہوئی ہو تو انھوں نے کہا، اے ابن الخطاب! میں سوائے آپ کا کہنا ماننے کے اور کوئی صورت نہیں دیکھتا میں نے

راست کو خواب میں دیکھا کہ میں دوزخ کی طرف کھینچا یا بھٹکایا یا
ایسا ہی کچھ کیا جا رہا ہوں، آپ میرا نیند کھڑے ہوئے ہیں، لہذا آپ
ان سب کو ابو بکرؓ کے پاس لے جائیے، انھوں نے کہا کہ تم اس کے
زیادہ مستحق ہو کہ خود لے جاؤ، ابو بکرؓ نے فرمایا کہ وہ تمھارے ہیں، تم
انھیں اپنے گھر والوں میں لے جاؤ۔

غلام ان کے پیچھے صفت باندھ کر نماز پڑھنے لگے، جب وہ
واپس ہوئے تو پوچھا کہ تم لوگ کس کی نماز پڑھتے ہو، سب نے کہا کہ
اللہ تبارک و تعالیٰ کی، انھوں نے کہا کہ تم لوگ جاؤ کیونکہ تم انھیں کے
موسیٰ بن عمران بن متاخ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو لشکر پر آپ کے عامل معاذ بن جبل تھے۔
ذکوان سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز
پڑھتے تھے، پھر آکر اپنی قوم کی امامت کرتے تھے۔

ان بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ میری امت کے سب سے زیادہ عالم حلال و حرام معاذ بن جبل
ہیں۔

عبد اللہ بن الصامت سے مروی ہے کہ معاذ نے کہا کہ جب سے
میں اسلام لایا ہمیشہ اپنی داہنی طرف تھوکا۔

حمید بن ہلال سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل نے اپنی داہنی طرف
تھوکا، جب کہ وہ نماز میں نہ تھے، اور کہا کہ جب سے میں نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی صحبت پائی ہے ایسا نہیں کیا۔

محمود بن علقمہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ معاذ بن جبل
اپنے خیمے میں داخل ہوئے تو بیوی کو دیکھا کہ خیمے کے سوراخ سے
جھانک رہی ہیں، انھوں نے ان کو مارا، معاذ تر بوز کھارے تھے، ہمراہ
ان کی بیوی بھی تھیں، ان کا غلام گدرا تو بیوی نے اسے تر بوز کا ٹکڑا
جو انھوں نے دانت سے کاٹا تھا دیدیا، معاذ نے انھیں مارا۔

۱۲۳

ابن ابی ادریس انخولانی سے مروی ہے کہ میں دمشق کی مسجد میں گیا، اتفاق سے وہاں ایک چکدار دانت والا شخص تھا، لوگ اس کے گرد تھے، اگر کسی بات میں اختلاف کرتے تو اس کے پاس لے جاتے، اور اس کی رائے سے رجوع کرتے، میں نے دریافت کیا تو لوگوں نے کہا یہ معاذ بن جبل ہیں۔ جب دوسرا دن ہوا تو میں صبح سویرے گیا، وہ مجھ سے زیادہ سویرے آگئے تھے، میں نے انھیں نماز پڑھتا ہوا پایا، ان کا انتظار کیا یہاں تک کہ انھوں نے اپنی نماز ادا کر لی، پھر میں سامنے سے ان کے پاس آیا، سلام کیا اور عرض کی کہ وائشہ میں آپ سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں، فرمایا، اللہ کے لئے، عرض کی اللہ کے لئے، پھر فرمایا اللہ کے لئے، عرض کی اللہ کے لئے۔

انھوں نے میری چادر کا کنارہ پکڑ کے مجھے اپنی طرف گھسیٹا اور کہا کہ تمھیں خوش خبری ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ میری رحمت ان دو شخصوں کے لئے واجب ہو گئی جو میرے بارے میں باہم محبت کریں، میرے بارے میں باہم بیٹھیں، میرے بارے میں باہم اپنا مال یا طاقت خرچ کریں اور میرے بارے میں باہم زیارت کریں۔

شہر بن حوشب سے مروی ہے کہ مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا کہ وہ حمص کی مسجد میں گیا، وہاں لوگوں کے حلقے میں ایک خوبصورت گندم گوں اور صاف دانت والا آدمی تھا، قوم میں وہ لوگ بھی تھے جو اس سے عمریں بڑے تھے، پھر بھی وہ اس کے پاس آتے تھے اور حدیث سنتے تھے، میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں؟ انھوں نے کہا کہ میں معاذ بن جبل ہوں۔

جاہل بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ معاذ بن جبل رحمہ اللہ صورت میں سب سے اچھے اخلاق میں سب سے پاکیزہ، دل و دست کے بحر و کان تھے، انھوں نے بہت قرض لے لیا تو قرض خواہ ان کے

ساتھ لگ گئے یہاں تک کہ چند روز وہ اُن لوگوں سے اپنے گھر میں چھپے رہے۔

قرض خواہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تقاضا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کے پاس بھیج کر ان کو بلوایا، وہ آپ کے پاس آئے، ساتھ قرض خواہ بھی تھے، ان لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے لیے ہمارا حق ان سے لیے بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر اللہ رحمت کرے جو انھیں معاف کر دے۔

کچھ لوگوں نے انھیں معاف کر دیا، دوسروں نے انکار کیا، اور کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے لئے ہمارا حق ان سے لے لیجئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ تم ان لوگوں کے لیے صبر کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان کا مال لے لیا اور قرض خواہوں کو ویدیا ان لوگوں نے انھیں باہم تقسیم کر لیا، انھیں اپنے حقوق کے حصے وصول ہو گئے، انھوں نے کہا قرض خواہوں نے غرض کی یا رسول اللہ انھیں ہمارے لیے فروخت کر دیجئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انھیں چھوڑ دو، تمہارے لیے ان پر کوئی گنجائش نہیں ہے۔

معاذ نبی سلمہ کی طرف واپس ہوئے، ان سے کسی نے کہا کہ ابوعبدالرحمن اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگ لیتے تو بہتر ہوتا، کیونکہ آج تم نے ناداری کی حالت میں صبح کی ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ آپ سے مانگوں۔

وہ دن بھر ٹھہرے، پھر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور میں بھیج دیا اور فرمایا، امید ہے کہ اللہ تمہارا نقصان پورا کر دے اور قرض ادا کر دے، معاذ میں روانہ ہو گئے، وہ برابر وہیں رہے، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔

وہ اس سال کے پہنچے جب کہ عثمان الخطاب نے حج کیا، ان کو ابو بکرؓ نے حج پر عامل بنایا تھا، دونوں یوم الترویہ (۸ رذی الحجہ) کو منیٰ

میں نے اور معاف نہ کیا، دونوں میں سے ہر ایک نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تغزیت کی پھر زمین پر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔

عمرؓ نے معاذ کے پاس چند غلام دیکھے، پوچھا اے ابو عبد الرحمن یہ کون لوگ ہیں، انھوں نے کہا کہ میں نے انھیں اپنی ایک وجہ سے پایا ہے، عمرؓ نے کہا کہ کس وجہ سے؟ انھوں نے کہا کہ وہ مجھے ہدیہ دیے گئے ہیں اور ان کے ذریعے سے میرے ساتھ کرم کیا گیا ہے، عمرؓ نے کہا کہ یہ بات ابو بکرؓ سے بیان کرو، معاذ نے کہا کہ مجھے ابو بکرؓ سے اس کے ذکر کی ضرورت نہیں۔

معاذ سو گئے تو انھوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا وہ آگ کے گرے پر ہیں اور عمرؓ ان کے پیچھے سے ان کا نیفہ پکڑے ہوئے آگ میں گرنے سے روک رہے ہیں، معاذ غصہ اگئے اور کہا کہ یہ وہی ہے جس کا عمرؓ نے مشورہ دیا تھا، معاذ نے ابو بکرؓ سے ذکر کیا تو ابو بکرؓ نے اسے ان کے لیے جائز رکھا، انھوں نے اپنے بقیہ قرض خواہوں کو بھی ادا کر دیا، اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ امید ہے کہ اللہ تمھارا نقصان پورا کر دے۔

عبد اللہ بن رافع سے مروی ہے کہ جب ابو عبیدہ بن الجراح کی عمر اس کے طاعون میں وفات ہوئی تو انھوں نے معاذ بن جبل کو خلیفہ بنا دیا، طاعون بڑھ گیا تو لوگوں نے معاذ سے کہا کہ اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ اس عذاب کو ہم سے اٹھالے۔

معاذ نے کہا کہ یہ عذاب نہیں ہے، یہ تمھارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہے اور تمھارے پہلے صالحین کی موت اسی میں ہوئی ہے، یہ شہادت ہے اس بات کی کہ تم میں سے اللہ جس کو چاہتا ہے اس کے ساتھ مخصوص کر دیتا ہے، اے لوگو چار خصلتیں ہیں کہ جسے یہ ممکن ہو کہ وہ ان میں سے کسی کو نہ پائے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے نہ پائے۔ لوگوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہیں؟ انھوں نے کہا کہ ایک زمانہ آئے گا

جس میں باطل ظاہر ہو گا، آدمی صبح ایک دین پر کرے گا اور شام دوسرے دین پر، وہ کہے گا، اللہ میں نہیں جانتا کہ کس دین پر ہوں، نہ بصیرت کے ساتھ وہ زندہ رہے گا نہ بصیرت کے ساتھ مرے گا، آدمی کو اللہ کے مال میں سے اس شرم پر مال دیا جائے گا کہ وہ جھوٹی باتیں بیان کرے جو اللہ کو ناراض کریں، اے اللہ تو آل معاذ کو اس رحمت (وبا) کا پورا حصہ عطا کر۔

ان کے دونوں بیٹے طاعون میں مبتلا ہوئے، پوچھا کہ تم دونوں اپنے کو کس حالت میں پاتے ہو، انھوں نے کہا، اے ہمارے والد حق آپ کے ضرور دگر کی طرف سے ہے، لہذا آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں، انھوں نے کہا کہ انشاء اللہ مجھے تم دونوں صبر کرنے والوں میں سے پاؤ گے۔ ان کی دونوں بیویاں طاعون میں مبتلا ہو گئیں اور ہلاک ہو گئیں، خود ان کے انگوٹھے میں طاعون ہوا تو اسے اپنے منہ سے یہ کہہ کر چھوئے لگے کہ اے اللہ یہ جھوٹی سی ہے، تو اس میں برکت دے، کیونکہ تو چھوئے میں برکت دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ بھی ہلاک ہو گئے۔

حارث بن عمیرہ الزبیدی سے مروی ہے کہ میں اس وقت معاذ بن جبل کے پاس بیٹھا تھا جب ان کی وفات ہوئی، کبھی ان پر مہوشی طاری ہو جاتی تھی اور کبھی افاقہ ہو جاتا تھا، افاقہ کے وقت میں نے انھیں کہتے سنا کہ تو میرا کلا گھونٹ کیونکہ تیری عزت کی قسم میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

سلمہ بن کہیل سے مروی ہے کہ معاذ کے طلق میں طاعون کا اثر ہو گیا تو انھوں نے کہا کہ یارب تو میرا کلا گھونٹتا ہے حالانکہ تو جانتا ہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔

داؤد بن الحصین سے مروی ہے کہ عمو اس کے سال جب طاعون واقع ہوا تو معاذ کے ساتھیوں نے کہا کہ یہ عذاب ہے جو واقع ہوا ہے،

۱۲۵

معاذ نے کہا کہ آیا تم لوگ رحمت کو، جو اللہ نے اپنے بندوں پر کی، اس عذاب کے شل کرتے ہو جو اللہ نے کسی قوم پر کیا جن سے وہ ناراض ہوا، بیشک وہ رحمت ہے جس کو اللہ نے تمہارے لیے خاص کیا، وہ شہادت ہے جس کو اللہ نے تمہارے لیے خاص کیا، اے اللہ معاذ اور اس کے گھر والوں پر بھی یہ رحمت بھیج، تم میں سے جس شخص کو مرنا ممکن ہو، وہ قبل ان فتنوں کے، جو ہوں گے، مرجائے قبل اس کے کہ آدمی اپنے اسلام کے بعد کفر کرے، یا کسی کو بغیر حق کے قتل کرے یا اہل بغاوت کی مدد کرے یا آدمی یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ میں کسا ہے پر ہوں، اگر میں مردوں یا بیویوں یا بچوں یا مال پر ابو مسلم الخولانی سے مروی ہے کہ میں مسجد جس میں گیا تو وہاں تقریباً تیس ادیبیہ عمر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تھے، ان میں ایک جوان تھا جو آنکھوں میں سرمہ لگائے تھا، دانت چکدار تھے، وہ خاموش تھا اور کچھ نہیں بولتا تھا، جب قوم کسی امر میں شک کرتی تھی تو اس کے پاس آکر دریافت کرتے تھے، میں نے اپنے پاس بیٹھنے والے سے پوچھا کہ یہ کون ہیں تو اس نے کہا معاذ بن جبل۔

اسحاق بن خارجہ بن عبد اللہ بن کعب بن الکل نے اپنے باپ دادا سے روایت کی کہ معاذ بن جبل لمبے گورے، خوبصورت دانت کے بڑی آنکھ والے تھے، بھویں آپس میں ملی ہوئی تھیں، گھونگر والے بال تھے، جس وقت بدر میں شریک ہوئے تو بیس یا اکیس سال کے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں تھے پھر یمن روانہ ہو گئے، اس وقت وہ اٹھارہ سال کے تھے، ملک شام و علاقہ اردن میں وہ باپ عمواس کے میں خلافت عمر بن الخطاب وفات ہوئی اس وقت وہ اڑتیس سال کے تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب زندہ آسمان پر اٹھائے گئے تو تینتیس سال کے تھے، معاذ رحمہ اللہ علیہ کی وفات ہوئی تو وہ تینتیس سال کے تھے۔ ۱۲۶
سعید بن ابی عروبہ سے مروی ہے کہ میں نے شہر بن حوشب کو کہتے سنا کہ عمر بن الخطاب نے

فرمایا کہ اگر میں معاذ بن جبل کو پاتا تو انھیں خلیفہ بناتا مجھ سے میرا رب انکے متعلق پوچھتا تو میں کہتا اے میرے رب میں نے تیرے بنی کو کہتے سنا کہ قیامت کے دن جب علماء جمع ہوں گے تو معاذ بن جبل بقدر پتھر پھینکنے کے ان کے آگے ہوں گے۔

ابن سعد نے کہا کہ بدر میں قبیلہ سلمہ کی کثرت کی وجہ سے سلمہ بدر کہا جاتا تھا، اس قبیلے کے تینتالیس آدمی غزوے میں شریک تھے۔

بنی زریق بن عامر بن زریق بن عبد بن حارثہ بن مالک بن
غضب بن جثم بن الحضر ج

قیس بن محضن

ابن خالد بن مخلد بن عامر بن زریق،
ان کی والدہ انیسہ بنت قیس بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق
تھیں، محمد بن اسحاق والو معشر و محمد بن عمر نے قیس بن محضن کو اسی طرح
کہا، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ وہ قیس بن حصن تھے،
قیس کی اولاد میں ام سعد بنت قیس تھیں، ان کی والدہ خولہ
بنت الفاکہ بن قیس بن مخلد بن عامر بن زریق تھیں،
قیس بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت مدینے میں
ان کی بقیہ اولاد تھی۔

حارث بن قیس

—•—

ابن خالد بن مخلد بن عامر بن زریق ان کی کنیت ابو خالد تھی، ان کی والدہ کبشہ بنت الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں۔
حارث بن قیس کی اولاد میں مخلد اور خالد اور خلدہ تھے، ان کی والدہ انیسہ بنت نسر بن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں، واقدی نے صرف نسر کہا۔
حارث بن قیس سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، خالد بن ولید کے ساتھ یمامہ میں بھی تھے، اسی روز انھیں ایک زخم لگا جو مندمل ہو گیا، عمر بن الخطاب کی خلافت میں وہ پھٹ گیا جس سے ان کی وفات ہو گئی، اس لیے شہدائے یمامہ میں شمار کیے جاتے ہیں، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

جبیر بن ایاس

—•—

ابن خالد بن مخلد بن عامر بن زریق، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو مشر و محمد بن عمر نے جبیر بن ایاس کو اسی طرح کہا، عبد اللہ بن محمد ابن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ وہ جبیر بن الیاس تھے۔
بدر و احد میں شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

ابو عبادہ

نام سعد بن عثمان بن خلدہ بن محمد بن عامر بن زریق تھا، ان کی والدہ ہند بنت عجلان بن غنم بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن الخزرج تھیں۔
 ابو عبادہ کی اولاد میں عبادہ تھے، ان کی والدہ منبلہ بنت مہص ابن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں۔
 قرورہ ان کی والدہ ام خالدہ بنت عمرو بن ودفہ بن عبید بن عامر ابن بیاضہ بن عامر بن الخزرج تھیں۔
 عبد اللہ ان کی والدہ اینسہ بنت بشر بن یزید بن زید بن النخاع ابن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں۔
 عبد اللہ اصغر ان کی والدہ ام ولد تھیں۔
 عقبہ ان کی والدہ بھی ام ولد تھیں۔
 میمونہ (دختر) ان کی والدہ جندبہ بنت مری بن سماک بن عتیک ابن امرئ القیس بن زید بن الاشہل بن جشم تھیں۔
 غزوہ بدر و احد میں شریک تھے، وفات کے وقت مدینے میں ان کی بقیہ اولاد تھی۔
 ان کے بھائی:

عقبہ بن عثمان

ابن خلدہ بن محمد بن عامر بن زریق، ان کی والدہ ام جمیل بنت قطیبہ

ابن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ تھیں۔
 بدر و احد میں شریک تھے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

ذکوان بن عبد قیس

۴۰۵

ابن خلدہ بن مغلہ بن عامر بن زریق، کنیت ابوسبع تھی، ان کی والدہ
 اشجع میں سے تھیں۔

کہا جاتا ہے کہ وہ سب سے پہلے انصار ہیں جو اسلام لائے، وہ
 اور اسعد بن زرارہ ابو امامہ، دونوں روانہ ہو کر باہم کے جا رہے تھے کہ
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ کے پاس آکر اسلام لائے اور مدینے
 واپس چلے گئے۔

ذکوان سب کی روایت میں دونوں عقبہ میں حاضر ہوئے تھے اور
 مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہے یہاں تک کہ
 آپ کے ساتھ مدینے کی طرف ہجرت کی، اسی لیے ان کو ہاجری انصاری
 کہا جاتا تھا۔

بدر و احد میں شریک تھے۔ غزوہ احد میں ابو الحکم بن الاختس
 ابن شریق بن صلاح بن عمرو بن وہب الثقفی نے شہید کیا۔
 علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابو الحکم بن الاختس پر جو سوار
 تھا حملہ کیا، اس کے پاؤں پر تلوار ماری، اور آدھی ران سے کاٹ دیا
 اسے اس کے گھوڑے سے گر کر ختم کر دیا، ہجرت کے بتیسویں
 شوال میں ہوا، ذکوان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

مسعود بن خلدہ

—•—

ابن عامر بن خالد بن عامر بن زریق، ان کی والدہ انیسہ بنت قیس بن ثعلبہ بن عامر بن قہیرہ بن بیاضہ بن الخزرج تھیں۔

مسعود کی اولاد میں یزید وجیبہ تھے، ان کی والدہ الفارحہ بنت الحباب بن الربیع بن رافع بن معاویہ بن عبید بن الابرک تھیں، الابرک حذرہ ابن عوف بن الحارث بن الخزرج تھے۔

عامر، ان کی والدہ قسمہ بنت عبید بن المثلث بن لوذان بن حارثہ بن عدی بن زید تھیں کہ غضب بن جشم بن الخزرج کی اولاد میں سے تھے، مسعود بدر میں شریک تھے، ان کی اولاد ختم ہو چکی تھی، کوئی باقی نہ رہا۔

عباد بن قیس

—•—

ابن عامر بن خالد بن عامر بن زریق، ان کی والدہ خولہ بنت بشر بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بن زریق تھیں۔

عباد کی اولاد میں عبد الرحمن تھے، ان کی والدہ ام ثابتہ بنت عبید بن وہب اشجع میں سے تھیں۔

سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، بدر و احد میں بھی شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد تھی۔

—•—

اسعد بن یزید

۔۔۔۔۔

ابن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق، موسیٰ بن عقبہ و ابوہریرہ
و محمد بن عمر و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے اسی طرح کہا، صرف
محمد بن اسحاق نے کہا کہ وہ سعد بن زید بن الفاکہ تھے۔
اسد بدر و احد میں شریک تھے۔ وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد
نہ تھی۔

فاکہ بن نسر

۔۔۔۔۔

ابن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق، ان کی والدہ امامہ
بنت خالد بن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں۔ صرف محمد بن عمر نے اسی طرح
الفاکہ بن نسر کہا، موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر و عبد اللہ بن
محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ وہ فاکہ بن بشر تھے، عبد اللہ بن محمد
ابن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ انصار میں نسر کوئی نہیں سوائے سفیان
ابن نسر کے جو بنی الحارث بن الخزرج میں تھے۔
فاکہ کی اولاد میں دو بیٹیاں تھیں، ام عبد اللہ و رطلہ ان دونوں
کی والدہ ام نعان بنت نعان بن خلدہ بن عمرو بن امیہ بن عامر بن بیاضہ تھیں۔
فاکہ بدر میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد
نہ تھی۔

معاذ بن معص



ابن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق، ان کی والدہ اشجع میں سے تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن معص اور سالم مولائے ابی حذیفہ کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا۔

معاذ بن رفاعہ سے مروی ہے کہ معاذ بن معص بدر میں مجروح ہوئے، اسی زخم سے مدینے میں وفات پا گئے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ یہ ہمارے نزدیک ثابت نہیں، ثابت یہ ہے کہ وہ بدر و احد و بیر معونہ میں شریک تھے، اور اسی روز صفہ میں ہجرت کے چھتیسویں چہینے شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
ان کے بھائی:

عائذ بن معص



ابن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق، ان کی والدہ اشجع میں سے تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائذ بن معص اور سویط بن عمرو العبدری کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا۔

عائذ بدر و احد اور یوم بیر معونہ میں شریک تھے، اسی روز شہید ہوئے۔

ابن سعد نے محمد بن سعد سے روایت کی کہ میں نے کسی کو بیان کرتے سنا کہ وہ بیر معونہ میں شہید نہیں ہوئے، اس روز جو شہید ہوئے وہ ان کے بھائی تھے۔

ابن ماعص تھے، عائد بن ماعص غزوہٴ بیسعونہ اور خندق اور تمام شہاد
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، خالد بن ولید کے ساتھ
جنگ یمامہ میں شریک تھے، اور اسی روز ہجرت نبویؐ کے بارہویں سال
خلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد بھی

مسعود بن سعد



ابن قیس بن خلدہ بن عامر بن زریق۔
ان کی اولاد میں عامر، ام ثابت، ام سعد، ام سہل اور ام کبشہ بنت
الفاکہ بن قیس بن مخلد بن عامر بن زریق تھیں۔
مسعود پدر واحد و یوم بیسعونہ میں شریک تھے اسی روز بیوات
محمد بن عمر شہید ہوئے، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ
مسعود یوم خیر میں شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد تھی، قیس بن خلدہ
ابن عامر بن زریق کی اولاد بھی ختم ہو گئی۔ ان میں سے کوئی نہ رہا۔

رفاعہ بن رافع



ابن مالک العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق، ان کی والدہ ام مالک
بنت ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک بن سالم الجبلی تھیں۔
رفاعہ کی اولاد میں عبد الرحمن تھے، ان کی والدہ ام عبد الرحمن
بنت النعمان بن عمرو بن مالک بن عامر بن العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق
تھیں۔
عبید، ان کی والدہ ام ولد تھیں۔

معاذ ان کی والدہ ام عبد اللہ تھیں جو سلمیٰ بنت معاذ بن الحارث بن رفاعہ بن الحارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن النجار تھیں۔
عبید اللہ النعمان، رملہ، ہشیمہ، ام سعد، ان کی والدہ ام عبد اللہ بنت الفاکہ بن نسر بن الفاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں۔
ام سعد صخریٰ، ان کی والدہ ام ولد تھیں، کلثم ان کی والدہ بھی ام ولد تھیں۔

رفاعہ کے والد رافع بن مالک بارہ نقیبوں میں سے ایک نقیب تھے، جو ستر انصار کے ساتھ حقیہ میں حاضر تھے، بدر میں شریک نہ تھے، بدر میں ان کے دونوں بیٹے رفاعہ و خلدہ فرزند ان رافع شریک تھے، رفاعہ احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، ابتدائے خلافت معاویہ بن ابی سفیان میں ان کی وفات ہوئی، بقیہ اولاد بخدا و مدینے میں بہت ہے۔

خَلَادِ بْنِ رَافِعٍ

ابن مالک الجملان بن عمرو بن عامر بن زریق، ان کی والدہ ام مالک بنت ابی بن مالک بن الحارث بن عبید بن مالک بن سالم الجملی تھیں۔
خلاد بن رافع کی اولاد میں یحییٰ تھے، ان کی والدہ ام رافع بنت عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق تھیں۔
خلاد و بدر و احد میں شریک تھے، ان کی بہت اولاد تھی جو مر گئے، اب کوئی باقی نہیں۔

عبید بن زید

ابن عامر بن العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔
 بدرواح میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ اولاد
 نہ تھی، عمرو بن عامر بن زریق کی اولاد بھی مر چکی تھی، سو اے رافع بن
 مالک کی اولاد کے کہ ان میں سے قوم کثیر باقی ہے، نعمان بن عامر کی
 اولاد میں ایک یا دو باقی ہیں۔
 جملہ سولہ آدمی۔

بنی بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن
 غضب بن جشم بن الحزج

زیاد بن لبید

ابن ثعلبہ بن سنان بن عامر بن عدی بن امیہ بن بیاضہ۔
 کنیت ابو عبد اللہ تھی، ان کی والدہ عمرہ بنت عبید بن مطروف
 ابن الحارث بن زید بن عبید بن زید تھیں، اوس کے بنی عمرو بن زید سے تھیں،
 زیاد بن لبید کی اولاد میں عبد اللہ تھے، ان کی بقیہ اولاد مدینہ

اور بغداد میں ہے۔

زیاد سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، زیاد جب اسلام لائے تو وہ اور بنی بیاضہ کے و فرہ بن عمرو بت توڑتے تھے۔

زیاد مکے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے۔ آپ کے ساتھ مقیم رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی انھوں نے بھی آپ کے ہمراہ ہجرت کی، اسی لیے زیاد کو ہاجرہ و انصاری کہتے تھے۔

زیاد بدر و احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

موسیٰ بن عمران بن مناح سے مروی ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرموت پر آپ کے عامل زیاد ابن لبید تھے، یمن میں جب اہل انجیر، اشعث بن قیس کے ساتھ مرتد ہو گئے تو جنگ مرتدین انھیں کے سپرد تھی، وہ ان پر کامیاب ہوئے، انھوں نے ان میں سے جسے قتل کیا اسے قتل کیا اور جسے قید کیا اسے قید کیا، اشعث ابن قیس کو بیڑیاں ڈال کے ابوبکر کے پاس بھیج دیا۔

خلیفہ بن عدی



ابن عمرو بن مالک بن عامر بن فہیرہ بن بیاضہ، ابو معشر و محمد ابن عمر نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا، لیکن موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق نے صرف خلیفہ بن عدی کہا اور ان دونوں نے ان کا نسب آگے تک نہیں بیان کیا۔

خلیفہ کی اولاد میں ایک لڑکی تھی جس کا نام آمنہ تھا، اس سے

۱۳۲

فروہ بن عمرو بن وؤذ بن عبید بن عامر بن بیاضہ نے نکاح کیا۔
 خلیفہ بدر واحد میں شریک تھے، وفات کے وقت ان کی بقیہ
 اولاد نہ تھی۔

فروہ بن عمرو

ابن وؤذ بن عبید بن عامر بن بیاضہ، ان کی والدہ رحیمہ بنت ثابیہ
 زید بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ تھیں۔
 فروہ کی اولاد میں عبد الرحمن تھے، ان کی والدہ حبیبہ بنت مکمل
 ابن وبرہ بن خالد بن العجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف تھیں؛
 عبیدہ وکبشہ و ام شرجیل، ان کی والدہ ام ولد تھیں۔
 ام سعد، ان کی والدہ آمنہ بنت خلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک
 ابن عامر بن کعبہ بن بیاضہ تھیں۔
 خالدہ، ان کی والدہ ام ولد تھیں، آمنہ، ان کی والدہ بھی ام ولد
 تھیں۔

فروہ بن عمرو سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں
 حاضر ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور عبد اللہ
 ابن محرز بن عبد العزیٰ بن ابی قیس کے درمیان جو بنی عامر بن لوئی
 میں سے تھے، عقد مواخاۃ کیا،

فروہ بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ہمراہ رہے، غزوہ خیبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے انھیں غنائم پر عامل بنایا تھا، آپ انھیں مدینے میں خاص رکھجوروں
 کا اندازہ کرنے والا بنانے بھیجا کرتے تھے، فروہ کی بقیہ اولاد تھی لیکن
 سب مر گئے، ان میں سے کوئی باقی نہ رہا۔

خالد بن قیس

ابن مالک بن العجلان بن عامر بن بیاضہ، ان کی والدہ سلمی بنت حارثہ بن الحارث بن زید مناتہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن عقیب ابن جشم بن الخزرج تھیں۔

خالد بن قیس کی اولاد میں عبد الرحمن تھے، ان کی والدہ ام ربیع بنت عمرو بن ذؤفہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ تھیں۔

خالد بن قیس بروایت محمد بن اسحاق و محمد بن عمر سترانصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے، موسیٰ بن عقبہ و ابو معشر نے ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جو ان کے نزدیک عقبہ میں حاضر ہوئے تھے۔

داؤد بن الحصین سے مروی ہے کہ خالد بن قیس عقبہ میں حاضر نہیں ہوئے، سب نے کہا کہ خالد بن قیس بدر واحد میں شریک تھے، ان کی بقیۃ اولاد تھی مگر سب مر گئے۔

۱۳۳

رخیلہ بن ثعلبہ

ابن خالد بن ثعلبہ بن عامر بن بیاضہ، بدر واحد میں شریک تھے وفات کے وقت ان کی بقیۃ اولاد نہ تھی۔
کل پانچ آدمی تھے۔

بنی جیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن شیم بن الخزرج

رافع بن معلی

ابن لوزان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناة
ابن جیب بن عبد حارثہ، ان کی والدہ ادام بنت عوف بن مبذول بن عمرو
ابن مازن بن النجار تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور صفوان بن بیضاء کے
درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا، دونوں بدر میں شریک تھے، بعض روایات
میں دونوں اسی روز شہید ہوئے، یہ بھی روایت ہے کہ صفوان اس روز
شہید نہیں ہوئے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تک زندہ رہے
جس نے رافع بن معلیٰ کو شہید کیا وہ عکرمہ بن ابی جہل تھا۔

موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمرو و عبد اللہ بن
محمد بن عمارۃ الانصاری کا اس پر اتفاق ہے کہ رافع بن المعلیٰ بدر میں
شریک تھے اور اسی روز شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔
ان کے بھائی:

ہلال بن معلی

ابن لوزان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناة

ابن حبیب بن عبد حارثہ -
ان کی کنیت ابو قیس تھی، ان کی والدہ ادا م بنت عوف بن
سبذول بن عمرو بن غنم بن ماؤن بن النجار تھیں۔
موسلی بن عقبہ و ابو معشر و محمد بن عمرو و عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری
نے اس پر اتفاق کیا کہ ہلال بن المعلی بدر میں شریک تھے، لیکن محمد بن
اسحاق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں نہیں کیا جو ان کے نزدیک بدر میں
شریک تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ وہ غزوہ بدر میں شہید ہوئے، ان کی بقیہ
اولاد سے، عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کہا کہ اس میں کوئی
شک نہیں کہ رافع بن المعلی شہید بدر میں، لیکن ہلال اس روز شہید نہیں
ہوئے، وہ اپنے بھائی عبید بن المعلی کے ساتھ احد میں بھی شریک تھے
البتہ عبید بدر میں نہ تھے۔

ہلال کی بقیہ اولاد مدینہ و بغداد میں ہے، حبیب بن عبد حارثہ
کی تمام اولاد سوائے اولاد ہلال بن المعلی کے، سب انتقال کر گئی۔
قبیلہ خزرج کے جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بدر میں
تھے، وہ محمد بن عمر کے شمار میں ایک سو پچتر آدمی تھے لیکن محمد بن اسحاق کے شمار میں ایک
ستر تھے، وہ تمام ہاجرین و انصار اور وہ لوگ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
غنیمت و ثواب میں ان کا حصہ لگایا، محمد بن اسحاق کے شمار میں تین سو
چودہ آدمی تھے۔ ہاجرین میں سے تراسی، انصار کے قبیلہ اوس میں سے اسی
اور خزرج میں سے ایک سو ستر۔

ابو معشر و محمد بن عمر کے شمار میں جو لوگ بدر میں شریک تھے
وہ تین سو تیرہ آدمی تھے، محمد بن عمر نے کہا کہ میں نے یہ روایت بھی سنی کہ
وہ تین سو چودہ آدمی تھے، اور موسلی بن عقبہ کے شمار میں تین سو سولہ آدمی
تھے۔

انصار کے وہ بارہ نقیب جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منیٰ میں شب عقبہ منتخب فرمایا



عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جماعت والوں سے جو آپ سے عقبہ میں
ملے تھے فرمایا (منیٰ) میں تین مقام پر رمی کی جاتی ہے، ان میں سے ایک
کا نام عقبہ ہے، جو مکے سے منیٰ آنے میں سب سے پہلے ملتا ہے، ارض الحجہ کو
اس پر رمی کی جاتی ہے، شب عقبہ شب ارض الحجہ کو کہتے ہیں۔ کہ اپنی
جماعت میں سے بارہ آدمی نکال کر میرے پاس بھیجو، جو اپنی قوم کے
ذمہ دار ہوں جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم کے حواری ذمہ دار تھے، ان لوگوں
نے بارہ آدمی منتخب کر لیے۔

کسی اور راوی نے دوسری روایت میں اتنا اور کہا کہ آنحضرت
نے ارشاد فرمایا، تم میں سے کوئی شخص اپنے دل میں یہ محسوس نہ کرے کہ
دوسرے کا انتخاب کر لیا گیا، کیونکہ میرے لیے جبریل ہی انتخاب کرتے ہیں۔
عکرمہ سے مروی ہے کہ سالِ آئندہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
انصار کے ستر آدمی ملے، جو آپ پر ایمان لائے، آپ نے ان میں سے
بارہ آدمیوں کو نقیب بنایا۔

محمود بن لبید سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے نقیبوں سے دریافت فرمایا کہ تم لوگ اپنی قوم کے ذمہ دار ہو
جیسا کہ عیسیٰ بن مریم کے حواری ذمہ دار تھے، ان لوگوں نے کہا، جی ہاں۔
ابن امامہ بن سہل بن حنیف سے مروی ہے کہ بارہ نقیب تھے
جن کے رئیس اسد بن زرارہ تھے۔

عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حد بن
زرارہ کو نقیبوں پر نقیب (ذمہ داروں میں) بنایا تھا۔

نقیب کا نام و نسب اور ان کے صفات و وفات

عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری اور دوسرے متعدد طرق سے
مروی ہے کہ اوس میں سے تین نقیب تھے جن میں بنی عبد الاشہل کے
حسب ذیل دو تھے۔

اسید بن الحضیر

ابن سماک بن عتیک بن امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل،
کنیت ابو یحییٰ اور ابو الحضیر تھے، ان کی والدہ بروایت محمد بن عمر
ام اسید بنت النعمان بن امرئ القیس بن زید بن عبد الاشہل تھیں، اور
بروایت عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری، ام اسید بنت سکن بن کرز
ابن زعوراء بن عبد الاشہل تھیں۔

اسید کی اولاد میں یحییٰ تھے، ان کی والدہ کندہ میں سے تھیں،
جب ان کی وفات ہوئی تو بقیہ اولاد نہ تھی۔

ان کے والد حضیر الکتاب جاہلیت میں شریف (سردار) تھے،
اور جنگ بعاث کے دن اوس کے سردار تھے، وہ ان تمام جنگوں میں جو
اوس و خزرج میں ہو کر تی تھیں آخری جنگ تھی، اسی روز حضیر الکتاب
مقتول ہوئے، یہ جنگ ہو رہی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے میں
تھے، آپ نبی ہو چکے تھے اور اسلام کی دعوت دی تھی اس لئے کہ چھ سال

بعد آپ نے مدینے کی طرف ہجرت کی۔
اشعار ذیل خفاف بن ثدبہ السلمی نے حفصہ الکتاب کے بارے میں
کہے ہیں۔

لو ان املنا یا جلد عن ذی صفحا
لہب حفصہ الیوم خلق واقما
اگر موتیں خوفناک آدمی سے بھاگتیں
تو وہ اس روز حفصہ سے ضرور ڈرتیں جن
اس نے قلعہ واقم کو مقفل کر دیا تھا۔
یطوف بدحتی اذ اللیل جندہ
تبوا منہ مقعدا امتناعما
وہ اسی قلعہ کے گرد گھومتا رہا یہاں تک کہ
تو اس نے اس سے ایک آرام کی
نشت گاہ بنالی۔

واقم الحفصہ الکتاب کا قلعہ تھا جو بنی عبد الاشہل میں تھا۔
اسید بن الحفصہ زمانہ جاہلیت میں اپنے والد کے بعد اپنی قوم میں
شریف تھے، اسلام میں وہ عقلائے اہل الرائے میں شمار ہوتے تھے جاہلیت
میں بھی عربی لکھنا جانتے تھے حالانکہ اس زمانے میں عرب میں کتابت
بہت کم تھی، وہ پیرنا اور تیر اندازی اچھی جانتے تھے، جس شخص میں یہ
صفات جمع ہوتی تھیں اسے جاہلیت کے زمانے میں کامل کہا جاتا تھا، یہ
سب خوبیاں اسید میں جمع تھیں، ان کے والد حفصہ الکتاب بھی اس میں
مشہور تھے اور ان کا نام بھی کامل تھا۔

واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ سے مروی ہے کہ اسید بن الحفصہ
اور سعد بن معاذ ایک ہی دن مصعب بن عمر البعدری کے ہاتھ پر اسلام
لائے تھے اسد اسلام میں سعد سے ایک گھنٹہ پہلے تھے، رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے مصعب بن عمر ستر اصحاب عقبہ آخرہ سے
پہلے مدینے میں آکر لوگوں کو اسلام کی دعوت دیتے تھے، انھیں
قرآن پڑھاتے تھے اور دین کا فقیہ بناتے تھے۔

اسید سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ آخرہ میں حاضر ہوئے، اور بارہ نقیبوں میں سے ایک تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن الحخیر اور زید بن حارثہ کے درمیان عقد مواخاۃ کیا تھا۔ اسید بدر میں حاضر نہیں ہوئے، وہ اور اکابر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو نقباء و غیر نقباء تھے بدر سے پیچھے رہ گئے تھے، ان کا یہ گمان نہ تھا کہ وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگ و قتال کی نوبت آئے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہمراہی محض قافلہ قریش کے روکنے کے لیے نکلے تھے جو شام سے واپس آ رہا تھا، اہل قافلہ کو یہ معلوم ہو گیا تو انہوں نے کسی کو کہ بھیجا کہ قریش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روانگی کی خبر دے، ان لوگوں نے قافلہ کو ساحل سے روانہ کیا اور وہ پہنچ گیا، قریش کی جنگی جماعت اپنے قافلہ کی حفاظت کرنے کے لیے کئے سے روانہ ہوئی، ان کا مقابلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب سے بغیر کسی قرار داد کے بدر میں ہو گیا۔

عبداللہ بن ابی سفیان مولائے ابن ابی احمد سے مروی ہے کہ اسید بن الحخیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت ملے جب آپ بدر سے آگئے تھے، اور کہا کہ سب تعریفیں اسی اللہ کے لیے ہیں جس نے آپ کو فتح مند کیا اور آپ کی آنکھ کو ٹھنڈا کیا، یا رسول اللہ! اللہ میرا بدر سے پیچھے رہنا یہ گمان کر کے نہ تھا کہ آپ دشمن کا مقابلہ کریں گے، میرا گمان یہ تھا کہ وہ تجھارتی قافلہ ہے، اگر میں یہ خیال کرتا کہ وہ دشمن ہے تو پیچھے نہ رہتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے سچ کہا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ اسید احد میں شریک تھے اس روز انھیں سات زخم لگے جس وقت لوگ بھاگے

تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کاب ثابت قدم رہے
خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ کے بلند پایہ اصحاب میں سے تھے۔
ابو ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اُسید بن الحضیر کیسے اچھے آدمی ہیں۔

ابن مالک سے مروی ہے کہ اُسید بن الحضیر اور عباد بن بشر عینے کی آخری تاریک رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، دونوں آپ کے پاس باتیں کرتے رہے یہاں تک کہ جب نکلے تو دونوں میں سے ایک کا عصا دونوں کے لیے روشن ہو گیا، اس کی روشنی میں چلتے رہے، جب رات جدا ہوا تو ان میں سے ہر ایک کا عصا اس کے لیے روشن ہو گیا جس کی روشنی میں وہ چلے،

بشیر بن یسار سے مروی ہے کہ اُسید بن الحضیر اپنی قوم کی امامت کرتے تھے، بیمار ہو گئے تو انھوں نے جیٹھ کر نماز پڑھائی، سلیمان بن ہلال نے اپنی حدیث میں کہا کہ پھر لوگوں نے ان کے پیچھے جیٹھ کر نماز پڑھی۔
محمود بن لبید سے مروی ہے کہ اُسید بن الحضیر کی وفات شعبان ۲۰ھ میں ہوئی، عمر بن الخطاب نے محلہ بنی عبد الاشہل سے تابوت کے دونوں پاؤں پائے پکڑ لیے وسط میں تھامے رہے اٹھا کے لے چلے بقیع میں اتارا اور وہیں ان پر نماز پڑھی۔

ابن عمر سے مروی ہے کہ اُسید بن الحضیر کی وفات اُس حالت میں ہوئی کہ وہ اپنے اوپر چار ہزار درم کا قرض چھوڑ گئے، ان کے مال میں ایک ہزار سالانہ عقی آمدنی ہوتی تھی، لوگوں نے اس کے بیچنے کا ارادہ کیا تو عمر بن الخطاب کو معلوم ہوا، انھوں نے ان کے قرض خواہوں کو بلا بھیجا اور کہا کہ آیا تمہیں یہ منظور ہے کہ تم لوگ ہر سال ایک ہزار لے لو اور اسے چار سال میں پورا کر لو، ان لوگوں نے کہا، ہاں اے امیر المومنین، لوگ جائداد فروخت کرنے سے باز رہے

اور ہر سال ایک ہزار لیتے تھے۔
 محمود بن لبید سے مروی ہے کہ اسید بن الحضر کی وفات اس
 حالت میں ہوئی کہ انھوں نے قرض چھوڑا، عمر نے ان کے قرض خواہوں
 سے ہمت دینے کی گفتگو کی۔

ابوالہثم بن الہثم

۱۳۸

نام مالک تھا، بلی میں سے تھے جو بنی عبدالاشہل کے حلیف تھے،
 ان کی والدہ ام مالک بنت مالک، بلی بن عمرو بن الحاف بن قضاہ
 میں سے تھیں۔ وہ بھی انصار کے بارہ نقیبوں میں سے تھے، ابوالہثم
 دونوں عقبہ اور بدر و احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ہمراہ رہے، ہم نے ان کا پورا حال بنی عبدالاشہل کے شرکاء
 بدر میں لکھ دیا ہے۔

بنی غنم بن السلم بن امرئ القیس بن مالک بن الاوس میں سے
 حسب ذیل ایک صحابی تھے

سعد بن خثیمہ

ابن حارث بن مالک بن کعب بن النخاط بن کعب بن حارث بن

غنم بن المسلم۔
کنیت ابو عبد اللہ تھی، ان کی والدہ ہند بنت اوس بن عدی
ابن امیہ بن عامر بن خطمہ بن جشم بن مالک بن الاوس تھیں۔
انصار کے بارہ نقیبوں میں سے تھے، عقبہ اخرا و بدر میں شریک
تھے، اسی روز شہید ہوئے، ہم نے ان کا پورا حال بنی غنم بن المسلم کے
حاضرین بدر میں لکھ دیا ہے۔

خرج کے نو نقیب تھے جن میں بنی النجار کے حسب ذیل
ایک تھے

اسعد بن زرارہ

ابن عدس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار۔
کنیت ابو امامہ تھی، ان کی والدہ سعاد تھیں، ایک روایت ہے کہ
الفریجہ بنت رافع بن معاویہ بن عبید بن الاحبس تھیں، ابجد حذرہ بن
عوف بن الحارث بن الخزرج تھے، اسعد بن سعد بن معاذ کے خال زاد بھائی
تھے۔

اسعد بن زرارہ کی اولاد میں حبیبہ و کبشہ و الفریجہ تھیں جو سب
مباہیات میں سے تھیں، ان کی والدہ عمرہ بنت سہل بن ثعلبہ بن الحارث
ابن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار تھیں، اسعد بن زرارہ کی اولاد
نزینہ نہ تھی، اور سوائے ان بیٹیوں کی اولاد کے ان کی بقیہ اولاد نہ تھی

ان کے بھائی سعد بن زرارہ کی نقیب اولاد تھی۔

خبیب بن عبد الرحمن بن خبیب بن یساف سے مروی ہے کہ
اسعد بن زرارہ اور ذکوان بن عبد قیس مکہ معظمہ عقبہ بن ربیعہ کے پاس
گئے تھے، ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا تو آپ کے
پاس آئے، آپ نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا اور قرآن پڑھ کر
سنایا، دونوں مشرف باسلام ہوئے، پھر عقبہ بن ربیعہ کے پاس
نہ گئے، بلکہ مدینہ واپس آئے، یہ دونوں سب سے پہلے شخص تھے جو
مدینہ میں اسلام لے کے آئے۔

عمارة بن غزنیہ سے مروی ہے کہ اسعد بن زرارہ سب سے پہلے
شخص ہیں جو اسلام لائے، آپ سے چھ آدمی ملے جن میں چھٹے اسعد
تھے، یہ پہلا سال تھا، دوسرے سال انصار کے بارہ آدمی آپ سے
عقبہ میں ملے، انھوں نے آپ سے بیعت کی، تیسرے سال آپ سے
ستر انصار ملے، انھوں نے آپ سے شب عقبہ یعنی ۱۰ ارذی الحجہ کی
رات کو بیعت کی، آپ نے انھیں میں سے بارہ نقیب لئے، اسعد
ابن زرارہ بھی ایک نقیب تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ اسعد بن زرارہ کو ان آٹھ آدمیوں میں شمار کیا
جانا ہے جن کے متعلق لوگوں کا گمان ہے کہ وہ انصار میں سب سے
پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قدمبوس ہوئے اور اسلام لائے،
ہمارے نزدیک چھ آدمیوں کا واقعہ تمام اقوال میں سب سے زیادہ
ثابت ہے، وہ لوگ انصار میں سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
ملے اور اسلام لائے، ان سے قبل انصار میں سے کوئی اسلام نہیں لایا تھا
عبادہ بن الولید بن عبادہ بن الصامت سے مروی ہے کہ
لیلۃ العقبہ میں اسعد بن زرارہ رحمہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اے لوگو تم جانتے ہو کہ تم لوگ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
سے کس بات پر بیعت کرتے ہو؟

تم لوگ آپ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ عرب و عجم اور
جن و انس سب سے جنگ کرو گے۔
ان لوگوں نے کہا کہ ہم لوگ اس کے لیے جنگ ہیں، جو جنگ
کرے، اور اس کے لیے صلح ہیں، جو صلح کرے، اسعد بن زرارہ نے
عرض کی، یا رسول اللہ مجھ پر لازم کر دیجئے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے اس
امر پر بیعت کرتے ہو کہ گواہی دو گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
اور میں اللہ کا رسول ہوں، نماز پڑھو گے، زکوٰۃ دو گے، طاعت و
فرماں برداری کرو گے، اہل حکومت کے حکم میں جھگڑا نہ کرو گے، اور اس
چیز سے میری بھی حفاظت کرو گے جس سے اپنی اور اپنے اہل و عیال
کی حفاظت کرتے ہو۔

سب نے عرض کی، جی ہاں، انصار کے کسی کہنے والے نے
کہا کہ جی ہاں، یا رسول اللہ! یہ تو آپ کے لیے ہے، اور ہمارے
لیے کیا ہے، فرمایا جنت اور نصرت الہی۔

بیہی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ سے مروی
ہے کہ میں نے ام سعد بنت سعد بن الربیع کو کہتے سنا جو خارجہ بن زید
ابن ثابت کی ماں تھیں کہ مجھے النوار والدہ زید بن ثابت نے خبر دی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے آنے سے پہلے اسعد بن زرارہ
کو خواب میں دیکھا، وہ لوگوں کو پانچوں نمازیں اور جمعہ اس مسجد میں
پڑھا رہے ہیں جو انھوں نے سہل و سہیل فرزند ان رافع بن ابی عمرو
ابن عاذ بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن النجار کے میدان میں بنائی ہے،
انھوں نے کہا کہ پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی تھی کہ جب
آپ تشریف لائے تو اسی مسجد میں نماز پڑھی اور اُسے تعمیر کیا، آپ کی
وہ مسجد آج تک ہے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ مصعب بن عمیر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے حکم سے اسی جگہ لوگوں کو نماز اور جمعہ بڑھاتے تھے، جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روانہ ہو گئے کہ آپ کے ساتھ ہجرت کریں تو اسعد بن زرارہ نے نوٹوں کو نماز پڑھائی۔

اسعد بن زرارہ اور عمارۃ بن حزم اور عوف بن عفراء جب اسلام لائے تھے تو یہ لوگ بنی مالک بن النجار کے بت توڑ رہے تھے۔ محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ سے مروی ہے کہ اسعد بن زرارہ کو خلق کی بیماری ہوئی تو ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ داغ دو' میں تمہارے بارے میں اپنے اور ملامت نہ کروں گا۔ بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعد بن زرارہ کے خلق میں درد (ذبحہ) کی وجہ سے دو مرتبہ داغ اور فرمایا کہ میں اس سے اپنے دل میں کوئی تنگی نہیں چھوڑتا ہوں (یعنی جائز سمجھتا ہوں)۔

جابر سے مروی ہے کہ اسعد بن زرارہ کو ذبحہ (درد خلق) نکھا تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا۔

جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اکھل (رگ دست) میں دو مرتبہ داغ دیا۔

ابن شہاب سے مروی ہے کہ انھیں ابی امامہ سہل بن حنیف نے خبر دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسعد بن زرارہ کی عبادت فرمائی ان کے جسم پر پتی اچھل آئی تھی، جب آپ ان کے پاس تشریف لائے تو فرمایا، اللہ ہی کو غارت کرے جو کہتے ہیں کہ آپ نے ان سے اس مرض کو کیوں نہ دور کر دیا، حالاں کہ میں ان کے لیے اور اپنے لیے کسی بات پر قادر نہیں، مجھے ابی امامہ کے بارے میں تم لوگ ملامت نہ کرو، آپ نے ان کے متعلق حکم دیا تو انھیں داغ دیا گیا اور داغ سے ان کے خلق میں دائرہ کر دیا۔

یعنی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ سے مروی ہے کہ

ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں کے متعلق جو تین تھیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت کی، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عیال میں ہو گئیں، آپ کے ہمکاب ازدواج کے مکانوں میں گشت کرتی تھیں، وہ کبشہ و حبیبہ الفارحہ (الفریحہ) دختران اسعد تھیں۔

زینب بنت نبیٹ بن جابر زوجہ انس بن مالک سے مروی ہے کہ ابو امامہ یعنی اسعد بن زرارہ نے میری والدہ اور خالہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وصیت کی، وہ آپ کے پاس زیور لائے جس میں سونا اور موتی تھے، اس کا نام الرعاش (بالی یا بندہ) تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ زیور ان کو پہنا دیے، راویہ نے کہا کہ میں نے ان میں سے بعض زیور اپنے اعزہ کے پاس پائے۔

۱۴۱

ابی امامہ بن سہل بن حنیف سے، جو اسعد بن زرارہ کے نواسے تھے، مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو امامہ اسعد بن زرارہ ان عرس کی عیادت فرمائی، وہ لیلۃ العقبہ میں تھا کہ ان پر پستی اچھل آئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس عیادت کو تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ یہود بھی بدترین ہیں، جو کہتے ہیں کہ کیوں نہ آپ نے اس مرض کو ان سے دور کر دیا، حالانکہ میں تمھارے لیے یا اپنے لیے کسی چیز پر بھی قادر نہیں، لوگ ابو امامہ کے بارے میں ہرگز لامنت نہ کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر سختی کی وجہ سے انھیں داغ دیا گیا، ان کی گردن میں داغ کا ایک طوق بنا دیا گیا پھر ابی امامہ کو بہت دیر نہ گزری تھی کہ ان کی وفات ہو گئی۔

عبدالرحمن بن ابی الرجال سے مروی ہے کہ اسعد بن زرارہ کی وفات شوال میں ہجرت کے نویں چھینے ہوئی، اس زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد تعمیر ہو رہی تھی، یہ بدر سے پہلے کا واقعہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی النجار آئے اور عرض کی، ہمارے نقیب مر گئے، ہم آپر کسی کو نقیب (کفیل و ذمہ دار)

بنادیکھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھارا نقیب میں ہوں
 بیٹھی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اپنے اعزہ سے روایت
 کی کہ جب سعد بن زرارہ کی وفات ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ان کے غسل میں تشریف لائے آپ نے انھیں تین کپڑوں
 میں کفن دیا جن میں ایک چادر تھی، آپ نے ان پر نماز پڑھی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنازے کے آگے چلتے ہوئے دیکھا گیا
 اور آپ نے انھیں بقیع میں دفن کیا۔

عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ بقیع
 میں سب سے پہلے جو دفن کیا گیا وہ سعد بن زرارہ تھے، محمد بن عمرو نے
 کہا کہ یہ انصار کا قول ہے، جابر بن کتبہ کہتے تھے کہ سب سے پہلے بقیع
 میں جو دفن کیا گیا وہ عثمان بن مظعون تھے۔

بنی الحارث بن الخزرج کے حرب ذیل و نقیب تھے

سعد بن الزبیع

ابن عمرو بن ابی زبیر بن مالک بن امرئ القیس بن مالک الاغر
 ابن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج، ان کی والدہ ہزلیہ بنت عتیبہ بن عمرو بن
 خدیج بن عامر بن جشم بن الحارث بن الخزرج تھیں،
 وہ انصار کے بارہ نقیبوں میں سے تھے، بدر واحد میں حاضر
 تھے اور اسی روز شہید ہوئے۔ ہم نے ان کا حال بنی الحارث بن الخزرج
 کے شرکائے بدر میں لکھ دیا ہے۔

عبداللہ بن رواحہ



ابن ثعلبہ بن امرئ القیس بن عمرو بن امرئ القیس بن مالک الاغر
ابن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحارث بن الخزرج، ان کی والدہ کبشہ
بنت واقد بن عمرو بن الاطنابہ بن عامر بن زید مناة بن مالک الاغر تھیں،
وہ انصار کے بارہ نقیبوں میں سے تھے،
بدرواحد و خندق و حدیبیہ میں شریک تھے، یوم موتہ میں شہید
ہوئے، وہ اس روز ایک امیر تھے، ہم نے ان کا حال بنی الحارث
ابن الخزرج کے حاضرین بدر میں لکھ دیا ہے۔

بنی ساعدہ بن کعب بن الخزرج میں سے (حزبِ فیل) دو آدمی تھے

سعد بن عبادہ



ابن دلیم بن حارثہ بن ابی حزمہ بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج
ابن ساعدہ۔
کنیت ابو ثابت تھی، ان کی والدہ عمرہ تھیں جو الشاہدہ
بنت مسعود بن قیس بن عمرو بن زید مناة بن عدی بن عمرو بن مالک
ابن النجار بن الخزرج تھیں، وہ سعد بن زید الاشہلی کے جواہل بدر تھے،

خالد زاد بجائی تھے۔ سعد بن عبادہ کی اولاد میں سعید و محمد عبد الرحمن تھے، ان کی والدہ غزویہ بنت سعد بن خلیفہ بن الاشرف بن ابی حزمہ بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ تھیں۔

قیس و امامہ و سدوس، ان کی والدہ فکیہہ بنت عبید بن دلیم بن حانہ بن ابی حزمہ بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ تھیں۔

سعد جاہلیت میں بھی عربی لکھتے تھے حالانکہ کتابت عرب میں بہت کم تھی، وہ پیرنا اور تیر اندازی اچھی جانتے تھے، جو اسے اچھی طرح جانتا تھا وہ کامل کہلاتا تھا۔

سعد بن عبادہ اور ان کے قبل ان کے آبا و اجداد زمانہ جاہلیت میں اپنے قلعے پر نذا دیا کرتے تھے کہ جو گوشت اور چربی پسند کرے وہ دلیم بن حارثہ کے قلعے میں آئے۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں نے سعد بن عبادہ کو اس وقت پایا جب وہ اپنے قلعے پر نذا دیتے تھے کہ جو شخص چربی یا گوشت پسند کرے اسے سعد بن عبادہ کے پاس آنا چاہئے، میں نے ان کے بیٹے کو اسی طرح پایا کہ وہ بھی اسی کی دعوت دیتے تھے، میں مدینے کے راستے پر چل رہا تھا، اس وقت جوان تھا، مجھ پر عبد اللہ بن عمر گزرے جو تعالیٰ اپنی زمین کی طرف جارہے تھے، انھوں نے کہا کہ اے جوان ادھر آؤ، دیکھو آیا تمھیں سعد بن عبادہ کے قلعے پر کوئی شخص نذا دیتا ہوا نظر آتا ہے، میں نے نظر کی تو کہا نہیں، انھوں نے کہا تم نے سچ کہا۔

۱۳۳

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ سعد بن عبادہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے حمد عطا کر، اور مجھے مجد (بزرگی) عطا کر، مجد بغیر اچھے کام کے نہیں ہے، اور اچھا کام بغیر مال کے نہیں ہے، اے اللہ تجھ کو رامیر کے لیے مناسب نہیں ہے اور نہ میں اس پر درست

ہونگا۔

محب بن عمر نے کہا کہ سعد بن عبادہ، منذر بن عمرو اور ابو جہانہ جب اسلام لائے تو یہ نبی ساعدہ کے بت توڑتے تھے، سعد بن عبادہ سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے انصار کے بارہ نقیبوں میں سے تھے، وہ سردار سنجی تھے، بدر میں حاضر نہ تھے، وہ روانگی بدر کی تیاری کر رہے تھے اور انصار کے گھروں میں آکر انہیں بھی روانگی پر راغب کرتے تھے، مگر روانگی سے پہلے وہ محتاج ہو گئے اور ٹھہر گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگرچہ سعد شریک نہ ہوئے لیکن وہ اس کے آرزو مند تھے۔

بعض نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت و ثواب میں ان کا حصہ لگایا، یہ نہ متفق علیہ ہے اور نہ ثابت راویان معارضی میں سے کسی نے بھی حاضرین بدر میں ان کا ذکر نہیں کیا، لیکن وہ احد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے تشریف لائے تو سعد آپ کو روزانہ ایک بڑا پیالہ بھجھتے تھے جس میں گوشت کا شرید (شرید = روٹی کے ٹکڑے گوشت میں کیے ہوئے) یا دو دو کا شرید یا سرکہ و زیتون یا گھی کا شرید ہوتا تھا، اکثر گوشت کا ہوتا تھا، سعد کا پیالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی ازواج کے مکانوں میں گھومتا تھا (یعنی جس روز آپ جہاں ہوتے تھے وہیں وہ پیالہ بھیجا جاتا تھا)۔

ان کی والدہ عمرہ بنت مسعود مباہیات میں سے تھیں، وفات مدینے میں اس وقت ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ دومتہ الجندل کے لئے تشریف لے گئے تھے، یہ غزوہ ربیع الاول ۸ھ میں ہوا تھا، سعد بن عبادہ اس غزوہ میں آپ کے ہمراہ تھے،

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ ان کی قبر پر آئے اور ان پر نماز پڑھی!

سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ سعد بن عبادہ کی والدہ کی وفات اس وقت ہوئی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے باہر تھے آپ سے سعد نے کہا کہ ام سعد کی وفات ہو گئی، چاہتا ہوں کہ آپ ان پر نماز پڑھیں، آپ نے نماز پڑھی، حالانکہ ان کو ایک ہمینہ گزر گیا تھا! ابن عباس سے مروی ہے کہ سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے بارے میں استفتاء کیا جو ان کی والدہ پر بھی اور اس کے پورا کرنے سے پہلے ان کی وفات ہو گئی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ان کی طرف سے اسے ادا کرو۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ سعد بن عبادہ کی والدہ کا انتقال ہوا تو وہ موجود نہ تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی یا رسول اللہ میری والدہ کی وفات ہو گئی میں ان کے پاس موجود نہ تھا اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو یہ انھیں مفید ہوگا، آپ نے فرمایا ہاں، عرض کی میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا باغ خرما ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

۱۴۴

سعد بن المسیب سے مروی ہے کہ سعد بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ ام سعد کی وفات ہو گئی، انھوں نے وصیت نہیں کی اگر میں ان کی جانب سے خیرات کروں تو انھیں مفید ہوگا، فرمایا ہاں انھوں نے کہا کہ پھر کون سا صدقہ آپ کو زیادہ پسند ہے، فرمایا کہ پانی پلاؤ (یعنی کنواں وقف کرو)۔

سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ ام سعد کا انتقال ہوا تو سعد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے، فرمایا پانی پلاؤ، حسن سے مروی ہے کہ ان سے کسی نے دریافت کیا کہ آیا میں اس حوض کا پانی پیوں جو مسجد میں ہے کیونکہ وہ صدقہ (وقف) ہے!

حسن نے کہا کہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے ام سعد کے سفایہ سے پانی پیا ہے، پس کافی ہے۔

عمر بن الخطاب سے مروی ہے کہ جس وقت اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دی تو انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے، سعد بن عبادہ بھی ساتھ تھے، انھوں نے سعد کی بیعت کا مشورہ کیا، یہ خبر ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو پہنچی، دونوں روانہ ہوئے اور ان لوگوں کے پاس آئے، ہمراہ کچھ ہتھکڑیاں بھی تھیں،

ان کے اور انصار کے درمیان سعد بن عبادہ کی بیعت کے بارے میں گفتگو ہوئی تو خلیفہ انصار کھڑا ہوا اور اس نے کہا ”اذا جئناکم المہلک وعدیقہا المہرجب“ (میں وہ شاخ ہوں جس سے اونٹ اپنا جسم کھجاتے ہیں، اور وہ میوہ نورس ہوں جو بابرکت ہے) اے گروہ قریش ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر تم میں سے، پھر بہت شور ہونے لگا اور آوازیں بلند ہو گئیں۔

عمر نے کہا کہ میں نے ابو بکر سے عرض کی کہ آپ اپنا ہاتھ پھیلا دیے، انھوں نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا تو میں نے ان سے بیعت کر لی، ہتھکڑیاں بھی ان سے بیعت کر لی، اور انصار نے بھی ان سے بیعت کر لی، ہم سعد بن عبادہ کی طرف بڑھے، وہ چادر اوڑھے ہوئے ان لوگوں کے درمیان تھے، میں نے پوچھا کہ انھیں کیا ہوا ہے، لوگوں نے کہا کہ وہ بیمار ہیں۔

ان میں سے کسی کہنے والے نے کہا کہ تم لوگوں نے سعد کو قتل کر دیا، میں نے کہا کہ اللہ نے سعد کو قتل کیا، واللہ میں جو حالت پیش آئی تھی اس میں ہم نے ابو بکر کی بیعت سے زیادہ مستحکم کوئی امر نہیں پایا، ہمیں اندیشہ ہوا کہ اگر ہم نے بیعت نہ کی، کے تو ہم کو چھوڑ دیا تو وہ ہمارے بعد بیعت کر لیں گے، پھر یا تو ہم بھی ان سے بیعت کرتے جو ہماری مرضی کے خلاف غصا یا ہم ان کی مخالفت کرتے جس صورت میں کہ فساد ہوتا۔

زبیر بن المنذر بن ابی اسید اسعدی سے مروی ہے کہ ابو بکرؓ نے سعد بن عبادہ سے کہلا بھیجا کہ تم بھی آکر بیعت کر لو کیونکہ سب لوگوں نے بیعت کر لی، تمھاری قوم نے بھی بیعت کر لی، تو انھوں نے کہا کہ نہیں، دانش اس وقت تک بیعت نہ کروں گا جب تک کہ جتنے تیر میرے ترکش میں ہیں تم سب کو نہ مار لوں گا، اور اپنے قوم و قبیلے کے ان لوگوں کی ہمتی میں جو میرے تابع ہیں تم لوگوں سے قتال نہ کروں گا۔

ابو بکرؓ نے پلاسس یہ خبر آئی تو بشیر بن سعد نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ انھوں نے انکار کیا اور اصرار کیا، وہ تم سے بیعت کرنے والے نہیں ہیں خواہ انھیں قتل کر دیا جائے، اور وہ ہرگز قتل نہیں کیے جاسکتے تا وقتیکہ ان کے ساتھ ان کی اولاد اور ان کا قبیلہ نہ قتل کیا جائے اور وہ لوگ ہرگز نہیں قتل کیے جاسکتے تا وقتیکہ خزر ج کو نہ قتل کیا جائے اور خزر ج کو ہرگز قتل نہیں کیا جاسکتا تا وقتیکہ اس کو قتل نہ کیا جائے، لہذا آپ لوگ انھیں نہ چھڑائیے، کیونکہ آپ کا معاملہ درست ہو گیا ہے۔ وہ انھیں نقصان پہنچانے والے نہیں ہیں جب تک ان سے باز پرس نہ ہو وہ صرف ایک آدمی ہیں۔ ابو بکرؓ نے بشر کی نصیحت قبول کر لی اور سعد کو چھوڑ دیا۔ جب عمر والی ہوئے تو ایک روز مدینے کے راستے پر ان سے ملے کہا کہو اے سعد، سعد نے کہا، کہو اے عمر، عمر نے کہا کہ تم وہی ہو جو ہو، سعد نے کہا ہاں میں وہی ہوں، یہ حکومت تم تک پہنچ گئی ہے، دانش تمھارے ساتھی ابو بکرؓ نہیں تم سے زیادہ محبوب تھے، دانش نے اس حالت میں صبح کی ہے کہ میں تمھاری نزدیکی کو ناپند کرتا ہوں۔

عمرؓ نے کہا کہ جو اپنے پرلوسی کی نزدیکی کو پند نہ کرے وہ اس کے پاس سے منتقل ہو جائے، سعد نے کہا کہ میں اسے بھولا نہیں ہوں اور میں ان کے پرلوس میں منتقل ہونے والا ہوں جو تم سے بہتر ہیں، زیادہ زمانہ نہ گزرا کہ وہ ابتدائے خلافت عمرؓ بن الخطاب میں شام کی طرف ہجرت کر کے روانہ ہو گئے اور حوران میں ان کی وفات ہوئی۔

۱۴۵

یحییٰ بن عبد العزیز بن سعید بن سعد بن عبادہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ سعد بن عبادہ کی وفات حوران ملک شام میں خلافت عمرؓ کے دہائی سال بعد ہوئی۔
محمد بن عمر نے کہا کہ گویا ۱۵۰ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

عبد العزیز نے کہا کہ مدینے میں ان کی موت کا علم اس طرح ہوا کہ لڑکوں نے بیرمد یا بیرکن میں جو دو پہر کی سخت گرمی میں لکھے ہوئے تھے کسی کہنے والے کو کنویں سے لے کر آئے۔

قتلنا سید الخرج سعد بن حجاب رمینا لبسمین فلم نخط فؤادہ
(ہم نے خرچ کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا، ہم نے انہیں دو تیر مارے، ہم نے ان کے دل پر نشانہ لگانے سے خطانہ کی)

لڑکے ڈر گئے اور اس دن کو یاد رکھا، انہوں نے اس کو وہی دن پایا جس روز سعد کی وفات ہوئی تھی، کسی سوراخ میں بیٹھے وہ پیشاب کر رہے تھے کہ قتل کر دیے گئے اور اسی وقت مر گئے، لوگوں نے ان کی کھال کو دیکھا کہ سبز ہو گئی تھی۔

محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ سعد بن عبادہ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا، جب واپس آئے تو اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میں جراثیم محسوس کرتا ہوں، ان کی وفات ہو گئی تو لوگوں نے جن کو لپکتے سنا۔

قتلنا سید الخرج سعد بن حجاب رمینا لبسمین فلم نخط فؤادہ
(ہم نے خرچ کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کر دیا، ہم نے انہیں دو تیر مارے، ہم نے ان کے دل پر نشانہ لگانے سے خطانہ کی۔)

مند بن عمرو

بنی نضیر

ابن خنیس ابن لوزان بن عبدود بن زید بن ثعلبہ بن خویج بن ساعدہ ان کی والدہ ہند بنت المنذر بن النجوح بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ تھیں۔

۱۴۶

سب کی روایت میں وہ ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے اور بارہ نقیبوں میں سے تھے بدر واحد میں شریک تھے، بیر معونہ میں شہید ہوئے، ان کا حال بنی ساعدہ کے حاضرین بدر میں لکھ دیا ہے۔

بنی سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن سارہ بن تزیذ بن حشتم بن الحخرج کے (حسب ذیل) نقیب تھے

لبراء بن عمرو

بنی نضیر

ابن صخر بن خضاء بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب ابن سلمہ ان کی والدہ الریاب بنت النعمان بن امرأ القیس بن زید ابن جبہ الاشہل بن حشتم بن الاوس تھیں۔

براہ کی اولاد میں بشر بن البراء تھے جو عقبہ اور بدر میں حاضر ہوئے تھے، ان کی والدہ خلیدہ بنت نفیس بن ثابت بن خالد وہان کی شاخ اشجع میں سے تھیں، شتر، مند، سلاف، الرباب، مبیعات میں سے تھیں، ان کی والدہ حمیمہ بنت صیفی بن صخر بن خضاع بن سنان بن عبید بن سلمہ میں سے تھیں۔

براء بن معرور سب کی روایت میں عقبہ میں حاضر تھے، انصار کے بارہ نقیبوں میں سے تھے، لیلۃ العقبہ میں جس وقت ستر انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قدمبوس ہوئے کہ براہ انصار میں سب سے پہلے شخص تھے جنہوں نے کلام کیا، ان لوگوں نے آپ سے بیعت کی، آپ نے ان میں سے نقیب بنائے۔

براء کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کی اور کہا کہ سب تعریفیں اسی اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ کے ذریعے سے ہیں بزرگی دی اور آپ کو ہمیں عطا کیا، ہم لوگ ان میں سب سے پہلے ہوئے جنہوں نے قبول کیا، ان میں سب سے آخر ہوئے جن کو آپ نے دعوت دی۔ ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت قبول کی اور سنا اور فرماں برداری کی، اے گروہ اوس و خزرج، اللہ نے اپنے دین سے تمہارا اکرام کیا، اگر تم نے فرماں برداری اطاعت اور شکرگزاری اختیار کی ہے تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر وہ بیٹھے گئے۔

ابن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ براہ بن معرور سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبیلہ کی طرف منہ کرنے سے پہلے حیات و وفات میں قبیلہ کی طرف منہ کیا، انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یکدم دیا کہ وہ بیت المقدس کی طرف منہ کریں، براہ نے نبی علیہ السلام کی اطاعت کی۔

جب ان کی وفات کا وقت آیا تو اپنے اعزہ کو حکم دیا کہ وہ ان کا منہ مسجد حرام کی طرف کر دیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا جرمو کے

آئے تو آپ نے چھ مہینے تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھی پھر قبلہ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا۔

۱۳۷

ابو محمد بن معبد بن ابی قتادہ سے مروی ہے کہ براء بن معرور انصاری پہلے شخص ہیں جنہوں نے قبلہ کی طرف رخ کیا، وہ ستر میں سے ایک نقیب تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے مدینے آئے اور قبلہ کی طرف نماز پڑھنے لگے، وفات کا وقت آیا تو اپنے ثلث مال کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وصیت کی کہ آپ اُسے جہاں چاہیں خرچ کریں، اور کہا کہ مجھے میری قبر میں رو قبلاً رکھنا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی وفات کے بعد آئے اور آپ نے ان پر نماز پڑھی۔

مطلب بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ براء پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے ثلث مال کی وصیت کی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے جائز رکھا،

ابن کعب بن مالک سے مروی ہے کہ براء بن معرور نے وفات کے وقت وصیت کی کہ جب انھیں قبر میں رکھا جائے تو ان کا منہ کعبہ کی طرف کیا جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی موت کے کچھ ہی روز بعد مکہ سے ہجرت کر کے مدینے تشریف لائے اور آپ نے ان پر نماز پڑھی۔

یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اپنے والدین سے روایت کی کہ جب قبلہ پھیرا گیا تو ام بشر نے کہا یا رسول اللہ یہ لبر او کی قبر ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مع اپنے اصحاب کے اس پر تکبیر کہی (کہ وہ پہلے ہی سے قبلہ رخ تھے)۔

یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی قتادہ نے اپنے والدین سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مدینے تشریف لائے، تو براء بن معرور پہلے شخص ہیں جن پر آپ نے نماز جنازہ پڑھی آپ اپنے اصحاب کو لے گئے

ان کے پاس صفت باندھی اور کہا کہ اے اللہ ان کی مغفرت کر، ان پر رحمت کر، ان سے راضی ہو جا، اور تو نے یہ سب بکریا۔

محمد بن ہلال سے مروی ہے کہ براہ بن معرور کی وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے آنے سے پہلے ہوئی، جب آپ تشریف لائے تو ان پر نماز پڑھی۔

کسی اہل مدینہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نقیب کی قبر پر نماز پڑھی، محمد بن عمر نے کہا کہ براہ بن معرور ہی تھے جن کی نقباء میں سب سے پہلے وفات ہوئی۔

عبداللہ بن عمرو



۱۴۸ ابن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ، ان کی والدہ الرباب بنت قیس بن القریم بن امیہ بن سنان بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ تھیں۔

وہ جابر بن عبد اللہ کے والد تھے، سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں حاضر ہوئے اور بارہ نقیبوں میں سے تھے بدر واحد میں شریک تھے اور اسی روز شہید ہوئے ہم نے ان کا حال بنی سلمہ کے حاضرین بدر میں لکھا ہے۔



تواقظ کے نقیب

عبادہ بن الصامت

ابن قیس بن اصرام بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف بن عمرو بن عوف
ابن الخزرج۔

ان کی والدہ قرۃ العین بنت عبادہ بن نضلہ بن مالک بن العجلان
ابن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن الخزرج تھیں، کنیت
ابو الولید تھی۔

عقبہ میں ستر انصار کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اور بارہ نقیبوں میں
سے تھے، بدر واحد و خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہمراہ تھے، ہم نے تواقظ کے حاضین بدین ان کا حال لکھا ہے۔

بنی زریق بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب

ابن جشم بن الخزرج کے نقیب

رافع بن مالک

ابن العجلان بن عمرو بن عامر بن زریق۔

ان کی والدہ معاویہ بنت العجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف
ابن عمرو بن عوف بن الحزرج تھیں، ان کی کنیت ابو مالک تھی۔
رافع بن مالک کی اولاد میں رفاعہ و خلاد تھے، دونوں بدر میں
حاضر تھے، اور مالک تھے ان سب کی والدہ ام مالک بنت اخی بن
مالک بن الحارث بن عبید بن مالک بن سالم الجبلی تھیں، رافع بن مالک
کالمین میں سے تھے، زمانہ جاہلیت میں کامل وہ ہوتا تھا جو لکھنا اور پیرنا
اور تیر اندازی اچھی طرح جانتا تھا، رافع ایسے ہی تھے، حالانکہ کتابت قوم
میں کم تھی۔

کہا جاتا ہے کہ رافع بن مالک اور معاویہ بن عفرہ انصار میں پہلے
شخص ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مکے میں قدبوس ہو کر اسلام
لائے اور اپنے ساتھ مدینے میں اسلام لائے، اس امر میں ان دونوں
کے لیے ایک روایت ہے، رافع کو ان آٹھ آدمیوں میں شمار کیا جاتا
ہے جن کے متعلق یہ روایت ہے کہ وہ پہلے انصار ہیں جو مکے میں اسلام
لائے اور ان کو ان چھ آدمیوں میں شمار کیا جاتا ہے جن کے متعلق یہ روایت
ہے کہ وہ انصار میں سب سے پہلے اسلام لائے کہ ان کے قبل کوئی اسلام
نہ لایا تھا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ ہمارے نزدیک چھ آدمی والا معاملہ تمام
اقوال میں سب سے زیادہ ثابت ہے واللہ اعلم،
رافع بن مالک سب کی روایت میں ستر انصار کے ساتھ عقبہ میں
حاضر ہوئے، رافع بن مالک بدر میں حاضر تھے، بلکہ ان کے دو بیٹے
رفاعہ و خلاد حاضر تھے، لیکن احد میں حاضر تھے اور اسی روز ہجرت کے
بتیسویں مہینے شوال میں شہید ہوئے۔

عبد الملک بن زید نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع بن مالک المزرقی اور سعید بن زید بن عمرو
ابن بعلل کے درمیان عقد موافقہ کیا تھا۔

یہیں وہ اصحاب جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم پر نقیب بنایا تھا، اور جو تعداد میں بارہ تھے۔

کلثوم بن ہدم العمری اور وہ لوگ جن کے متعلق غیر مصدق روایت ہے کہ بدر میں حاضر تھے

کلثوم بن الہدم

ابن امرئ القیس بن الحارث بن زید بن عبید بن زید بن مالک ابن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن الاوس۔

ابن عباس سے (متعدد طرق سے) مروی ہے کہ کلثوم بن الہدم شریف آدمی اور بہت بوڑھے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے تشریف لانے سے پہلے اسلام لائے تھے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور بنی عمرو بن عوف میں اترے تو آپ کلثوم بن الہدم کے پاس اترے، آپ سعد بن خیشمہ کی منزل میں حدیث بیان کیا کرتے تھے اور اس کا نام منزل العناب تھا

محمد بن عمر نے کہا کہ اسی لیے کہا گیا کہ آپ سعد بن خیشمہ کے پاس اترے، ہمارے نزدیک کلثوم بن الہدم العمری کے پاس آپ کا اترنا ثابت ہے،

کلثوم کے پاس اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جماعت بھی اتری تھی، لیکن میں ابو عبیدہ بن الجراح، مقداد بن عمرو، نجاب بن الارت

سہیل و صفوان فرزدان بیضا، عیاض بن زہیر، عبد اللہ بن حمزہ، وہب
۱۵۰ ابن سعد بن ابی سرح، معمر بن ابی سرح، عمرو بن ابی عمرو جو بنی محارب بن
نہر میں سے تھے اور عمیر بن عوف مولا سہیل بن عمرو تھے، یہ سب لوگ
بدر میں حاضر تھے،

کلتوم بن الہدم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے آنے کے
بعد بہت دن نہ گزرے تھے کہ ان کی وفات ہو گئی، یہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بدر جانے سے کچھ ہی پہلے ہوا، ان کے اسلام میں
ان پر کوئی نکتہ جینی نہیں کی گئی، اور وہ مرد صالح تھے۔

حارث بن قیس

—o—o—o—

ابن ہشیم بن الحارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک بن عوف بن عمرو
ابن عوف بن مالک بن الاوس۔

ان کی والدہ زینب بنت صفی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ
ابن الحارث بن الاوس تھیں،

ان کے بھائی حاطب بن قیس وہ شخص تھے جن کے بارے میں
اوس و خزرج میں جنگ ہوئی تھی، اس کا نام حرب حاطب تھا،

حاطب کی والدہ بھی زینب بنت صفی بن عمرو تھیں، وہی عتیک
ابن قیس کی بھی والدہ تھیں، حارث اور حاطب اور عتیک فرزدان
قیس بن ہشیم جبر بن عتیک بن قیس بن ہشیم کے چچا تھے۔

عبد اللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے بیان کیا کہ حارث بن قیس
بدر میں حاضر تھے۔

محمد بن عمر نے کہا کہ میں نے کسی کو یہ بیان کرتے سنا، حالانکہ یہ ثابت
نہیں ہے۔

موسى بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر نے حارث بن قیس کو ان لوگوں میں بیان نہیں کیا جو ان کے نزدیک بدر میں حاضر تھے۔
تمام علماء کے انسباب انہی روایت میں اس امر پر متفق ہیں کہ ان کے بھائی کے بیٹے جبر بن عتیک بدر میں حاضر تھے، انہوں نے ان کے نسب میں غلطی کی اور انہیں جبر بن عتیک بن الحارث ابن قیس بن ہیشہ کہہ دیا، انہوں نے ان کو ان کے چچا کی طرف منسوب کر دیا حالانکہ ایسا نہیں ہے، وہ جبر بن عتیک بن قیس تھے، جو حارث بن قیس کے بھائی کے بیٹے تھے۔

سعد بن مالک

ابن خالد بن ثعلبہ بن حارث بن عمرو بن الخزرج بن ساعدہ بن کعب بن الخزرج۔
ان کی والدہ بنی سلیم میں سے تھیں، کہا جاتا ہے کہ وہ الجموح بن زید بن حرام کی اولاد میں بنی سلہ سے تھیں۔
سعد بن مالک کی اولاد میں ثعلبہ تھے جو احد میں شہید ہوئے، ان کی بقیہ اولاد نہ تھی سعد بن سعد، عمرو اور عمرہ ان کی والدہ ہند بنت عمرو بنی عذرہ میں سے تھیں،
سعد بن سعد کے بیٹے سہل بن سعد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی تھی۔ ان کی والدہ اُبَیہ بنت الحارث بن عبد المطلب کعب بن مالک بن خثعم تھیں۔

ابن عباس بن سہل بن سعد الساعدی نے اپنے باپ دادا سے روایت کی کہ سعد بن مالک نے بدر جانے کی طیاری کی تھی، مگر بیمار ہوئے اور مر گئے، ان کی قبر کا مقام دار بنی قارظ کے پاس ہے، رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت و ثواب میں ان کا حصہ لگایا،
عبداللہ بن عباس نے اپنے باپ دادا سے روایت کی کہ
سعد بن مالک کی وفات الروحاء میں ہوئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا
حصہ لگایا۔

محمد بن عمر نے کہا کہ میں نے کسی کو بیان کرتے سنا کہ بدر میں جو حاضر
تھے وہ سعد بن سعد بن مالک بن خالد تھے اور سہل بن سعد الساعدی کے
والد تھے۔

عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے کتاب نسب الانصار
میں ان لوگوں کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح ہم نے اپنی
اس کتاب میں بیان کیا ہے، انھوں نے یہ نہیں بیان کیا کہ ان دونوں
میں سے کوئی بھی بدر میں حاضر تھا۔ میں عبداللہ کے بدر میں تذکرہ نہ کرنے
کو سوائے اس کے اور کچھ نہیں سمجھتا کہ وہ روانگی بدر سے پہلے بیمار ہو کے
مر گئے، جیسا کہ ابی و عبداللہ بن فرزدان عباس نے اپنے باپ دادا سے
روایت کی۔

سہل بن سعد سے مروی ہے کہ ان کے والد سعد بن سعد بن مالک
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وصیت کی جو اپنے کجاوے کے آخری
حصے میں لکھ دی، انھوں نے آپ کے لیے اپنے کجاوے اور اپنے اونٹ
کی اور پانچ دسق جو کی وصیت کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول
کر لیا اور اسے ان کے ورثہ پر واپس کر دیا۔

محمد بن سعد نے کہا کہ یہ تمھیں اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ
جن کا ذکر بدر میں کیا گیا ہے وہ سعد بن سعد بن مالک تھے، ان کی وفات
اس وقت ہوئی جب وہ بدر کی طیاری کر رہے تھے۔ انھیں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے یہ وصیت کی۔

ابی اور عبداللہ بن فرزدان عباس نے اپنے باپ دادا سے
روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر میں ان کا حصہ لگایا

یہ ثابت نہیں ہے، راویان مغازی میں سے کسی نے اس کو بیان نہیں کیا۔
 موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر نے سعد بن مالک اور
 ان کے فرزند سعد بن سعد کا ان لوگوں میں ذکر نہیں کیا جو ان کے نزدیک
 بدر میں حاضر تھے۔

ہمارے نزدیک بھی یہی ثابت ہے کہ ان دونوں میں سے
 کوئی بدر میں حاضر نہ تھا۔ شاید وہ روانگی کی طیاری کر رہے ہوں
 اور پھر اس کے قبل مر گئے ہوں، جیسا کہ ابی و عبدالمہین قرظند ان
 عباس نے اپنی حدیث میں روایت کی، سعد بن سعد بن مالک کی بقیہ
 اولاد ہے۔

مالک بن عمرو النجاری

ہم نے کتاب نسب الانصار میں دیکھا مگر اس میں ان کا نسب نہیں
 پایا، ہم نے مالک بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن میزول پایا، وہ عامر
 ابن مالک بن النجار تھے، مالک بن عمرو وہی ہیں جنہیں ہم نے نسب الانصار
 میں اس طرح پایا کہ عمار بن الصمہ بن عمرو کے چچا ہیں، میں انہیں
 یہ نہیں سمجھتا۔

یعقوب بن محمد الطبری نے اپنے والد سے روایت کی کہ
 مالک بن عمرو النجاری وفات جمعہ کے روز ہوئی، جب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اندر گئے اور آپ نے اپنی زرہ پہنی کہ احد روانہ
 ہوں تو آپ اس وقت نکلے جب مالک مقام جنازہ کے پاس رکھے ہوئے
 تھے۔ آپ نے ان پر ناز پڑھی پھر اپنا گھوڑا مانگا اور سواری پر چڑھ کر
 احد روانہ ہو گئے۔

خلاد بن قیس

ابن النعمان بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔
ان کی والدہ ادا م بنت القین بن کعب بن سواد بنی سلمہ
میں تھیں۔

عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے بیان کیا کہ وہ اپنے بھائی
خلاد بن قیس بن النعمان بن سنان بن عبید کے ساتھ بدر میں حاضر
تھے۔

محمد بن اسحاق و موسیٰ بن عقبہ و ابو مشر و محمد بن عمر نے ان کو
ان لوگوں میں بیان نہیں کیا جو بدر میں شریک تھے۔

محمد بن سعد نے کہا کہ میں اسے (یعنی قول عبداللہ) کو درست
نہیں سمجھتا، اس لیے کہ یہ لوگ (یعنی موسیٰ بن عقبہ وغیرہ) بہ نسبت
اوروں کے سیرت و مغازی کے زیادہ جاننے والے ہیں، عبداللہ بن
محمد بن عمارۃ الانصاری نے جو روایت کی میں اسے درست نہیں
سمجھتا۔

خلاد بن قیس کا اسلام قدیم تھا۔

عبداللہ بن خنیثہ

ابن قیس بن صیفی بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن
سلمہ۔

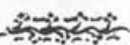
ان کی والدہ عائشہ بنت زید بن ثعلبہ بن عبید بنی سلمہ میں تھے
 عبداللہ بن محمد بن عمارۃ الانصاری نے بیان کیا کہ وہ اپنے دونوں
 چچا معبد و عبداللہ بن محمد بن قیس بن صیفی کے ہمراہ بدر میں حاضر تھے۔
 موسیٰ بن عقبہ و محمد بن اسحاق و ابو معشر و محمد بن عمر نے ان کا ذکر
 ان لوگوں میں نہیں کیا جو بدر میں حاضر تھے۔
 عبداللہ بن خنیسہ کی جب وفات ہوئی تو ان کی بقیہ اولاد نہ تھی۔

www.KitaboSunnat.com

د ک ۲



تصحیحات



طبقات ابن سعد جزو سادس

(طبقہ انصار اولیٰ)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۳۴	۹	ہم سے	ہم سے
۳۶	۱۶	دھیلا	دھیلا
۴۶	۹	ان کی	ان کی
۶۹	۸	خیر	خیر
۷۴	۷	عمارة انصاری	عمارة الانصاری
۷۵	۵	ابن ہمیشہ	ابن ہمیشہ
۷۷	۱۰	انفرد	انفرد و اخفاقا
		اخفاقا	
۸۱	۱۷	محمد	محمد
۱۱۰	۲۱	اس رو	اسن دو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴
۱۳۵	۱۸	بن ثعلبہ	بن ثعلبہ
۱۳۶	۲	جنازے کی نماز	جنازے کی نماز
۱۳۳	۱۳	اتفاق	اتفاق
۱۴۵	۱۰	بن الجذع	بن الجذع
۱۴۸	۱۱	جدع	جدع
۲۲۰	۱۹	بارے میں	بارے میں
۲۲۶	۸	تھے	تھے
	۲۱	www.KitaboSunnat.com	۱۴۸